سلسلة المناهج التدريبية

حفظِ قرآن کے

25 آسان طریقے

www.KitaboSunnat.com

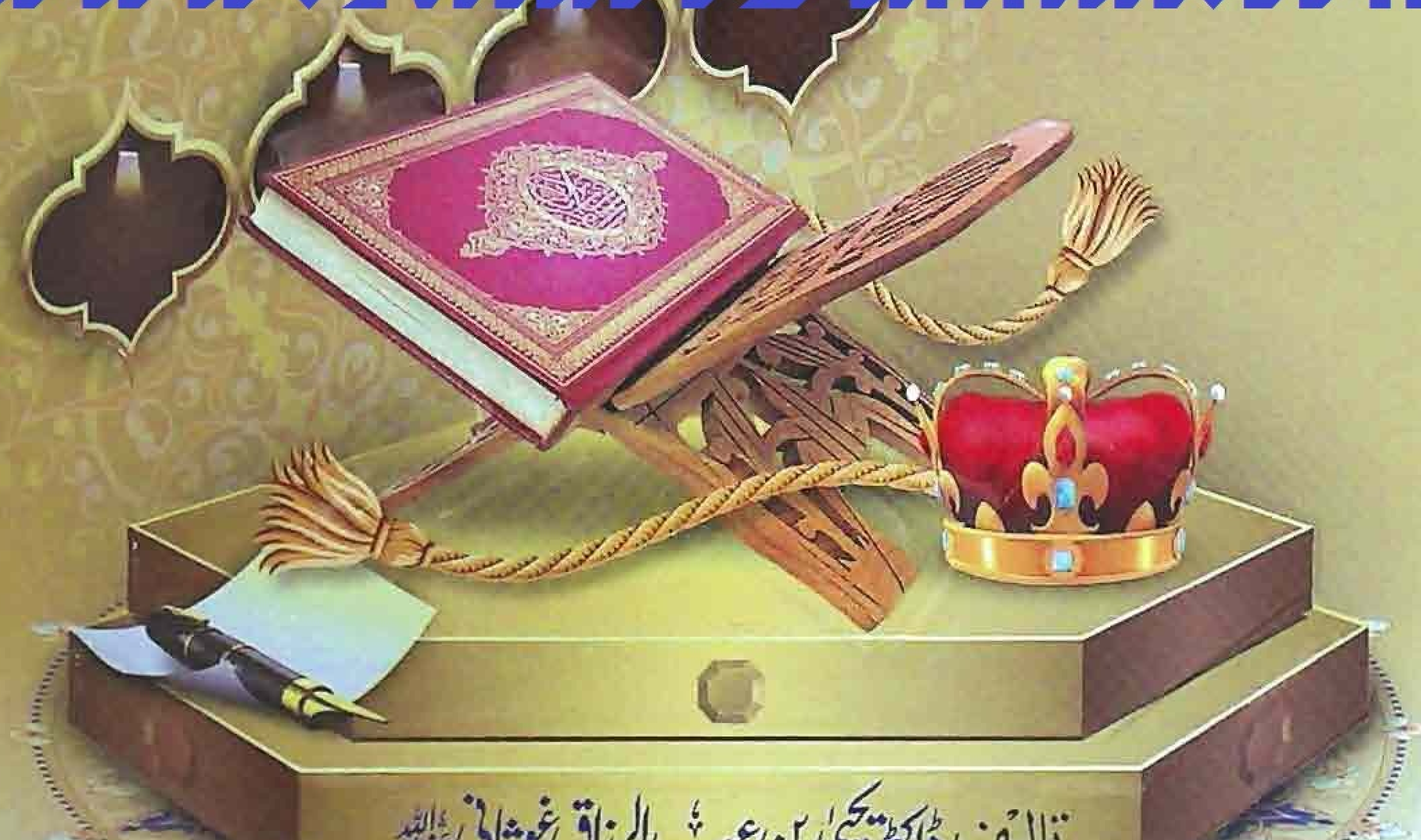

تالیف ڈاکٹر یحییٰ بن عبد الرزاق غوثانی حفظہ اللہ

ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر پسند فرمودہ فضیلۃ الشیخ استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

الوقف القرآنی الخیری

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حفظِ قرآن کے
25 آسان طریقے

www.kitabosunnat.com

تالیف ڈاکٹر یحییٰ بن عبد الرزاق غوثانی حفظہ اللہ

ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر

پسند فرمودہ فضیلۃ الشیخ استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی رحمہ اللہ

الوقف القرآنی الخیری

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حفظِ قرآن کے 25 آسان طریقے

تالیف ــــــــ ڈاکٹر یحییٰ بن عبد الرزاق غوثانی حفظہ اللہ

ترجمہ ــــــــ حافظ فیض اللہ ناصر

صفحات ــــــــ ۱۸۴

اشاعت (اول) ــــــــ ۲۰۱۸ء

ناشر ــــــــ کلیۃ القرآن الکریم و التربیۃ الاسلامیۃ

مطبع

ثوبان نعمان پرنٹنگ پریس، لاہور

0300-8661763

اسٹاکسٹ

مکتبہ اسلامیہ®

ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

042-37244973 - 37232369

بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد

041-2631204 - 2641204

Ph 0300-8661763 , 0321-8661763

www.facebook.com/maktabaislamia1

maktabaislamiapk@gmail.com

www.maktabaislamiapk.com

www.maktabaislamiapk.blogspot.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- قارئین کے تاثرات 11
- تقریظ 15
- مقدمہ طبعہ اولیٰ 17
- مقدمہ طبعہ ثانیہ 20
- عرضِ مترجم 23

الفصل الأول:

المبحث الأوّل:...... قرآنِ کریم کی ہر اعتبار سے حفاظت 30
- پہلا مرحلہ: لوحِ محفوظ میں قرآن کی حفاظت 30
- دوسرا مرحلہ: نبی کریم ﷺ پر نزولِ قرآن کے وقت راستے میں حفاظت 31
- تیسرا مرحلہ: نبی ﷺ کے سینہ مبارک میں جمعِ قرآن اور قلبِ اطہر میں حفاظتِ قرآن 32
- چوتھا مرحلہ: لوگوں کو قرآن سناتے اور اس کی تعلیم دیتے وقت حفاظت 33
- پانچواں مرحلہ: روزِ قیامت تک قرآن کی حفاظت وصیانت 34

المبحث الثاني:...... قرآنِ کریم کی اور حفاظِ قرآن کی فضیلت 37

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ رسولِ کریم ﷺ کی نظر میں حفظِ قرآن کا مقام 38

❁ اسلاف کی نگاہ میں علمِ قرآن کی اہمیت 40

المبحث الثالث :.....قرآن یادر کھنے کا وجوب اور اسے بھول جانے پر وعید 42

المبحث الرابع :.....اسلام کے ہاں حصولِ علم کی شروط 46

❁ ذہانت 46

❁ حرص 47

❁ محنت 48

❁ مناسب وسائل 48

❁ استاذ کی صحبت 48

❁ طویل مدت 49

الفصل الثانی:

حفظِ قرآن کے عمومی اور بنیادی قواعد وضوابط

❁ پہلا قاعدہ:.....اخلاص کی اہمیت 53

❁ دوسرا قاعدہ:.....کم سنی میں حفظ کی اہمیت 57

❁ تیسرا قاعدہ:.....حفظ کے لیے وقت کا انتخاب 59

❁ چوتھا قاعدہ:.....حفظ کے لیے جگہ کا انتخاب 61

❁ پانچواں قاعدہ:.....خوبصورت آواز میں قرآن کی قراءت 63

❁ چھٹا قاعدہ:.....قرآن کریم کے ایک ہی طبع کا انتخاب 65

❁ ساتواں قاعدہ:.....حفظ قرآن سے پہلے تلفظ کی درستگی کا اہتمام 67

❁ عجمی لوگوں کے لیے حفظ قرآن کا بہترین طریقہ 68

❁ آٹھواں قاعدہ:.....مضبوط حفظ کے لیے ربطِ آیات کا عمل 69

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❊ نواں قاعدہ:......دوہرائی کا عمل نئے حفظ کو ضائع ہونے سے بچانے میں معاون.. 71

❊ دسواں قاعدہ:......مرتب انداز میں روزانہ حفظ کا اہتمام........................ 73

❊ گیارہواں قاعدہ:......سست روی سے کیا گیا پختہ حفظ؛ عجلت سے بہتر ہے........ 75

❊ بارھواں قاعدہ:......متشابہات پر توجہ حفظ کی مشکلات ختم کرتا ہے................ 77

❊ تیرھواں قاعدہ:......استاد کے ساتھ گہرے تعلق کی ضرورت....................... 78

❊ استاد کو کیسے منتخب کیا جائے؟... 80

❊ استاد میں پائی جانے والی خصوصیات؛ جن کی رعایت ضروری ہے.................. 81

❊ چودھواں قاعدہ:......دورانِ حفظ آیات کے رسم پر بھرپور توجہ..................... 83

❊ پندرھواں قاعدہ:......حفظِ قرآن کے ساتھ عملِ صالح کا اہتمام..................... 84

❊ سولھواں قاعدہ:......منزل کی مربوط دوہرائی پختگی کا ذریعہ....................... 88

❊ سترھواں قاعدہ:......سمجھ کر پڑھنا حفظ کے لیے معاون........................... 89

❊ اٹھارواں قاعدہ:......حفظِ قرآن کے لیے سچی رغبت اور مضبوط محرک.............. 89

❊ اُنیسواں قاعدہ:......دُعا اور ذکر الٰہی سے اللہ کی بارگاہ میں التجا..................... 91

الفصل الثالث:

حفظِ قرآن کے عملی طریقے اور معاون وسائل

طریقہ 1:......حفظِ قرآن کا مجرب طریقہ.. 99

طریقہ 2:......حفظِ قرآن کا مجرب طریقہ.. 103

طریقہ 3:......حفظِ قرآن کا مجرب طریقہ.. 104

طریقہ 4:......کام کاج کرنے والوں کے لیے حفظ کا طریقہ........................ 106

طریقہ 5:......ریکارڈنگ سن کر قرآن حفظ کرنا................................. 107

❊ پہلی صورت.. 107

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ دوسری صورت 109

❁ تیسری صورت 110

طریقہ 6:......اپنی آواز ریکارڈ کر کے حفظ کرنا........................ 111

طریقہ 7:......چھوٹے بچوں کو اُن کی آواز کی ریکارڈنگ کے ذریعے حفظ کروانا...... 112

❁ پہلی صورت.. 112

❁ دوسری صورت.. 113

طریقہ 8:......کتابت کے طریقے سے قرآن حفظ کروانا........................ 114

طریقہ 9:......وائٹ بورڈ کے ذریعے بچوں کو حفظ کروانا........................ 115

طریقہ 10:......تختی کے ذریعے قرآن کریم حفظ کرنا........................ 118

طریقہ 11:......ترغیبات، انعامات اور مقابلے کے ذریعے قرآن حفظ کروانا........ 119

❁ پہلی صورت:......کام کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ معاہدہ یا اتفاق 120

❁ دوسری صورت:......قرآنی مقابلہ کا اعلان کیا جائے........................ 120

❁ ہمت بڑھانے اور شوق پیدا کرنے کے کچھ طریقے........................ 121

طریقہ 12:......صفحے کے آخر سے حفظ کرنے کا طریقہ........................ 124

طریقہ 13:......ایک ایک سطر کے ذریعہ صفحے کو حفظ کرنا........................ 125

طریقہ 14:......قرآن کی ویڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے حفظ کرنا........................ 126

❁ پہلی صورت.. 126

❁ دوسری صورت.. 126

❁ تیسری صورت.. 127

❁ چوتھی صورت.. 127

طریقہ 15:......کمپیوٹر کی مدد سے حفظ کرنا........................ 128

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ پہلی صورت: 128

❁ دوسری صورت: 128

❁ تیسری صورت: 129

طریقہ 16:......مخصوص اوقات کی مناسبت سے قرآن حفظ کرنا 130

طریقہ 17:......متاثر کن حوادث کے موقع پر حفظ کرنا 131

طریقہ 18:......محسوسات کے ساتھ آیات کا ربط بنا کر حفظ کرنا 132

طریقہ 19:......قرآن کی تفسیر سامنے رکھتے ہوئے حفظ کرنا 135

طریقہ 20:......نابینا شخص کے لیے قرآن حفظ کرنے کا طریقہ 137

طریقہ 21:......مساجد میں کلاس لگا کر قرآن کریم حفظ کرانا 139

طریقہ 22:......دائرے کی شکل میں حفظ کرنے کا طریقہ 142

طریقہ 23:......حفظِ قرآن کا اُزبک طریقہ 144

طریقہ 24:......حفظِ قرآن کا ترکی طریقہ 145

طریقہ 25:......قرآنی آیات کو حقیقی مناظر سے جوڑ کر حفظ کرنا 147

❁ مثال کے طور پر: 148

❁ اور ایسے مناظر جن کی تصویر کشی کی گئی ہو: 149

❁ تکملہ:......حفظ کے عمل میں مفید اشیائے خوردنی 150

الفصل الرابع:

جائزہ، دوہرائی اور منزل کی پختگی

❁ دوہرائی کے مختلف طریقے اور اسالیب 157

❁ انفرادی دوہرائی 158

❁ پہلی صورت: قرآن کریم کا چھٹا حصہ 158

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- دوسری صورت: قرآن کریم کا ساتواں حصہ 158
- تیسری صورت: دس دنوں میں قرآن کی تکمیل 159
- چوتھی صورت: مخصوص مقدار کی بار بار دوہرائی 159
- پانچویں صورت: دو اختتاموں کے ساتھ دوہرائی 159
- چھٹی صورت: پورے ماہ میں ایک مرتبہ قرآن کی تکمیل 160
- ساتویں صورت: نماز میں قرآن کی دوہرائی 160
- آٹھویں صورت: آڈیو تلاوت سن کر دوہرائی 161
- نویں صورت: جدید طریقے سے حفظ کو بحال کرنے کا طریقہ 161
- مل کر دوہرائی 162
- پہلی صورت: طالب علم استاد کو مکمل قرآن سنائے 162
- دوسری صورت: باہم مل کر پڑھنا اور تکرار کرنا 162
- تیسری صورت: جبرائیل علیہ السلام کی نبی ﷺ کے ساتھ دوہرائی 163
- جائزے کی کچھ اجنبی اور عجیب صورتیں 165
- مراکش میں دوہرائی کا طریقہ 166
- سرکل کی صورت میں جائزہ 166
- جیل کے قیدیوں کا جائزہ 167
- ایک ہی وقت میں متعدد طلبہ سے استاد کا سماع 167

الفصل الخامس:

وصیتیں اور ملحوظات

المبحث الأول:...... متقن سے کیا مراد ہے؟ 170

- مجاز سے کیا مراد ہے؟ 171

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❊ سند سے کیا مراد ہے؟ 171

❊ عالی سند کیا ہوتی ہے؟ 171

❊ سب سے اعلیٰ سند کون سی ہے؟ 171

المبحث الثانی:......اہل قرآن، طلبہ اور نوجوانوں کے لیے عام وصیتیں اور ملحوظات.. 174

❊ خاتمہ 179

❊ تقاریظ 181

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کے تاثرات

❀......انسان جب کسی کتاب کے مطالعے کا سامان کرتا ہے تو اسے دو ارادوں سے پڑھتا ہے: یا تو کسی راز سے پردہ اٹھانا مقصود ہوتا ہے، یا پھر وقتی خوشی حاصل کرنا۔ اس کتاب کی ہر ایک سطر میں بہت سارے فوائد پنہاں ہیں۔ میری ہر اس شخص کے لیے وصیت ہے جو اس کتاب کو حاصل کرے کہ وہ اس وقت تک اس کو بند نہ کرے جب تک اس کو مکمل پڑھ نہ لے، کیونکہ جو چیز اسے اس کتاب سے ملے گی؛ وہ بہت کم کہیں اور سے حاصل ہوگی۔

(الاستاذ پروفیسر حسن احمد حامد)

❀...... اس کتاب کو تالیف کرنے پر ربِ کریم آپ کو جزائے خیر سے نوازے، یقیناً اس کتاب سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا ہے۔ (فضیلۃ الشیخ علی الطنطاوی)

❀...... یہ ایسی بحث ہے جو منہج کے مطابق ہے، قابل عمل ہے اور اس موضوع میں اوّلیں اور مفید کاوش ہے۔ (ڈاکٹر محمد ابوالفتح البیانونی)

❀...... میں آپ کی کتاب میں بیان کیے گئے قواعد اور اسالیب پر عمل کرتے ہوئے پندرہ پارے حفظ کرلیے ہیں۔ (اُردن کی ایک طالبہ)

❀...... یہ کتاب؛ اس کے مؤلف کے لیے خوش بختی کی دلیل ہے! میں آپ کو ایک خوش کن بات بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے مکمل قرآن حفظ کرلیا ہے اور ایسا اس کتاب میں تحریر کیے گئے حفظِ قرآن کے طریقوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ممکن ہوا ہے۔

(افریقن یونیورسٹی کا ایک سٹوڈنٹ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

الحمد للّٰه الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعالمین نذیراً، والصلاة والسلام علی سیدنا محمد الذی أرسله داعیاً إلی اللّٰه بإذنه وسراجاً منیراً، وعلی آله وصحبه أجمعین، وبعد:

بندۂ مومن کی تمام تر کوششوں کا منتہا یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی طرح وہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور ربِ کریم کے ہاں اکرام پا لے اور کامیاب لوگوں میں اپنا نام مرقوم کروانے کے لیے اجر عظیم کا حصول یقینی بنائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیکی کے مختلف راستے دکھائے ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اطاعت کے کام کرنے کی ترغیب دی ہے۔ ان نیک کاموں میں سے عظیم تر نیکی قرآنِ کریم سے تعلق جوڑنا ہے، اس کی تلاوت کرنے، اس کو حفظ کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس میں تدبر کرنے کے ذریعے سے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ ﴾ [الفاطر: 29، 30]

”یقیناً جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے؛ اس میں سے پوشیدہ اور ظاہری طور پر خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جس میں خسارہ ہرگز نہ ہوگا۔ تاکہ (اللہ تعالیٰ) انہیں ان کے پورے پورے اجر دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے، یقیناً وہ بڑا بخشنے والا؛ بہت قدردان ہے۔“

رسولِ کریم ﷺ نے اہلِ قرآن کی شان و مقام اور قرآن کا علم سیکھنے اور سکھانے والوں کی فضیلت میں ارشاد فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) ❶

”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے۔“

یہ بات بلاشبہ رشک و سرور کے دواعی میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتابِ مقدس کی خدمت کے لیے ہمارا انتخاب کر لے، انحائے عالم میں تحفیظِ قرآن کے سلسلے میں خدمات کی توفیق بخشے، مادی و معنوی طور پر اس عظیم کام کی ذِمہ داری لینے کی توفیق بخشے اور حفظ کرنے والے طلاب اور کروانے والے اساتذہ کی خدمت بجا لانے کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

ہم آپ کے سامنے یہ مفید کتاب پیش کر رہے ہیں جو حفظِ قرآن کے پروگرام کے لیے مرتب کی گئی ہے اور اس سلسلے میں نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ یہ مؤلف کی بہت سی کاوشوں اور محنتوں کا نتیجہ ہے۔ الشیخ یحییٰ بن عبدالرزاق غوثانی حفظہ اللہ نے اس کتاب کو ایسے نوجوانوں کا معاون بنا دیا ہے جو قرآن حفظ کر رہے ہیں اور ان لوگوں کے لیے سہولت فراہم کر دی ہے جو اپنی مصروفیات یا کسی اور وجوہات کی بنا پر قرآن حفظ کرنے سے قاصر تھے لیکن مؤلف نے ایسے تمام امور کے اسباب بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے مختلف دوافع بھی ذکر کر دِیے ہیں۔

مؤلف حفظہ اللہ نے اس کتاب کو علمی انداز میں اور حفظِ قرآن کے بنیادی قواعد کی روشنی میں تالیف کیا ہے اور جدید منہجی اسلوب کے ساتھ قرآن حفظ کرنے کے مختلف طریقے اور اسالیب بیان کیے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا گو ہیں کہ وہ ہمارا شمار اہلِ قرآن میں کر دے، جو اس

❶ صحيح البخاري: 5027.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اپنے اور خاص لوگ ہیں، ہمیں روزِ قیامت شفاعتِ قرآن کی سعادت سے ہمکنار کرے، اس کے بہ دولت جنت میں بلندیٔ درجات سے نوازے اور ہمیں 'عبادالرحمان' میں شامل فرمالے۔ والحمد للّٰہ رب العالمین۔

عبداللّٰہ علی بصفر
نگران: تحفیظ القرآن الکریم پروگرام
امام وخطیب مسجد الشعیبیؒ (جدہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

(شیخ القراء فضیلۃ المقرئ الشیخ سعید عبد اللّٰہ المحمد)

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ والتابعین، وبعد:

میں نے برادرم الشیخ یحیٰی بن عبدالرزاق غوثانی حفظہ اللہ کی اس تالیف کا مطالعہ کیا تو مجھے یہ کتاب اس سوال کا جواب محسوس ہوئی جو ایک عرصے سے قرآن حفظ کرنے کا ذوق وشوق رکھنے والے بے شمار لوگ ہم سے کرتے آ رہے تھے کہ ہم قرآن کس طرح حفظ کر سکتے ہیں؟ کہاں سے کریں، کیسے کریں، کب پڑھیں، کس کے ساتھ پڑھیں اور ایسا سہل ترین طریقہ کیا ہے جس کے ذریعے ہم بہ آسانی قرآن حفظ کر سکتے ہیں؟ چنانچہ مؤلف نے اس کتاب میں حفظِ قرآن کا ذوق وشوق رکھنے والوں کے لیے حفظ کرنے کے بیس سے زائد طریقے بیان کر دِیے ہیں، جو کہ ایک گراں قدر خدمت ہے۔ نیز اس میں حافظ کے اخلاق واوصاف کو بھی رقم کیا گیا ہے اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ حفظ کروانے والے اساتذہ کو کن اوصاف سے متصف ہونا چاہیے۔

یہ تمام امور؛ ماہرینِ فن کے تجربات، اساسی قواعد اور اسلاف کے اقوال کی روشنی میں مرتب کیے گئے ہیں۔ مؤلفِ کتاب کو اس سلسلے میں جو بھی بات مفید معلوم ہوئی؛ اسے مکمل علمی دیانت داری کے ساتھ زینتِ قرطاس کر دیا، جس پر یہ بلاشبہ داد وتحسین کے حق دار ہیں۔

الشیخ یحیٰی عبدالرزاق غوثانی نے مکہ میں طویل عرصہ اقامت کے دوران مجھ سے دو مرتبہ مکمل قرآن پڑھا۔ پہلی بار امام عاصم رحمہ اللہ اور امام ابن کثیر رحمہ اللہ کی قراءت میں اور دوسری بار امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ کی قراءت میں۔ نیز انہوں نے مجھ سے احکامِ تجوید اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصولِ قراءات کا درس بھی لیا۔ ان کی قابلیت کی بنا پر میں نے انہیں تعلیم و تدریس کی مکمل اجازت دی۔

میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو نفع مند بنائے اور اس کے مؤلف کو دنیا و آخرت میں بہترین ثواب سے نوازے۔

والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات

خادم القرآن الکریم

سعيد عبد الله المحمد

(استاذ القراءات اُم القریٰ یونیورسٹی، مکہ مکرمہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ طبعہ اولیٰ

الحمد لله رب العالمين، القائل: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝﴾ والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد:

بعض احباب نے مجھ سے گزارش کی کہ میں قرآنِ کریم حفظ کرنے کا ذوق و شوق رکھنے والوں کے لیے ایک کتاب تالیف کروں، جس میں ایسے طریقے اور ذرائع بیان کروں جو کتاب اللہ کو حفظ کرنے میں معاون ثابت ہوسکیں۔ میں نے اس کام کی حامی تو بھر لی لیکن بہت عرصے تک ٹال مٹول کی کیفیت میں رہا کیونکہ میں خود کو اس عظیم کام کے اہل نہیں سمجھ رہا تھا اور نہ ہی میں اس پر لکھنے کی کوئی خاص دسترس رکھتا تھا۔ مگر جب اصرار بڑھا اور احباب کی جانب سے ہمت افزائی ہوئی تو اپنی کم علمی اور قلتِ استعداد کے باوجود اس پر کام کرنے اور پھر اسے جلد نمٹانے کی ٹھان لی۔ چنانچہ ربِ کریم پر توکل کیا اور اس سے توفیقِ عمل مانگتے ہوئے اس کی بارگاہ میں عرضی پیش کی کہ وہ راہِ راست پر میری راہنمائی فرمائے۔

سب سے پہلے اس موضوع پر ابتدائی خطہ تیار کرنے کا آغاز کیا، جسے میں نے مغرب و عشاء کے درمیان مکمل کر لیا۔ اس بارے میں بڑی تیزی سے میرے ذہن میں باتیں آنے لگیں، کیونکہ میرے سامنے تحقیق کے راستے واضح اور ہموار تھے، جس کی وجہ یہ تھی کہ میں اس بارے میں کئی سالوں سے حفظِ قرآن میں تجربہ رکھنے والے قراء و مشائخ سے راہنمائی لے رہا تھا۔ اس پر لکھنے کا منصوبہ چونکہ پہلے ہی سے ذہن میں تھا، چنانچہ جملہ بندی اور تحسین کلمات پہ محنت کرنے کی زیادہ ضرورت پیش نہ آئی۔

مجھے یقین ہے کہ اس فن میں مہارت رکھنے والوں کو اس کتاب میں بہت سی ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیزیں ملیں گی جو حفظِ قرآن کے لیے بہترین معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ حفظ کا شوق رکھنے والے کو چاہیے کہ پہلے اس کتاب میں ذکر ہونے والے تمام طریقوں کو خوب غور سے اور سمجھ کر پڑھے، پھر جو طریقہ اسے مناسب اور آسان محسوس ہو اس کو منتخب کر لے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جس طریقے کو وہ ایک بار منتخب کر لے؛ پھر ہدف کے حصول تک اسی کو اپنائے رکھنے کی کوشش کرے، کیونکہ بار بار طریقہ بدلنا اور ایک کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اپنانا ذہن کو منتشر کر دیتا ہے۔ لہٰذا جو طریقہ آسان ترین محسوس ہو؛ اسے اپنائیں اور پھر قواعد و ضوابط اور اصولوں پر عمل کرتے ہوئے حفظ شروع کر دیں۔

میں کافی عرصے سے اس موضوع پر لکھی گئی کسی ایسی کتاب کی تلاش میں تھا جو تشنگانِ علم کی ہر لحاظ سے سیرابی کرتی ہو، لیکن مجھے ایسی کوئی کتاب دستیاب نہ ہو سکی، البتہ اس سے متعلقہ چند چیزیں ضرور ملیں لیکن وہ بھی مختلف کتابوں میں بکھری ہوئی تھیں، یعنی کسی ایک کتاب میں جمع نہیں مل سکیں۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ علوم القرآن پہ لکھنے والوں نے سمجھا ہو کہ حفظِ قرآن ایک عملی مشق، یعنی Practically کام ہے جو ہر بندے کے لحاظ سے مختلف انداز میں ہوتا ہے، لہٰذا اس کو زیر بحث لانے یا اس پر مستقل کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جب میں اس کتاب کی تیاری کے بعد اسے مختلف مشائخ کے پاس لے کر گیا تو "كيف تحفظ القرآن الكريم؛ آراء من حفّاظ" نامی ایک رسالہ میری نظر سے گزرا، جو اُن سوالات کے جوابات پر مشتمل تھا جو اس سلسلے میں مختلف مدرسین سے کیے گئے تھے، لیکن اکثر جوابات تقریباً ایک جیسے ہی تھے۔ البتہ وہ رسالہ اس لحاظ سے مفید تھا کہ اس میں مدرسین کے تجربات کا تذکرہ شامل تھا۔ اس کام کے دوران میں نے الشیخ عبدالرحمان عبدالخالق کا مرتب کردہ پمفلٹ "القواعد الذهبية لتحفيظ القرآن الكريم" بھی دیکھا، جو مختصر ہونے کے باوجود بہت مفید ہے۔ میں نے اس سے استفادہ بھی کیا ہے اور اس کی کچھ ابحاث کو اس کتاب میں اجمالاً شامل بھی کیا ہے۔ اسی طرح الشیخ احمد محمد شاور کا رقم کردہ کتابچہ "القواعد الذهبية لحفظ كتاب ربّ البرية" بھی زیر مطالعہ رہا، جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں انہوں نے الشیخ عبدالرحمان عبدالخالق کی بھی کچھ ابحاث کو اجمالاً بیان کیا اور مزید اس میں قرآن اور قراء کے فضائل وثمرات اور دیگر امور کا بھی اضافہ کیا ہے، جس کی وجہ سے کتاب اپنے اصل موضوع سے نکل گئی ہے۔ میں نے اس کتابچے کے مراجع میں عبدالرب نواب الدین کی تالیف کردہ کتاب "کیف تحفظ القرآن" کا نام پڑھا، لیکن مجھے یہ کتاب کہیں سے دستیاب نہ ہو سکی۔

میں یہ دعویٰ قطعاً نہیں کرتا کہ میں نے اس کتاب میں موضوع سے متعلقہ ہر چیز شامل کر دی ہے، البتہ میں نے اپنی جہد و بساط کے مطابق اسے ایسا بنانے کی کوشش کی ہے کہ قارئین کی تشفی کر سکے۔ لہٰذا جو بھی شخص اس سے کچھ استفادہ کرنے میں کامیاب ہو جائے وہ ربِ کریم کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ میرے لیے دعا بھی کرے۔ اور جو شخص اس کے ذریعے سے مطلوبہ ہدف حاصل نہ کر پائے؛ اس سے میں یہی عرض کروں گا کہ یہ میری ایک کوشش تھی، جس کی جزا سے رب تعالیٰ مجھے ضرور نوازے گا۔ ان شاء اللہ

میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا گو ہوں کہ وہ میری اس کاوش کو میرے لیے اور دیگر بھائیوں کے لیے قرآن سے تعلق جوڑنے کا ذریعہ بنا دے اور علمی و عملی لحاظ سے ہمارے دِلوں میں قرآن کی عظمت پیدا کرنے کا باعث بنا دے۔ یقیناً دعاؤں کو سننے اور قبول کرنے والی وہی ذاتِ مقدس ہے۔ والحمد للہ ربّ العٰلمین۔

یحییٰ بن عبدالرزاق غوثانی

جدۃ

۲۹/ ۳/ ۱٤١٤ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ طبعہ ثانیہ

الحمد لله الذي بنعمته تتمّ الصالحات، والصلاة والسّلام علی سیّدنا محمدٍ سیّد الکائنات، وعلی آله ومن سار علی مِنواله أجمعین، وبعد:

جو شخص تاریخِ اسلامی کے اعلام ومشاہیر سے واقف ہے؛ دورانِ مطالعہ اس کی نگاہ سے متعدد ایسے لوگوں کے نام گزرتے ہیں کہ ان کی سوانح حیات پڑھنے کو اس کا جی چاہنے لگتا ہے۔ لیکن ایسی نابغہ شخصیات کے احوال سے صرف واقف ہو جانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ یہ بھی غور کرنا اور سوچنا چاہیے کہ انہوں نے اتنا بلند علمی مقام کیسے حاصل کیا۔ میں نے بھی جب اصحابِ علم کی حیاتِ علمی پر غور کیا اور ان کے اوّلیں اقدام کو معلوم کرنا چاہا تو مجھے ان کی اکثریت میں یہ بات مشترک دکھائی دی کہ انہوں نے اپنے علمی سفر کا آغاز قرآنِ کریم کو حفظ کرنے سے کیا تھا۔ اس سے ہمارے اس نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ خود کو ایمان اور علم میں بلند مرتبے پر فائز کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے کتاب اللہ کے ذریعے اپنے قلب وذہن کو زینت بخشی جائے۔

بہت سے لوگ خود قرآنِ کریم حفظ کرنا چاہتے ہیں یا اپنے بچوں کو کروانا چاہتے ہیں، مگر میں نے دیکھا ہے کہ انہیں کوئی نہ کوئی مشکل درپیش آ جاتی ہے، جس وجہ سے وہ ہمت ہار بیٹھتے ہیں، تو ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی اور ہمت باندھنے کے لیے میں نے اس سلسلے میں مفید معلومات جمع کرنے کی کوشش کی، جو کہ اس کتاب کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے کہ اس کتاب کی پہلی طباعت کے بعد ہی اسے بڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقبولیت حاصل ہوئی اور تحفیظ القرآن کا عالمی پروگرام چلانے والے ایک ادارے نے نہ صرف اسے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے بلکہ انہوں نے 30 سے زائد ممالک میں اس کتاب کو تقسیم بھی کیا ہے۔ نیز اس ادارے نے اسے ان مدرسین کے نصاب میں بھی شامل کیا ہے جن کو مختلف ممالک میں حفظ کلاس پڑھانے کی ٹریننگ دی جاتی ہے اور انہیں قواعد و قوانین سکھا کر ماہر معلمین بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح فلپائن کے مدارس میں بھی یہ کتاب نصاب کا حصہ بن چکی ہے اور دیگر ممالک میں کام کرنے والے حفظ کے مختلف اداروں نے بھی اسے اپنے نصاب کا جزو بنایا ہے۔

تحفیظ القرآن کے ایک ادارے کی جانب سے جب مجھے مختلف ممالک جا کر میں مدرسین کو ٹریننگ دینے کی ذِمہ داری سونپی گئی تو ان ورکشاپس میں یہی کتاب بنیادی نصاب مقرر ہوئی، جس کے ذریعے میں انہیں لیکچرز دیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس سلسلے میں میرا افریقہ، ترکی، کینیڈا، آسٹریا، Croatia، بوسنیا، Herzegovina، سلووِینیا اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جانا ہوا اور اس کتاب کے مضامین کو لیکچرز کی صورت میں بیان کیا تو سامعین نے خاصی دِلچسپی لی اور بہت فوائد حاصل ہونے کا اظہار کیا۔

مختلف ممالک کے ان دوروں اور ورکشاپس سے مجھے بھی بہت فائدہ ہوا اور حفظِ قرآن کے مختلف اسالیب اور طریقے علم میں آئے۔ ان میں سے جو مجھے مفید اور ضروری محسوس ہوئے؛ انہیں اس کتاب کی زینت بنا دیا۔

میں اس پر ربِ کریم کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے بھی اس کتاب کا مطالعہ کیا؛ اس نے تعریف و تحسین ہی کی اور علومِ قرآنیہ، تعلیم و تربیت اور نفسیات کے ماہرین نے بھی اسے اپنے اپنے فن کے لحاظ سے جدید اور مفید کاوش قرار دیا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو گیا اور ہر طرف سے اس کو دوبارہ شائع کرنے کا مطالبہ ہونے لگا۔ بہت سے باذوق افراد نے مجھے خطوط بھی ارسال کیے اور کئی لوگوں نے اپنے تاثرات بھیج کر میری خوشی میں اضافہ کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چار سال کے انتظار کے بعد بالآخر یہ دوسرا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے اور میں نے اس میں بعض ضروری ترامیم واضافے کر دیے ہیں۔ سب سے پہلے تو بارگاہِ الٰہی میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں کہ جس نے اس کو عام وخاص کی نظر میں مقبولیت بخشی اور اس کے بعد ان تمام اہلِ علم اور اصحابِ فضل کا شکریہ؛ کہ جنہوں نے اس کتاب پر نظرثانی فرما کر اپنی علمی آراء اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو میرے نامہ اعمال میں شامل فرما دے، اسے میرے گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنا دے اور اس روز میرے لیے اس کو نفع بخش بنائے جب نہ مال ودولت کام آئے گا اور نہ ہی ازواج واولاد۔ یقیناً میرا پروردگار دعائیں سنتا ہے اور انہیں شرفِ قبولیت سے نوازتا ہے۔

یحییٰ بن عبدالرزاق غوثانی

جدة

٢٩/ ٣/ ١٤١٤ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

قرآنِ کریم ...... ربِ کائنات کی وہ عظیم اور مقدس کتاب ہے کہ جس ہستی پر اسے نازل کیا گیا وہ تمام انبیاء و رُسل کی سردار ہے، جس فرشتے کے ذریعے نازل کیا گیا وہ تمام فرشتوں سے بلند مرتبہ ہے، جس ماہِ مبارک میں اس کا نزول ہوا اسے تمام مہینوں پر فضیلت و فوقیت حاصل ہے، جس مبارک رات میں اسے اتارا گیا وہ ہزار مہینوں سے بہتر قرار پائی، اور جس اُمت کی راہنمائی کے لیے نازل کیا گیا اسے تمام اُمتوں سے افضل اُمت قرار دیا گیا ہے۔ اس میں چنداں شبہ نہیں ہے کہ قرآنِ کریم سب سے عمدہ اور بہترین کلام ہے۔ اس کی آیات بارگاہِ ایزدی سے آنے والے رُوح افزا نغمے اور چمنستانِ تمجید کے توحیدی گیت ہیں۔ یہ عرش سے اُتری ہوئی وہ آیات ہیں کہ رُوئے زمین پر جن کے نزول کے بعد زمین زمین نہیں رہی بلکہ آسمان بن گئی ہے۔ زمین کے ذرات سے بھی زیادہ ان کے فضائل ہیں اور آسمان پر چمکتے دمکتے ستارے ان کے انوار کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ ایسے الفاظ ہیں کہ اگر شدید ہوں تو بپھرتے سمندر کی موجیں ہیں اور اگر نرم ہوں تو حیاتِ اُخروی کے مسرت بخش جھونکے ہیں۔ یہ ایسے شیریں معانی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں کہ جو بیان کے شفاف پانی سے لوگوں کی پیاس بجھاتے ہیں اور اثر انگیزی کی مٹھاس سے ان کے دہنوں کو شیریں کرتے ہیں۔ یہ وہ نور ہے جس سے دِل روشنی پاتے ہیں اور رُوح کو جلا ملتی ہے۔ ایمان کی حلاوت بھی اگر مل سکتی ہے تو اسی کلامِ مقدس کو پڑھنے سے۔ جیسا کہ امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَفَقَّدُوا الْحَلَاوَةَ فِي ثَلَاثَةِ أَشْيَاءٍ: فِي الصَّلَاةِ، وَفِي الذِّكْرِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، فَإِنْ وَجَدتُّمْ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا أَنَّ الْبَابَ مُغْلَقٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تین چیزوں میں لذت تلاش کرو: نماز، ذِکر اور تلاوت قرآن میں، اگر یہ لذت تمھیں نصیب ہو جائے تو بہت خوب؛ ورنہ جان لو کہ دروازہ بند ہے۔'' [1]

اور اسی بات کو شاعر نے اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے:

گر تو می خواہی مسلماں زیستن

نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

''اگر تم حقیقی مسلمان کی زندگی گزارنا چاہتے ہو تو قرآن کریم کو زندگی کا حصہ بنائے بغیر ایسا ممکن نہیں۔''

بلاشبہ وہ لوگ معراجِ سعادت پاتے ہیں جو قرآن کی تعلیم و تعلّم کو اپنی مشغولیت بنا لیتے ہیں۔ رسولِ گرامی ﷺ نے ایسے اصحابِ خوش بخت کو ''بہترین لوگ، افضل لوگ، اہل اللہ اور خدا کے خاص بندے'' جیسے القابات دے کر شان بخشی ہے۔ ان کی عزت و رفعت کے کیا کہنے کہ جنھیں دیکھ کر ذاتِ الٰہی ملائکہ کے سامنے رشک کرے کہ جس کی تخلیق پر تم معترض تھے؛ دیکھو وہی میرے کلام کو اپنی جلوت و خلوت کا مدارِ گفتگو بنائے ہوئے ہے۔ ان اصحابِ ذی شان کی آن بان کیا ہو گی جنھیں ''الحمد'' سے شروع ہو کر ''والناس'' تک ختم ہونے والے تمام درجاتِ جنت عنایت کر دِیے جائیں گے۔ ایسی نجات کی کیا بات ہے کہ جس میں سفارشی خود قرآن بن جائے۔ دُنیا کے لاکھوں تاجِ شاہانہ اس تاج کی ٹھوکر میں پڑے ہوں گے جو حافظِ قرآن کے والدین کے سر پر سجایا جائے گا...... تو سوچو!...... خود حافظِ قرآن کی کیا عظمت و حشمت ہو گی؟! تب اس کے شرف و اعزاز کو کون پہنچے گا جب اس کی وکالت میں خود قرآنِ کریم یوں طمطراق سے آئے گا:

((یَجِیءُ الْقُرْآنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُولُ: یَا رَبِّ حَلِّهِ، فَیُلْبَسُ تَاجَ الْکَرَامَةِ، ثُمَّ یَقُولُ: یَا رَبِّ زِدْهُ، فَیُلْبَسُ حُلَّةَ الْکَرَامَةِ، ثُمَّ یَقُولُ: یَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَیَرْضٰی عَنْهُ، فَیُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَارْقَ،

[1] الرسالة القشيرية: 2/378.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً)) ❶

”روزِ قیامت قرآن آئے گا اور کہے گا: اے میرے رب! (مجھے پڑھنے والے) اس شخص کو آراستہ و پیراستہ کر دیجیے۔ چنانچہ اس کو عزت و شرف کا تاج پہنا دیا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اس کو مزید عطا فرما۔ سو اسے عزت و شرف کا چوغہ پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اس سے راضی ہو جا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: (قرآن) پڑھتے جاؤ اور (جنت کے درجات پر) چڑھتے جاؤ، اور ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی کا اضافہ ہوتا جائے گا۔“

مساجد میں صفوں پر بیٹھ کر دن رات قرآن پڑھتے رہنے والے درویش لوگ خواہ دُنیاداروں کے معیار پر پورا نہ اُترتے ہوں مگر ربِ کریم کے ہاں ان کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ اس کا اندازہ رسولِ گرامی ﷺ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے:

((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) ❷

”جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پڑھ کر سناتے ہیں، ان پر راحت و سکینت نازل ہوتی ہے، ان پر رحمت سایہ فگن ہو جاتی ہے، فرشتے انہیں اپنے حصار میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود (فرشتوں) سے کرتا ہے۔“

ہمارا کوئی چاہنے والا اگر چند افراد کے درمیان بیٹھ کر ہمارا ذِکرِ خیر کر دے تو ہم پھولے

❶ سنن الترمذي: 2915۔ صحيح الجامع للألباني: 830.

❷ صحيح مسلم: 2699۔ سنن أبي داود: 1455۔ سنن ابن ماجه: 225.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں سماتے، تو ذرا اندازہ کیجیے کہ جب ربِ کائنات؛ کہ جو سب سے عظیم تر ہے اور اس سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں، اپنے فرشتوں کے پاس ان حفاظِ کرام کا تذکرہ کرتا ہوگا؛ تو اِن کی شان کس قدر بلندیوں کو چھو لیتی ہو گی؟!

جس طرح زمانۂ قدیم میں دشمنانِ دِین اپنے باطل افکار کے غلبے میں قرآن کو سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے تھے، اسی طرح آج بھی اَعدائے اسلام اپنی فکری برتری کے لیے قرآن کی صدا کو دبا دینے کی ناپاک خواہش رکھتے ہیں، جو کہ ان کے لیے ہمیشہ کی طرح ایک خواب ہی رہے گا، کیونکہ اگر وہ ﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ﴾ کے مصداق ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بھی وعدہ کر رکھا ہے کہ: ﴿وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ﴾ بہ قولِ شاعر:

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضلِ خاص ہے کہ جب جب باطل پرستوں نے قرآن وسنت کے خلاف محاذ کھولا تب تب اللہ تعالیٰ نے اس کے دفاع اور حفاظت کے لیے اہل علم کی ایک سپاہ کھڑی کر دی۔ اسباب کی اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے برگزیدہ بندوں سے ہی لیا، جن میں ائمہ دِین، فقہائے اُمت، محدثین کرام اور قرائے عظام کی خدمات کے تابناک مظاہر نظر آتے ہیں۔

قرونِ اولیٰ میں تو یہ تصور ہی نہیں ہوتا تھا کہ کوئی عالم، فقیہ یا محدث تو ہو لیکن قرآن کا حافظ نہ ہو، بلکہ ان کی تعلیم کا آغاز ہی حفظِ قرآن سے ہوا کرتا تھا اور وہ قرآن سیکھنے سے پہلے کوئی اور علم حاصل کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم امام اوزاعی رحمہ اللہ کی مجلس میں شریک ہوا کرتے تھے، جب آپ کے پاس کوئی نیا طالبِ علم آتا تو اس سے پوچھتے: بیٹا! تم نے قرآن پڑھا ہے؟ اگر وہ اثبات میں جواب دیتا تو فرماتے کہ یہ آیت سناؤ: ﴿يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ﴾ لیکن اگر وہ نفی میں جواب دیتا تو فرماتے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاؤ پہلے قرآن کی تعلیم لو؛ پھر کوئی اور علم حاصل کرنا۔ (1)

علمی سفر کی ابتدا حفظِ قرآن سے کرنے میں بے حساب اجر وثواب کے علاوہ دیگر بھی بہت سے فوائد ہیں، مثلاً ذہن کھلتا ہے، حافظہ پختہ ہوتا ہے، محنت کی عادت پڑتی ہے، پڑھائی سے لگاؤ ہو جاتا ہے، علم کی اہمیت معلوم ہوتی ہے، اساتذہ کا احترام سیکھ جاتا ہے، اسلامی تربیت ہوتی ہے اور تزکیہ نفس ہو جاتا ہے، ظاہری صورت دینی سانچے میں ڈھل جاتی ہے، عادات و اطوار میں اسلامی رنگ نظر آنے لگتا ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا حافظِ قرآن دنیا میں بھی مثالی شخصیت بن جاتا ہے اور آخرت میں بھی یقیناً بہت سے انعامات وعنایات اس کی جزا ہوں گے۔

بہت سے لوگ قرآن حفظ کرنے کا شوق اور جذبہ تو رکھتے ہوتے ہیں لیکن مصروفیات اور وقت کی قلت کے باعث اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے ڈاکٹر یحییٰ بن عبدالرزاق غوثانی حفظہ اللہ نے یہ کتاب تالیف کی ہے اور قرآنِ کریم حفظ کرنے کے 25 مختلف طریقے بتلائے ہیں، جو کہ آسان بھی ہیں اور پریکٹیکل بھی۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے اپنے مزاج اور اپنی اپنی مصروفیت کے لحاظ سے جس بھی طریقے کو اپنے لیے مناسب اور زیادہ بہتر سمجھیں؛ اس پر عمل کرتے ہوئے قرآنِ کریم حفظ کر سکتے ہیں۔ یقیناً یہ ایسا شاہکار ہے کہ جس کے سامنے دنیا جہان کی ساری دولت بھی ماند پڑتی نظر آتی ہے۔ لوگوں کو اتنی بڑی سعادت سے بہرہ مند کرنے کے لیے مصنف کی یہ علمی کاوش بے حساب داد وتحسین کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کی بھلائیوں سے ان کا دامن بھر دے۔ آمین

میں نے اس کتاب کو اردو قالب میں ڈھالنے کی خدمت حضرت الاستاذ القاری محمد ابراہیم میر محمدی رضی اللہ عنہما کے حکم پر انجام دی ہے، جسے میں اپنے لیے کسی خوش بختی سے کم نہیں سمجھتا۔ یہ کتاب استادِ محترم کی پسند فرمودہ بھی ہے اور مزید اس پر نظر ثانی فرما کر اسے مستند

(1) الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، للخطيب البغدادي: 1/ 42.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنادیا ہے۔ میں اپنے پروردگار کا بہت شکرگزار ہوں کہ جس نے مجھ جیسے بے علم کو اپنی کلامِ مقدس کی اس خدمت کی توفیق بخشی۔ میں اس کی عنایاتِ مزید کا طلب گار بھی ہوں اور اس کی کرم نوازیوں کا احسان مند بھی۔

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں پیش کیے گئے ہمارے اس ادنیٰ سے نذرانے کو اعزازِ قبولیت بخشے اور ان تمام احبابِ گرامی کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے جو بھی اسے منصۂ شہود پر لانے میں شریک ہوئے۔ اس کے ذریعے ہماری نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دے اور ہماری خطاؤں کے سیاہ دفتر پر معافی کا قلم پھیر دے۔ آمین یا الہ العالمین

خواستگارِ دُعا
حافظ فیض اللہ ناصر
hfaiznasir@gmail.com
03214697056

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الأول

المبحث الأوّل:

قرآنِ کریم کی ہر اعتبار سے حفاظت

المبحث الثاني:

قرآنِ کریم کی اور حفاظِ قرآن کی فضیلت

المبحث الثالث:

قرآن یاد رکھنے کا وجوب اور اسے بھول جانے پر وعید

المبحث الرابع:

اسلام کے ہاں حصولِ علم کی شروط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الأول:

المبحث الأوّل:

قرآنِ کریم کی ہر اعتبار سے حفاظت

ہر مسلمان پر یہ لازم ہے کہ وہ اس بات پر پختہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ مقدس کی ہر اعتبار، ہر لحاظ، ہر حیثیت اور ہر مرحلے پر حفاظت فرمائی ہے اور ربِ کریم نے اسے ہر قسم کی تحریف و تبدیلی اور کمی و بیشی سے محفوظ رکھتے ہوئے نازل فرمایا ہے۔ تا قیامت کوئی باطل نہ تو اس کے سامنے سے آ سکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے۔ یہ قطعی اور یقینی دلائل کے ساتھ ثابت شدہ ہے۔ میں اب اختصار کے ساتھ ان مراحل کا تذکرہ کرتا ہوں جن میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی حفاظت فرمائی ہے۔

پہلا مرحلہ: لوحِ محفوظ میں قرآن کی حفاظت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝﴾ [البروج: 21، 22]

”بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان والا، لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا)۔“

لفظ مَحْفُوظٍ کو مجرور اس لیے پڑھا گیا ہے کیونکہ وہ لَوحٍ کی صفت ہے۔ یہ اس بات کی خبر ہے کہ یہ لوح جس پر بھی مشتمل ہے اور جو کچھ بھی اس میں لکھا ہوا ہے وہ سب محفوظ ہے۔ اس لفظ کو مرفوع پڑھنے والی بھی متواتر قراءت منقول ہے، اس صورت میں یہ قُرْآنٌ کی صفت بن جائے گا۔ تب اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن؛ لوح میں محفوظ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝﴾ [الزخرف: 4]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یقیناً یہ کتاب لوحِ محفوظ میں ہے اور ہمارے نزدیک بلند مرتبہ، حکمت والی ہے۔"

دوسرا مرحلہ: نبی کریم ﷺ پر نزولِ قرآن کے وقت راستے میں حفاظت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ ﴾ [الجن: 26، 27]

"(اللہ تعالیٰ) غیب کو جاننے والا ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کر لے، لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ جب اپنے پیارے پیغمبر ﷺ پر جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے قرآنِ کریم نازل فرماتے تھے تو ان کے ساتھ فرشتوں کی ایک سپاہ بھیجتے تھے جو جبرائیل علیہ السلام کو آگے اور پیچھے سے اپنے حصار میں لیے رکھتے تھے اور جو چیز وہ ربِ کریم کے ہاں سے لا رہے ہوتے ہیں؛ اس کی حفاظت پر پہرہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور ضحاک رحمہ اللہ وغیرہ کا موقف ہے۔ [1]

اور اللہ تعالیٰ نے جنوں کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ ﴾ [الجن: 8]

"اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ سخت پہرے داروں سے پٹا پڑا ہے اور شہابوں کی بارش ہو رہی ہے۔"

اللہ اکبر! غور کیجیے کہ سخت پہرے داروں سے مراد فرشتے ہیں، وہ اس قدر پابندی اور سختی سے پہرے کی ذمہ داری ادا کرتے ہیں کہ نزولِ قرآن کے وقت اس کا کوئی ایک حرف چرانا بھی ممکن نہیں رہتا۔ اور شہابوں سے مراد وہ شعلے اور انگارے ہیں جو ان شیطانوں پر

[1] تفسیر ابن کثیر: 4/462.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برستے ہیں جو قرآن کو اُچکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کا قول بیان فرمایا ہے کہ:

﴿ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ ﴾

''اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے۔''

یعنی جنات؛ نبی ﷺ کی بعثت اور نزولِ قرآن کی ابتدا سے پہلے ایسا کرتے تھے۔

آگے بیان فرمایا:

﴿ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ ﴾

''اب جو بھی کان لگا کر سنتا ہے۔''

یعنی نبی ﷺ کی بعثت اور نزولِ قرآن شروع ہونے کے بعد جو بھی جن یا شیطان قرآن سننے کی کوشش کرتا ہے تو:

﴿ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ ﴾ [الجن: 7]

''وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔''

تیسرا مرحلہ: نبی ﷺ کے سینہ مبارک میں جمعِ قرآن اور قلبِ اطہر میں حفاظتِ قرآن

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۚ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ﴾ [القيامة: 16 - 19]

''(اے نبی!) آپ قرآن کو جلدی (یاد) کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، یقیناً اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا؛ ہمارے ذِمے ہے۔ ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔ پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذِمے ہے۔''

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ پر وحی لاتے تھے تو آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نزولِ وحی کی وجہ سے بہت مشقت برداشت کرتے تھے اور آپ (اس وحی کو یاد کرنے کے لیے) اپنی زبان اور ہونٹوں کو ہلانے لگتے تھے، جو کہ آپ پر بہت گراں ہوتا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما دیں۔ ❶

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كَذٰلِكَ ۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝﴾ [الفرقان: 32]

"اسی طرح (ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا) تاکہ اس سے ہم آپ کے دِل کو ثابت وقوی رکھیں اور ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کے پڑھ کر سنایا ہے۔"

یعنی قرآن کو نبی کریم ﷺ کے قلبِ اطہر میں بھی لفظی اور معنوی؛ ہر دو اعتبار سے حفاظتِ الٰہی کے ذریعے ثابت و محفوظ رکھا گیا ہے اور خود ربِ کریم نے اس کا ذِمہ اٹھایا ہے۔

چوتھا مرحلہ: لوگوں کو قرآن سناتے اور اس کی تعلیم دیتے وقت حفاظت

جب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوتی اور آپ لوگوں کو پڑھ کر سناتے یا لوگوں کو احکامِ قرآنی کی تعلیم دیتے تو تب بھی اللہ تعالیٰ قرآن کی حفاظت فرماتا تھا کہ مبادا کسی کی مداخلت، کسی کے بولنے یا کسی شور شرابے کی وجہ سے کوئی شخص ایسی بات کو قرآن کا حصہ نہ سمجھ لے جو درحقیقت قرآن میں سے نہ ہو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ تب بھی قرآن کی حفاظت فرماتا اور لوگوں کے دِلوں میں صرف وہی الفاظ اتارتا جو اس کے نازل کردہ ہوتے تھے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ [القصص: 51]

"اور یقیناً ہم نے لوگوں تک (نصیحت کی) بات پے در پے پہنچائی ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کر سکیں۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ ہم نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے اس کتابِ مقدس میں مذکور نصیحت کی باتیں لوگوں تک ویسے ہی پے در پے پہنچائی ہیں جیسے ان کا

❶ صحیح البخاري: 4927.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نزول ہوا ہے۔ رسولِ گرامی ﷺ کے اسی مقدس فریضے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ ﴾ [المائدة: 67]

”اے رسول! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے؛ (اسے لوگوں تک) پہنچا دیجیے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی (جانب سے عائد) فریضۂ رسالت ادا نہیں کیا۔“

گویا آپ ﷺ کی نبوت کی یہ شرط ہے کہ آپ قرآنِ کریم کو کامل طور پر لوگوں تک پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ ﴾ [النجم: 3، 4]

”اور آپ (ﷺ) اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے (بلکہ) وہ تو صرف وحی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔“

اسی طرح فرمایا:

﴿ كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [البقرة: 151]

”جس طرح ہم نے تم میں تم ہی میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیات تمہیں پڑھ کر سناتا ہے، تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔“

یہ نصوص اس بات پر قطعی دلالت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے قرآن کو بعینہٖ لوگوں تک پہنچایا ہے جس طرح وہ نازل ہوا تھا، نہ تو اس سے ایک بھی حرف کی کمی کی اور نہ ہی اضافہ کیا۔ اور یہ عقیدہ رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

پانچواں مرحلہ: روزِ قیامت تک قرآن کی حفاظت وصیانت

نبی ﷺ نے جب لوگوں کو قرآن کی تبلیغ کر دی اور اس کے احکام وفرامین کی تعلیم فرما دی تو اس کے بعد قیامت کے دِن تک اسے ہر قسم کی تحریف سے محفوظ رکھنے کی ذمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داری بھی خود اللہ تعالیٰ نے اٹھائی ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ ﴾ [الحجر: 9]

"یقیناً ہم نے اس ذِکر (قرآن) کو نازل کیا اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

اس حفاظت میں تین امور لازم آتے ہیں:

1: قرآنی نصوص کی ان ہی حروف اور کلمات کے ساتھ مکمل حفاظت جن کا رسول اللہ ﷺ پر نزول ہوا تھا اور وہ تواترِ قطعی کے ساتھ روزِ قیامت تک بعینہٖ نقل ہوتی رہیں گی۔

2: قرآنِ کریم کی توضیح کی حفاظت۔ توضیح سے مراد نبی ﷺ کی احادیثِ مبارکہ ہیں۔

3: حاملینِ قرآن کی حفاظت اور ان لوگوں کے ایسے طبقے کا وجود باقی رکھنا جو روزِ قیامت تک اس قرآن کو دوسروں تک پہنچاتے رہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ربِ کریم نے اپنے پسندیدہ بندوں کو منتخب فرماتا ہے جو اس کتابِ مقدس کو اپنے سینوں میں محفوظ کر لیتے ہیں اور اس کی اسی طرح نطق و ترتیل سے ادائیگی کرتے ہیں جیسے اس کا نزول ہوا ہے۔[1]

قرآنِ کریم کی ان پانچ مرحلوں میں مکمل حفاظت کی گئی ہے جن کا میں نے تذکرہ کیا ہے۔ لہٰذا یہ ہر قسم کی تحریف و تبدیلی اور کمی بیشی سے محفوظ و مامون ہے۔ یہ ایسی مبارک کتاب ہے کہ:

﴿ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝ ﴾ [فصلت: 42]

"اس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا، نہ اس کے آگے سے اور نہ اس کے

[1] هدي القرآن الكريم إلى الحجة والبرهان، للشيخ عبد الله سراج الدين، ص: 143 وما بعدها.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیچھے سے (کیونکہ) یہ حکمتوں والے (اور) خوبیوں والے (پروردگار) کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے حفظ کی سعادت بخشنے کے لیے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو منتخب فرمایا جو اس کے چنیدہ لوگ ہیں۔ لہٰذا حاملینِ قرآن کے لیے مبارک ہے کہ جنہیں ربِ کریم نے اس خاصیت کے ساتھ اکرام بخشا۔ چنانچہ ان پر لازم ہے کہ وہ اس امانت کی قدر اور عظمت کو پہچانیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المبحث الثاني:

قرآنِ کریم کی اور حفاظِ قرآن کی فضیلت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴾ [القمر: 17]

''یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے، کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟''

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو حفظ کے لیے آسان بنا دیا ہے اور جو اس کو حفظ کرنا چاہتا ہے؛ ہم اس کی اعانت کریں گے، سو کیا کوئی حفظِ قرآن کا طالب ہے؟ تا کہ اس کی اس سلسلے میں اعانت کی جائے۔ [1]

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ﴾ [العنکبوت: 49]

''بلکہ یہ تو واضح آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں (محفوظ) ہیں جنھیں علم سے نوازا گیا۔''

سبحان اللہ! یہ آیت کتنی شاندار ہے کہ ربِ کریم نے اس میں ان سینوں کی عظمت اور شان بیان فرمائی ہے جو اس کے مقدس کلام کو حفظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حاملینِ قرآن کا یہ وصف بیان فرمایا ہے کہ وہ علم کی دولت سے بھی بہرہ مند ہوتے ہیں۔ تو کتاب اللہ کے بعد بھی کوئی علم ہے؟!

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس بات کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ اس نے اپنے بندوں میں سے ایسی جماعت کو منتخب فرمایا جن کے سینوں کو اپنی کلام کو محفوظ رکھنے کے لیے

---

[1] تفسیر القرطبی: 17/ 134.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاص کر دیا۔ بلاشبہ یہی فضیلت بہت بڑی ہے۔ بلکہ اگر لوگ اسی پر غور کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے اصحابِ علم کے سینوں کو قرآنِ کریم کی حفاظت کا سبب بنایا ہے، تو وہ حفاظِ قرآن کی قدر و عظمت کو جان لیں گے۔

اس سے بھی تعجب کی بات یہ ہے کہ بہت سے سینے عجمی لوگوں کے ہوتے ہیں، جن کی زبان عربی نہیں ہوتی، لیکن قرآن کو وہ ایسی فصاحت سے پڑھتے ہیں کہ بندہ حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔

رسولِ کریم ﷺ کی نظر میں حفظِ قرآن کا مقام

❀...... رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ حفاظِ قرآن کو امتیازی مقام بخشا کرتے تھے، جیسا کہ آپ جب کوئی لشکر روانہ کرتے تو حکم فرماتے:

((وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا)) ❶

"تم میں سے امامت اسی شخص کو کروانی چاہیے جس کے پاس تم سب سے زیادہ قرآن کا علم ہو۔"

اسی طرح جب شہداء صحابہ رضی اللہ عنہم کو اکٹھا دفنانے کا مرحلہ آیا تو آپ قبر میں سب سے پہلے اپنے اس شہید صحابی کو اُتارتے جو قرآن کا حافظ ہوتا، اس کے بعد کسی اور کو۔ ❷

ایک موقع پر تو آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کا نکاح پڑھاتے ہوئے حق مہر ہی یہ مقرر کر دیا تھا کہ تجھے جتنا قرآن یاد ہے وہ اپنی بیوی کو سکھا دینا۔ ❸

اسی طرح نبی ﷺ معرکے میں جھنڈا اس صحابی کے سپرد کرتے جو قرآن کے حافظ ہوتے، کیونکہ انہیں دیگر پر امتیازی فضیلت حاصل ہوتی تھی۔

❀......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

❶ صحيح البخاري:4302.
❷ صحيح البخاري:1347.
❸ صحيح البخاري:5149.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)) ❶

''دو ہی لوگوں کے بارے میں رشک ہوسکتا ہے: (ایک) اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) دیا ہو اور وہ اس کی رات دن تلاوت کرتا ہو اور (دوسرا) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال ودولت سے نوازا ہو اور وہ اسے شب وروز خرچ کرتا رہتا ہو۔''

❀......سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اقْرَأْ وَارْقَ فِي الدَّرَجَاتِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ كُنْتَ تَقْرَؤُهَا)) ❷

''روزِ قیامت صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتے جاؤ اور درجات پر چڑھتے جاؤ، اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا جس طرح دنیا میں ترتیل سے پڑھتے تھے، یقیناً تمہارا مقام وہیں ہوگا جہاں تم آخری آیت مکمل کرو گے۔''

❀......سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) ❸

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''

❀......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّكُمْ تُؤْجَرُونَ عَلَيْهِ أَمَا إِنِّي لاَ أَقُولُ: الم

---

❶ صحيح البخاري: 7091- صحيح مسلم: 815.

❷ سنن الترمذي: 2914- سنن أبي داود: 1464- صحيح ابن حبان: 1790.

❸ صحيح البخاري: 5027.

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ عَشْرٌ وَلَامٌ عَشْرٌ وَمِيمٌ عَشْرٌ فَتِلْكَ ثَلَاثُونَ)) ❶

''قرآن پڑھا کرو، یقیناً تمہیں اس (کو پڑھنے) پر اجر وثواب سے نوازا جاتا ہے۔ سنو! میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک ہی لفظ ہے بلکہ الف پر دس نیکیاں، لام پر الگ دس نیکیاں اور میم پر الگ دس نیکیاں ملتی ہیں، لہٰذا یہ تیس نیکیاں بن جائیں گی۔''

❀......سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) ❷

''جو بھی لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے مل کر پڑھتے اور سمجھتے ہیں، ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے، رحمت ان پہ سایہ فگن ہو جاتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان (فرشتوں) میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

اسلاف کی نگاہ میں علمِ قرآن کی اہمیت

ہمارے سلف صالحین، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین عظام رحمہم اللہ اور ان کے بعد کے ائمہ، محدثین اور صلحاء قرآن پر کسی اور علم کو مقدم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی وہ کسی طالبِ علم کے لیے یہ پسند کرتے تھے کہ وہ قرآن کا علم حاصل کرنے سے پہلے علمِ حدیث یا دیگر اصول و فنون سیکھنے لگ جائے۔

❶ صحيح الجامع: 1164- سلسلة الأحاديث الصحيحة: 660.

❷ صحيح مسلم: 2701.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم امام اوزاعی رحمہ اللہ کی مجلس میں شریک ہوتے تھے تو جب آپ ہم میں کوئی نیا طالبِ علم دیکھتے تو اس سے پوچھتے: بیٹا! تم نے قرآن پڑھا ہے؟ اگر وہ اثبات میں جواب دیتا تو فرماتے کہ ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِىٓ أَوْلَـٰدِكُمْ﴾ یہ آیت سناؤ۔ لیکن اگر وہ نفی میں جواب دیتا تو فرماتے: جاؤ پہلے قرآن سیکھو؛ پھر کوئی اور علم حاصل کرنا۔ ❶

اس سلسلے میں اسلاف سے بہت سے آثار و واقعات منقول ہیں لیکن اختصار کے پیشِ نظر صرف اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

❶ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، للخطيب البغدادي: 1/ 42.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المبحث الثالث:

قرآن یاد رکھنے کا وجوب اور اسے بھول جانے پر وعید

اس بات میں شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی طبیعت میں بھول جانا رکھا ہوا ہے، اسی وجہ سے کئی حفاظِ کرام قرآن کو دوہراتے رہنے اور یاد کرتے رہنے میں کوتاہی کا شکار ہو جاتے ہیں اور دیگر مشغولیات میں اس قدر کھو جاتے ہیں کہ اس کو وقت دینا ہی بھول جاتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ قَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾﴾ [طه: 99، 100]

”یقیناً ہم نے اپنی جناب سے آپ کو ذِکر (قرآن) عطا کیا ہے، جو اس سے منہ پھیرے گا بلاشبہ وہ روزِ قیامت سخت بارِ گناہ اٹھائے گا۔“

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾﴾ [طه: 124 - 126]

”اور جو میرے ذِکر (قرآن) سے رُوگردانی کرے گا تو اس کی معیشت تنگ کر دی جائے گی اور ہم اسے روزِ قیامت اندھا کر کے اُٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے؟ حالانکہ میں تو (اچھا بھلا) دیکھتا تھا۔ (اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں) فرمائے گا کہ اسی طرح تیرے پاس ہماری آیات آئیں تو نے انہیں بھلا دیا اور آج (تیرے اس جرم کی پاداش میں) تجھے بھی بھلا دیا گیا ہے۔“

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان آیات کا ظاہری حکم قرآن کی تلاوت وقراءت پر ہی محمول کیا جائے گا۔ ❶

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مفسرین نے اس آیت سے یہ مفہوم بھی مراد لیا ہے کہ قرآن کی تلاوت چھوڑ دی جائے، اس کے بھولنے کی پروا نہ کرے اور اس سلسلے میں حد درجے کی کوتاہی برتے۔ اللہ کی پناہ! ❷

امام ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا تَعَلَّمَ أَحَدٌ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ إِلَّا بِذَنْبٍ، لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ:
﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ﴾ [الشورى: 30] ❸

"جو شخص قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسے بھول جاتا ہے تو یہ گناہوں کی بدولت ہی ہوتا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی (یعنی تمہارے برے اعمال) کے باعث ہی آتی ہے۔"

اور بلاشبہ قرآن کو بھول جانا تو سب سے بڑی مصیبت ہے۔ ❹

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝﴾ [الإسراء: 79]

"(اے نبی!) رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں؛ آپ کے لیے یہ نفلی عبادت ہے، عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پہ کھڑا کرے گا۔"

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کی دوہرائی کا سب سے بہترین

❶ تفسیر القرطبی: 11/258. ❷ فضائل القرآن لابن کثیر، ص:116.
❸ مختصر قیام اللیل، ص:162.
❹ فضائل القرآن لابن کثیر، ص:116.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ یہ ہے کہ انسان نمازِ تہجد میں قرآن پڑھنے کا اہتمام کرے، کیونکہ اس وقت انسان ہر کام سے کٹ کر ربِ کریم کے حضور میں پہنچا ہوتا ہے، اس کا دِل خشوع وخضوع سے لبریز ہوتا ہے اور اس کا ذہن دیگر جملہ مشاغل سے خالی ہوتا ہے۔

بہت سی احادیثِ مبارکہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآنِ کریم سے تعلق مضبوط بنایا جائے اور اس سے اعراض ہرگز نہ برتا جائے۔ ان میں سے چند احادیث زینتِ قرطاس کرتے ہیں۔

①......سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا)) ❶

"قرآنِ کریم ہمیشہ پڑھتے رہو اور اس کا دَور کرتے رہو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً یہ قرآن اُونٹ کے اپنی رسّی تڑوا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔"

②......سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)) ❷

"صاحبِ قرآن کی مثال پاؤں بندھے اونٹوں (کے مالک) کی مانند ہے کہ اگر اس نے اونٹوں کی نگہداشت کی تو وہ انہیں قابو میں رکھ پائے گا اور اگر انہیں چھوڑ دیا تو وہ (ہاتھ سے) نکل جائیں گے۔"

③......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ

❶ صحيح البخاري: 5033۔ صحيح مسلم: 791.

❷ صحيح مسلم: 789.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي، فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا)) ❶

''مجھے میری اُمت کے اجر وثواب دِکھائے گئے، حتیٰ کہ ایک تنکا بھی جو کوئی مسجد سے نکالتا ہے (وہ بھی نیکیوں میں شامل تھا) اور مجھے میری اُمت کے گناہ دِکھائے گئے تو میں نے دیکھا کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں تھا کہ ایک آدمی کو قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو اور وہ اسے بھلا دے۔''

④...... سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَجْذَمُ)) ❷

''جو بھی آدمی قرآن پڑھتا ہے، پھر اسے بھلا دیتا ہے، تو وہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ کوڑھ میں مبتلا ہوگا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے شب و روز میں کثرت سے قرآن کی قراءت کا شوق رکھا کرتے تھے اور انہوں نے اپنے روزمرہ کے اذکار میں یہ شامل کر رکھا تھا کہ سونے سے پہلے وہ قرآن کا ایک حصہ ضرور پڑھیں گے، حالانکہ وہ اس کے ساتھ ساتھ جہاد بھی کرتے تھے، دیگر فرائض بھی انجام دیتے تھے اور حصولِ معاش کے لیے بھی وقت نکالا کرتے تھے، یعنی ایسی بات نہیں ہے کہ انہیں قرآن پڑھنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہوتا تھا۔ لیکن انہوں نے اپنی ترجیحات کا تعین کر رکھا تھا اور قرآن پڑھنے سے چنداں غافل نہیں رہتے تھے، بلکہ ان سے چلتے پھرتے اور اپنے کام کاج کرتے ہوئے آہستہ آواز میں قرآن پڑھنے کی اس طرح آواز آتی ہی رہتی تھی جیسے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی آواز ہوتی ہے۔

❶ [ضعيف] سنن أبي داود: 459- سنن الترمذي: 2916

❷ [ضعيف] مسند أحمد: 5/ 327 - سنن أبي داود: 1474- سلسلة الأحاديث الضعيفة: 1354- ضعيف الجامع: 5136

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المبحث الرابع:

اسلام کے ہاں حصولِ علم کی شروط

امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے:

أَخِي لَنْ تَنَالَ الْعِلْمَ إِلَّا بِسِتَّةٍ
سَأُنَبِّئُكَ عَنْ تَفْصِيلِهَا بِبَيَانٍ
ذَكَاءٌ وَحِرْصٌ وَاجْتِهَادٌ وَبُلْغَةٌ
وَصُحْبَةُ أُسْتَاذٍ وَطُولُ زَمَانٍ

''میرے بھائی! آپ تب تک علم حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ چھ چیزیں نہ پائی جائیں، جن کی تفصیل میں ابھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں: ذہانت، حرص، محنت، مناسب وسائل، استاذ کی صحبت اور طویل مدت۔''

ان سب کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

1......ذہانت:

ذہانت کی دو قسمیں ہیں: ایک ذہانت وہبی ہوتی ہے، یعنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی عنایت ہوئی ہوتی ہے اور دوسری قسم اکتسابی ہوتی ہے، یعنی جو اپنی محنت سے حاصل کی جاتی ہے، درحقیقت یہ بھی بالواسطہ اللہ ہی کی عطا ہوتی ہے۔ پہلی قسم والی ذہانت انسان کے اپنے بس میں نہیں ہوتی لیکن دوسری قسم والی ذہانت کا حصول ممکن ہوتا ہے۔

اگر انسان سیکھنے، بڑھنے اور ترقی کرنے کے لیے تدریجی مراحل طے کرنا شروع کر دے اور اپنی عمر کے لحاظ سے ایسے وسائل و اسباب اپنانے لگے جو اس کو مطلوبہ کام اور فن میں مہارت دے سکتے ہیں اور وہ ان کے ذریعے اس علم و فن کی کلیات و جزئیات سے واقفیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرنے لگتا ہے تو سمجھو وہ ذہانت پانے کی راہ پر گامزن ہو چکا ہے۔

اگر ہم اپنے بچوں کی بھی شروع سے ایسی مشق کروانے لگیں اور اسی نہج پر انہیں بھی سکھانے لگیں تو یقیناً ان کی ذہانت خاطر خواہ حد تک بڑھنا شروع ہو جائے گی۔ میں نے جاپان کے نظامِ تعلیم کے بارے میں یہ پڑھا ہے کہ وہاں بچے کو تین سال کی عمر سے ہی ابتدائی درس گاہ میں داخل کروا دیا جاتا ہے اور پھر اس پر کبار اور ماہر اساتذہ محنت کرتے ہیں، تا کہ وہ اس کے اگلے مراحلِ تعلیم کو مضبوط بنیاد مہیا کر سکیں۔ یوں وہ چودہ سال کی عمر میں سیکنڈری کی تعلیم مکمل کر چکا ہوتا ہے اور اس دوران اس نے علوم و معارف کی وہ باتیں سیکھ لی ہوتی ہیں جو ہمارے یہاں کی یونیورسٹیز کے فاضل طلبہ کو بھی معلوم نہیں ہوتیں۔ اس کی بنیادی وجہ تعلیم کا ایسا منہج اور اسلوب ہے جس کے ذریعے طالب علم کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو باہر نکالا جائے اور اس کے ذہن کا بھرپور استعمال کروایا جائے، اسی سے اس کی ذہانت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

2......حرص:

اگر آپ کو کوئی شخص بڑی رقم دے اور کہے کہ یہ فلاں آدمی کو دے دینا۔ تو ذرا بتلایئے کہ آپ کس نگاہ سے اسے دیکھیں گے؟ کیا آپ اسے بار بار ٹٹولیں گے نہیں؟ کہ کہیں آپ کی جیب سے گر ہی نہ جائے۔ کیا آپ اس پر اپنا ہاتھ نہ جمائے رکھیں گے؟ کیا آپ اسے چوری سے بچانے کے لیے نہایت احتیاط سے سنبھال نہ رکھیں گے؟ یقیناً ایسا ہی ہوتا ہے......بس اسی کو حرص کہتے ہیں۔

اسی طرح حصولِ علم اور حفظِ قرآن کے سلسلے میں بھی طالبِ علم کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر ایسی ہی حرص پیدا کرے۔ قرآن کو یاد رکھنے، درست تلفظ کے ساتھ پڑھنے، اس کی منزل دوہرانے اور اسے بھولنے سے بچانے کے لیے آپ کے اندر مال و زر کی حرص سے بھی بڑھ کر حرص ہونی چاہیے، تبھی آپ اس عظیم مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3......محنت:

محنت تو ہر مقصد کے حصول کے لیے نہایت ضروری ہوتی ہے، یہاں تو بالاولیٰ لازم ہے۔ محنت سے مراد بلند ہمتی ہے، کہ طالب علم کا عزم، حوصلہ اور ہمت اس قدر بلند ہونا چاہیے کہ بسااوقات اگر کسی وجہ سے حصولِ علم کی راہ میں مشکلات اور پریشانیاں آتی ہیں تو ان کے باعث اس کا جی نہ گھبرانے لگے بلکہ مضبوط ارادے کے ساتھ اپنے مشن پر کمربستہ رہے اور کلاس میں حاضری، سبق سنانے اور منزل دوہرانے میں کسی طرح بھی کاہلی کا مظاہرہ نہ کرے بلکہ ہمیشہ اچھی پوزیشن بنائے رکھے۔

4......مناسب وسائل:

ایسے مناسب اسباب و وسائل جن کے ذریعے آپ کے لیے تعلیم کا حصول ممکن ہو سکے۔ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ بالکل بھی پسند نہیں کرتے تھے کہ طالبِ علم کسی کا محتاج بن کر رہے یا اپنی گزربسر کے لیے قرآن کو ذریعہ آمدنی بنائے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تحصیلِ علم کے لیے مناسب وسائل کی دستیابی ضروری قرار دیتے تھے۔ اس سے مراد ضروری اخراجات اور وہ مناسب خوراک ہے جس سے طالب علم کو جسمانی و ذہنی تقویت مل سکے۔

5......استاذ کی صحبت:

استاذ کی صحبت میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا اور ان کے سامنے طویل وقت تک زانوئے تلمذ تہ کرنا تحصیلِ علم کی بنیادی شرط ہے۔ ایسے استاذ کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو آپ کا ہاتھ پکڑ کر راہِ راست پر گامزن اور میٹھے پانی کے چشمے سے سیراب کر دے۔ اسلاف کی نصیحت ہے کہ ایسے استاذ کی صحبت مت اختیار کرو جس کی ذات آپ میں ذِمہ داری کا احساس پیدا نہ کر سکے اور اس کی بات آپ کو اللہ کے قریب نہ کر سکے۔

حصولِ علم اور حفظِ قرآن کسی ماہر استاذ کے بغیر ممکن نہیں ہے اور نہ ہی اس سے مستغنی ہوا جا سکتا ہے، بلکہ استاد سے منسلک ہو کر ہی ان سے سیکھا جا سکتا ہے۔ اگر کتاب بھی پڑھنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو تو اسے سمجھنے کے لیے بھی استاد کی ضرورت ہوتی ہے اور جو کتاب کو ہی استاد بنانے کی کوشش کرتا ہے، یعنی جو سمجھتا ہے کہ میں خود ہی مطالعہ کر کے سب کچھ سیکھ لوں گا، وہ فہم اور فکر کی بہت سی غلطیوں کا مرتکب ہوتا ہے۔

5......طویل مدت:

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں حصولِ علم کا شوق وقتی طور پر پیدا ہوتا ہے اور تھوڑے ہی عرصے بعد وہ اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور عملِ تعلیم سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ عموماً وہ ہوتے ہیں جو کسی واعظ سے علم کی فضیلت سنتے ہیں، یا کہیں سے علم کی اہمیت کے بابت کچھ پڑھ لیتے ہیں، یا کہیں سے ایسی ترغیب مل جاتی ہے یا کسی کامیاب شخص کو دیکھ کر علم حاصل کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں جو کہ ان کا جذباتی فیصلہ ہوتا ہے اور وہ وقتی جوش سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ کچھ ہی عرصے بعد جی چرانے لگتے ہیں اور پس و پیش کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں۔ وہ اپنے اس دورانیہ میں حاصل کیے ہوئے علم کے کچھ حصے کو بھی ضائع کرتے ہیں اور اپنا مستقبل بھی اپنے ہاتھوں تاریک کر لیتے ہیں۔

بسا اوقات تو اس سے بھی بدتر حالت ہوتی ہے کہ جب وہ حصولِ علم کی راہ پر چل پڑتے ہیں تو کچھ ہی عرصے بعد شیطان انہیں اس خوش فہمی میں مبتلا کر دیتا ہے کہ تم نے اتنا علم حاصل کر لیا ہے کہ جس سے تم ''شیخ'' کہلائے جا سکو، چنانچہ وہ چند مسائل کا عالم شیطانی بہکاوے میں آ کر خود کو بڑا عالم اور مفتی سمجھنے لگتا ہے، بلکہ اپنے تئیں نئی نئی تحقیقات کر کے کبار علماء کے مقابلے میں اپنی ایک الگ رائے پیش کرنے لگ جاتا ہے۔ یہ بہت خطرناک صورتِ حال ہوتی ہے، کیونکہ ایسا شخص صرف اپنی ہی نہیں بلکہ دیگر بہت سے لوگوں کی گمراہی کا بھی سبب بنتا ہے۔

لہٰذا یہ بات ذہن نشین کر لیجیے کہ علم کا حصول ایک دو درس لینے یا ایک دو مہینے استاذ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحبت میں گزارنے سے ممکن نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے اہلِ علم کی مصاحبت میں لمبا عرصہ وقف کرنا پڑتا ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَتِمُّ طَلَبُ الْعِلْمِ إِلَّا بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ: بِالْفَرَاغِ، وَالْمَالِ، وَالْحِفْظِ، وَالْوَرَعِ.

''حصولِ علم چار چیزوں کے بغیر مکمل نہیں ہوتا: فراغت، مال، حفظ اور پرہیزگاری۔''

○ شعب الإيمان للبيهقي: 4/359.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثاني

حفظِ قرآن کے
عمومی اور بنیادی قواعد وضوابط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثانی:

حفظِ قرآن کے عمومی اور بنیادی قواعد وضوابط

اس فصل میں اہم بنیادی قواعد بیان کیے جائیں گے جو حفظ کرنے والے کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ ان قواعد کی اجمالی فہرست یہ ہے:

پہلا قاعدہ:...... اخلاص کی اہمیت

دوسرا قاعدہ:...... کم سنی میں حفظ کی اہمیت

تیسرا قاعدہ:...... حفظ کے لیے وقت کا انتخاب

چوتھا قاعدہ:...... حفظ کے لیے جگہ کا انتخاب

پانچواں قاعدہ:...... خوبصورت آواز میں قرآن کی قراءت

چھٹا قاعدہ:...... قرآن کریم کے ایک ہی طبع کا انتخاب

ساتواں قاعدہ:...... حفظ قرآن سے پہلے تلفظ کی درستگی کا اہتمام

آٹھواں قاعدہ:...... مضبوط حفظ کے لیے ربطِ آیات کا عمل

نواں قاعدہ:...... دوہرائی کا عمل نئے حفظ کو ضائع ہونے سے بچانے میں معاون

دسواں قاعدہ:...... مرتب انداز میں روزانہ حفظ کا اہتمام

گیارہواں قاعدہ:...... سست روی سے کیا گیا پختہ حفظ؛ عجلت سے بہتر ہے

بارھواں قاعدہ:...... متشابہات پر توجہ حفظ کی مشکلات ختم کرتا ہے

تیرھواں قاعدہ:...... استاد کے ساتھ گہرے تعلق کی ضرورت

چودھواں قاعدہ:...... دورانِ حفظ آیات کے رسم پر بھرپور توجہ

پندرھواں قاعدہ:...... حفظِ قرآن کے ساتھ عملِ صالح کا اہتمام

سولھواں قاعدہ:...... منزل کی مربوط دوہرائی پختگی کا ذریعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سترھواں قاعدہ:...... سمجھ کر پڑھنا حفظ کے لیے معاون

اٹھارواں قاعدہ:...... حفظِ قرآن کے لیے سچی رغبت اور مضبوط محرک

اُنیسواں قاعدہ:...... دُعا اور ذکرِ الٰہی سے اللہ کی بارگاہ میں التجا

اب ان تمام قواعد کی تفصیل ہدیۂ قارئین ہے:

پہلا قاعدہ:

اخلاص کی اہمیت

نیت میں اخلاص، جذبے میں سچائی اور مقاصد میں فقط رضائے الٰہی کا حصول ہو تو اللہ تعالیٰ توفیقِ عمل بھی عطا فرماتا ہے اور مقصد میں کامیابی بھی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنِّيٓ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ ٱلدِّينَ ۝١١﴾ [الزمر: 11]

"(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے کہ مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کروں کہ اسی کے لیے عبادت کو خاص کر لوں۔"

لہٰذا حفظِ قرآن جیسے مقدس عمل میں تو اخلاص کا بالاولیٰ اہتمام ہونا چاہیے تاکہ اس سفر میں کامیابی بھی ملے اور محنت بھی اکارت نہ ہو، کیونکہ جو شخص اس نیت سے حفظ کرتا ہے کہ وہ حافظ کہلا سکے اور لوگوں کو قرآن سنا کر ان سے داد و تحسین وصول سکے، وہ اجر و ثواب سے بھی محروم رہتا ہے اور گناہ کا بوجھ بھی اپنے اوپر لاد لیتا ہے۔

جیسا کہ رسولِ مکرم ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ روزِ قیامت تین عظیم عمل کرنے والے لوگوں کو لایا جائے گا۔ ایک مجاہد ہو گا، دوسرا عالم اور تیسرا سخی۔ اللہ تعالیٰ مجاہد سے پوچھے گا کہ میں نے تمہیں جان دی تھی، تم نے وہ کس راہ میں لٹائی؟ وہ جواب دے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا اور تیرے دین کے دشمنوں سے لڑتا لڑتا شہید ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، کیونکہ تیرا مقصد صرف یہ تھا کہ تیری جرأت و بہادری کے چرچے ہوں اور لوگ تیری شجاعت کے گُن گائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ عالم سے سوال کرے گا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے تجھے قرآن کے علم جیسی عظیم دولت سے نوازا تھا، تو نے کیا کیا؟ تو وہ جواب دے گا کہ میں نے تیرے قرآن کا علم سیکھا، پھر اس کی تبلیغ وترویج کی اور اسے دوسرے لوگوں کو بھی سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے، تیری نیت صرف یہ تھی کہ لوگ تیرے علم کی تعریف کریں اور تجھے بہت بڑا عالم سمجھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سخی کو بلائے گا اور اس سے پوچھے گا کہ میں نے تجھے مال و دولت کی فراوانی عطا کی تھی، تو نے اس کا کیا کیا؟ تو وہ جواب دے گا کہ باری تعالیٰ! میں نے وہ مال تیری راہ میں خرچ کیا اور تجھے راضی کرنے کے لیے محتاج وضرورت مندوں میں تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے، تیرا مطلوب ومقصود صرف یہ تھا کہ لوگوں میں تیری سخاوت کا شہرہ ہو اور لوگ تجھے محسن ومنفق مانیں۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں سے فرمائے گا کہ تمہاری جو جو نیت اور مقصد تھا، وہ تم نے دنیا میں ہی حاصل کر لیا تھا۔ تم شہرت ونمود کے خواہاں تھے تو لوگوں میں تمہاری خوب مقبولیت ہو گئی تھی، لہٰذا اب میرے پاس تمہارے لیے کوئی جزا نہیں ہے، کیونکہ تمہاری نیتوں میں میری رضا کا حصول شامل ہی نہیں تھا۔ پھر ان تینوں کو حکم خداوندی پر جہنم کی آگ میں پھینک دِیا جائے گا۔ [1]

اندازہ کیجیے کہ یہ تینوں لوگ ہی کتنے بڑے بڑے عمل لے کر آئیں گے، لیکن ان کی نیت درست نہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف ان کے اعمال رَد کر دِیے جائیں گے بلکہ انہیں جہنم کی دردناک سزا بھی بھگتنا پڑے گی۔ دراصل انہوں نے یہ نیک اعمال کرتے ہوئے اپنی نیت میں رضائے الٰہی کے حصول کا جذبہ رکھنے کی بہ جائے دیگر عارضی اور دُنیوی فوائد کا ارادہ کر لیا تھا، یعنی مقاصدِ اعمال میں شرک کر لیا تھا، جس کی بنا پر ان کا اپنی جان تک کی قربانی دینا، اپنی ساری زندگی تعلیم وتعلم کے لیے وقف کر دینا اور اپنا سارا مال محتاجوں اور مسکینوں میں خرچ کر دینا بھی انہیں کچھ کام نہیں آئے گا، بلکہ اُلٹا باعثِ عذاب بن جائے گا۔

علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے سفیان کو الوداع کیا تھا تو ان سے کہا:

[1] صحیح مسلم:1905.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب آپ کی آزمائش ہو سکتی ہے، کیونکہ اب متلاشیانِ علم آپ کے پاس آیا کریں گے، لہٰذا اللہ سے ڈرتے رہنا اور اس عمل میں اپنی نیت کو درست رکھنا۔ ❶

اور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)) ❷

"بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کو صرف وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو، سو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہی (شمار) ہو گی اور جس کی نیت کسی دنیوی غرض و مقصد یا کسی عورت سے شادی کرنے کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اسی کام میں شمار ہو گی جس کی خاطر اس نے ہجرت کی ہو گی۔"

طالب علم جب قرآن حفظ کر رہا ہوتا ہے تو اسے یہ شعور ہونا چاہیے کہ میں جس مقدس کتاب کو حفظ کر رہا ہوں یہ ربِ کریم کا ذاتی کلام ہے، جو بلاشبہ ہر کلام سے اعلیٰ و بالا اور افضل و اعظم ہے اور حفظ کا یہ عمل اتنی بڑی سعادت ہے کہ جس کا مقابلہ دنیا کی بڑی سے بڑی کامیابی بھی نہیں کر سکتی۔

استاد پر بھی یہ ذِمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ گاہے گاہے طلبہ کو نصیحت فرماتے رہا کریں اور انہیں ان کے مقصد کی عظمت اور شان سے آگاہ کرتے رہا کریں، اس سے ایک تو طلبہ میں جوش اور جذبہ پھر سے جواں ہو جاتا ہے اور دوسرا وہ اس عمل کی تقدیس کو پہچانتے ہوئے اپنے مقاصد نیک اور نیتیں خالص رکھیں گے۔

❶ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع: 213/2

❷ صحيح البخاري: 1، 54، 2529، 3898۔صحيح مسلم:1907.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظِ قرآن کو ریاکاری اور نمود و نمائش کے مرض سے دُور رہنا چاہیے کیونکہ یہ ایسی خطرناک بیماری ہے کہ جو ہمت اور طاقت کو سلب کر لیتی ہے اور تمام تر مقاصد غیر اللہ سے منسلک کر دیتی ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

لِلْمُرَائِي ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: يَكْسِلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ، وَيَنْشِطُ إِذَا كَانَ فِي النَّاسِ، وَيَزِيدُ فِي الْعَمَلِ إِذَا أُثْنِيَ عَلَيْهِ.

ریاکار شخص کی تین علامات ہیں:

① جب تنہا ہوتا ہے تو سُست پڑ جاتا ہے

② جب لوگوں میں ہوتا ہے تو چست ہو جاتا ہے

③ جب اس کی تعریف کر دی جائے تو زیادہ کام کرنے لگ جاتا ہے۔[1]

طالب علم کے والدین اور اساتذہ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ دورانِ تعلیم ایک مناسب حد تک ہی اپنے بچے اور شاگرد کی تعریف کریں۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ اس کے اچھے رزلٹ پر حوصلہ افزائی ہی نہ کی جائے، بلکہ ضرور کرنی چاہیے، کیونکہ اس سے طالب علم میں مزید ہمت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اور بھی شوق سے محنت کرنے لگتا ہے، لیکن یہ تعریف اتنی زیادہ بھی نہ کر دی جائے کہ وہ خود کو بڑا ذہین وفطین اور صاحبِ علم سمجھنے لگ جائے اور شیطان کے حملے کا شکار ہو کر فخر میں آ جائے، اپنی کامیابی کا سہرا اپنے سر ہی باندھنے لگے، محنت کرنا اور خود کو دوسروں سے ممتاز سمجھنے لگ جائے۔ بسا اوقات تو طالب علم اس قدر بہک جاتا ہے کہ پہلے سے کم محنت کرنے لگتا ہے، یہ اسی بددماغی کا نتیجہ ہوتا ہے جو اس کی ضرورت سے زیادہ تعریف و ستائش کر دی جاتی ہے۔ اس لیے ایک مناسب حد تک ہی تعریف و توصیف ہونی چاہیے۔

www.kitabosunnat.com

[1] إحياء علوم الدين: 3/396.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قاعدہ:

کم سنی میں حفظ کی اہمیت

بچے کا ذہن: بڑے کے ذہن کی بہ نسبت صاف ہوتا ہے، کیونکہ وہ ہر طرح کے کام کاج اور مشغولیات کی ذِمہ داریوں سے آزاد ہوتا ہے۔ اس لیے بچپن کی فراغت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بچے کو اسی عمر میں حفظ کروانا بہت ہی مفید اور بہتر رہتا ہے۔ خالی الذہن ہونے کی بنا پر جو بھی چیز اس کے دماغ کی تختی پر لکھ دی جائے گی وہ اسے تاعمر یاد رہے گی۔

اسی سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((حِفْظُ الْغُلَامِ الصَّغِيرِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ، وَحِفْظُ الرَّجُلِ بَعْدَمَا يَكْبُرُ كَالْكِتَابِ عَلَى الْمَاءِ))❶

"چھوٹے بچے کا حفظ پتھر میں نقش کی طرح ہوتا ہے جبکہ بڑے ہونے کے بعد آدمی کا حفظ کرنا پانی پر لکھنے کے مترادف ہے۔"

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ فَقَدْ أُوتِيَ الْحُكْمَ صَبِيًّا))❷

"جس نے بالغ ہونے سے پہلے قرآن پڑھ لیا، یقیناً اسے کم سنی میں ہی حکمت عطا کر دی گئی۔"

جب بچے کو کم سنی میں قرآن پڑھایا جاتا ہے تو وہ اس کے گوشت اور خون میں شامل ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی عمر کے اوّلیں حصے میں ہوتا ہے اور ہر طرح کی فکر، پریشانی، ذِمہ داری اور مصروفیت سے آزاد ہوتا ہے، اس حال میں وہ جو کچھ بھی یاد کرتا ہے وہ گویا اس کے جسم کا

---

❶ ضعيف الجامع: 2727- مسند الفردوس للديلمي: 2735- بعض محدثین کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں ہے لیکن میں نے یہاں صرف معنوی فائدے کی غرض سے بیان کی ہے۔

❷ [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: 4/507

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ بن جاتا ہے، پھر جیسے جیسے جسم اور عقل کی افزائش ہوتی جاتی ہے ویسے ویسے قرآن بھی پختہ اور مضبوط ہوتا جاتا ہے۔

اسی سے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَن تَعَلَّمَ الْقُرآنَ وهُوَ فَتِيُّ السِّنِّ، أَخْلَطَهُ اللّٰهُ بِلَحْمِهِ ودَمِهِ)) ❶

''جو شخص نوعمری میں قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس کے خون اور گوشت میں شامل کر دیتا ہے۔''

بچپن میں حفظ کی بہترین عمر پانچ سال ہے اور بسا اوقات تو چار سال کی عمر کا بچہ بھی قواعد وکلمات سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس سے کم عمر کے بچے کو تصویروں کے ذریعے حروفِ تہجی کی پہچان سکھائی جائے، یہ تصاویر جتنی بڑی ہوں گی اتنے ہی بہتر نتائج برآمد ہوں گے، کیونکہ انہیں بہ آسانی دیکھنے، سیکھنے اور ان کا نقشہ ذہن میں بٹھانے میں بچے کو کسی دُشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

ایسے بچے کو سکھلانے کی ایک امکانی صورت یہ ہے کہ اس کو ریکارڈ شدہ کوئی چھوٹی سورت یا ایک آیت بار بار سنائی جائے، حتیٰ کہ وہ اس کی سماعت میں اس قدر گھل مل جائے کہ وہ اس کی زبان پہ بھی جاری ہو جائے۔ لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ وہ بچے کے اسلوب میں ہی ریکارڈ کی گئی ہو، یعنی عام جس طرح قراء کرام کی تلاوتیں ہوتی ہیں؛ وہ نہ ہو، کیونکہ وہ اسے بالکل سمجھ نہیں آ سکے گی، بلکہ اپنی آواز میں ریکارڈ کر کے دی جائے اور اسی انداز میں پڑھا جائے جیسے کسی بچے کو لاڈ پیار سے سکھایا جاتا ہے۔

اگر بچہ ہوشیار ہو اور گھر والوں کی حرکات وسکنات کو دیکھ کر ردِ عمل دیتا ہو تو پھر اس کے والدین کو چاہیے کہ چھوٹی چھوٹی سورتوں کی ایک ایک آیت اس کو سکھلانا شروع کر دیں اور جب تک وہ اسے اچھی طرح ادا کرنے نہ لگ جائے تب تک اگلی آیت شروع نہ کریں۔ اس

❶ [إسناده لا بأس به] شعب الإيمان للبيهقي: 4/ 508۔ التاريخ الكبير للبخاري: 3/ 94

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بچے کی ذہن سازی ہو جائے گی اور وہ حفظ کے لیے تیار ہو جائے گا، کیونکہ بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض بچے یہ سوچ کر ہی ڈر جاتے ہیں کہ ہم کیسے قرآن کو حفظ کر پائیں گے؟ تو بچپن کی یہ مشق اس کی ذہن سازی میں خاصا کردار ادا کر سکتی ہے۔

یہ بات ہمارے مشاہدے کی ہے کہ بچے کو اگر کہانیاں سنائی جائیں تو وہ بڑی بڑی کہانیاں بڑی آسانی سے یاد کر لیتا ہے۔ اس کی ایک وجہ اس کا خالی الذہن ہونا ہوتا ہے اور دوسری وجہ اس کی توجہ کو اس سمت موڑ دینا ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر بچے کی توجہ شروع سے ہی قرآنی سورتوں کو یاد کرنے کی طرف موڑ دی جائے تو یہ چنداں مشکل نہیں ہے کہ وہ باقاعدہ حفظِ قرآن شروع کرنے سے پہلے ہی کئی ایک سورتوں کو یاد کر چکا ہو۔

تنبیہ:...... یہ باتیں پڑھتے ہوئے آپ بالکل بھی کبیدہ خاطر اور مایوس نہ ہوں اور یہ مت سوچیں کہ حفظ کی بہترین عمر تو گذر چکی ہے۔ نہیں، بلکہ آپ اب بھی ہمت باندھیں، شوق اور رغبت کو بیدار کریں اور محنت شروع کر دیں، کیونکہ جو شخص پوری محنت کے ساتھ کسی ہدف کو حاصل کرنے کی ٹھان لیتا ہے، وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ اور میں نے بہت سے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنہوں نے چالیس سال کی عمر کے بعد قرآنِ کریم حفظ کیا ہے۔

تیسرا قاعدہ:

حفظ کے لیے وقت کا انتخاب

حفظ کے لیے مناسب وقت کا انتخاب بہت ضروری اور اہم ہے۔ سخت پریشانی اور تکلیف کی حالت میں حفظ نہ کریں، اسی طرح اگر گھر میں بچے شور کر رہے ہوں تو یہ وقت بھی مناسب نہیں ہے، بلکہ مناسب ترین وقت وہ ہے کہ جب آدمی ہر طرح کے جھنجھٹ اور ہر تکلیف و پریشانی سے آزاد ہو اور مکمل راحت و سکون کا ماحول میسر ہو۔

یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ حفظ کے لیے سب سے مفید اور افضل وقت نمازِ فجر سے پہلے اور بعد کا ہے۔ اس وقت انسان کا ذہن بھی تازہ ہوتا ہے، پُرسکون ماحول میسر ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اِردگرد شور وغل بھی نہیں ہوتا اور نیند پوری کرنے کے باعث جسم بھی راحت واطمینان میں ہوتا ہے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو! حفظ کے لیے تمام اوقات میں سب سے مفید اور بہترین وقت تہجد کا ہے۔ ❶

امام ابن الجماعۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حفظ کے لیے سب سے عمدہ وقت تہجد کا ہے، بحث وتحقیق کے لیے صبح (نمازِ فجر کے بعد) کا وقت بہترین ہے، کتابت کے لیے دوپہر کا وقت موزوں ترین ہے اور مطالعہ ومذاکرہ کے لیے رات کا وقت زیادہ مناسب ہے۔ ❷

اسماعیل بن ابی اویس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز حفظ کرنا چاہو تو سو جاؤ، پھر تہجد کے وقت اُٹھو اور چراغ جلا کر پڑھنا شروع کر دو، یقیناً اس وقت اتنا پختہ یاد ہوگا کہ اِن شاءاللہ کبھی نہیں بھولے گا۔ ❸

امام حماد بن زید رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ حفظ کے لیے سب سے زیادہ معاون کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: پریشانیوں کی قلت۔ ❹

اس لیے کہ جو شخص پریشانیوں اور مصائب میں گھرا ہوتا ہے اس کی تمام تر توجہ ہر وقت اسی جانب ہی رہتی ہے، جس کی بنا پر وہ ٹھیک سے پڑھ نہیں پاتا۔ البتہ تہجد کے وقت طبیعت قدرے ہشاش بشاش ہوتی ہے، اگر پریشان حال شخص اس وقت اُٹھ کر رب تعالیٰ سے اپنے حالات کی بہتری اور مصائب سے نجات کی دعا بھی مانگے اور ساتھ ساتھ حفظ بھی شروع کر دے تو یقیناً اسے دونوں فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

---

❶ الفقیه والمتفقه للخطیب البغدادی: 103/2

❷ تذکرة السامع، ص: 72

❸ الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص: 177

❹ الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص: 177

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا قاعدہ:

حفظ کے لیے جگہ کا انتخاب

حفظ کے عمل میں جگہ کا انتخاب بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب زیادہ مفید رہتا ہے جہاں شور وغل نہ ہو، لوگوں کی بہ کثرت آمد و رفت نہ ہو، وہاں سے مناظر وغیرہ دِکھائی نہ دیتے ہوں اور سامنے کوئی ایسی دِیوار، جگہ یا چیز نہ موجود ہو کہ جس میں نقش نگاری اور تزئین کاری کی گئی ہو، تاکہ طالب علم کی توجہ منتشر نہ ہو اور وہ اپنا مکمل دھیان قرآنِ کریم کی طرف ہی مرکوز رکھے۔ اگر کسی ہوادار کمرے میں بیٹھ کر پڑھا جائے تو یہ اس کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے کہ کسی کھلی جگہ، کھیت و کھلیان یا درختوں کے باغ وغیرہ میں بیٹھا جائے، اس لیے کہ پھر نگاہ ان ہی نظاروں کی طرف محو رہتی ہے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حفظ کرنے کے لیے کچھ موزوں ترین مقامات ہیں، طالب علم کو ان کا اہتمام لازمی کرنا چاہیے۔ ان میں سے ایک تو بالا خانہ ہے، یعنی جو کمرہ اوپر والی منزل پر ہو۔ اس کے علاوہ ہر وہ جگہ اس عمل کے لیے مناسب ترین ہے جہاں شور وغل نہ پہنچ سکتا ہو اور دِل بھی ہر اس منظر سے دُور رہے جو اس کی توجہ پڑھائی سے ہٹا سکتا ہے۔ کسی سرسبز و شاداب جگہ میں، نہر کے کنارے پر اور عام گزرگاہ پر بیٹھ کر حفظ کرنا بالکل بھی مناسب نہیں ہے، کیونکہ اس سے نہ تو توجہ یک سو ہوگی اور نہ ہی نگاہ و دِل ان کی طرف سے ہٹ پائیں گا۔ ○

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نہر کے کنارے اور سرسبز و شاداب مقام پر بیٹھ کر حفظ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ دِل ان ہی مناظر میں مشغول رہے گا۔ ○

اس سلسلے میں سب سے بہترین اور افضل جگہ مسجد ہے، اس لیے کہ وہاں انسان کا دِل

○ الفقيه والمتفقه: 103/2

○ الحث على حفظ العلم، ص: 255

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یک سُو رہنے کے ساتھ اس کی نگاہ بدنظری سے محفوظ رہتی ہے، اس کے کان کوئی ایسی بات نہیں سنتے کہ جو اللہ کی ناراضی کا باعث ہو اور اس کی زبان بھی سوائے قرآن پڑھنے کے اور کچھ نہیں بول رہی ہوتی۔

ایک مفید صورت یہ ہے کہ مسجد میں چل پھر کر قرآن یاد کیا جائے، اس سے طبیعت میں پیدا ہونے والی سستی بھی ختم ہوتی رہتی ہے اور طالب علم کامل نشاط کے ساتھ سبق یاد کرتا ہے۔ خاص طور پر جب دوہرائی کرنی ہو تو یہی صورت اپنائی جائے اور ہاتھ میں چھوٹے سائز کا قرآن پکڑ لیا جائے، جب کہیں غلطی آئے یا بھولنے لگے تو اسے کھول کر تصحیح کر لے۔

ایک عمدہ انداز یہ اپنایا جا سکتا ہے کہ ہر سپارے یا ہر سورت کے لیے الگ الگ جگہ مختص کر لی جائے، مثال کے طور پر اگر گھر کے ایک کمرے میں سورۃ البقرۃ حفظ کی جائے، دوسرے میں سورۃ آلِ عمران اور مسجد میں سورۃ بنی اسرائیل، اسی طرح دیگر مناسب اور پُرسکون مقامات پر بھی الگ الگ سورتیں حفظ کی جائیں۔ اس سے ذہن میں ہر سورت کے ساتھ ایک خاص جگہ منسلک ہو جاتی ہے، جب بھی آپ اس سورت کو پڑھیں گے تو اس طور سے زیادہ یاد رہے گی کہ یہ فلاں جگہ حفظ کی تھی اور وہاں فلاں فلاں غلطی آئی تھی، جو اب نہیں آنی چاہیے۔

نیز قرآن حفظ کرتے ہوئے ہر سورت کے مقامِ نزول کو اگر ذہن میں رکھ لیا جائے تو اس سے بھی حفظ میں آسانی اور مدد ملتی ہے۔ صحابہ اس کا اہتمام کیا کرتے تھے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَأَعْلَمُ أَيْنَ نَزَلَتْ. [1]

”قرآن کی جو بھی سورت نازل ہوئی ہے، مجھے اس کے متعلق معلوم ہے کہ وہ کہاں نازل ہوئی تھی۔“

پیارے بھیا! اگر اللہ تعالیٰ آپ کو زیارتِ حرمین کی سعادت بخشے تو آپ وہاں بھی

[1] صحیح البخاری: 5002

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ کریم کا کچھ حصہ حفظ کر آئیں، ایک سورت بیت اللہ میں، ایک مسجد نبوی میں، اسی طرح دیگر تمام تاریخی و مقدس مقامات کو حفظِ قرآن کے ساتھ یادگار بنا لیجیے۔ یقیناً آپ جب بھی وہ سورتیں پڑھا کریں گے تو آپ کی نگاہ کے سامنے حرمین کے وہی مناظر آ جائیں گے، جس کی آپ کو ایک عجیب سی لذت اور چاشنی محسوس ہوگی۔

پانچواں قاعدہ:

خوبصورت آواز میں قرآن کی قراءت

قرآن کے لامتناہی خصائص ہیں، جن میں ایک خاصہ نغمگی، یعنی خوبصورت آواز میں قرآن پڑھنا ہے۔ یہ خاصہ قرآن کو تین طرح سے کلامِ عرب سے ممتاز کرتی ہے:

اول:...... نون و میم مشدد، ادغام اور اخفاء میں مقدارِ غنہ کی زیادتی

دوم:...... بعض معروف مقامات پر مقدارِ مد میں اضافہ

سوم:...... وہ خاص فطری ردھم جو قاری کی آواز میں تلاوت کے دوران پیدا ہو جاتا ہے، اگرچہ پڑھنے والا کسی بھی علمی استعداد کا ہو۔

اس سبب سے قرآن کریم کی تلاوت ایک خاص دل پسند نغمے کی شکل میں قواعد تجوید کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور وہ نغمگی اس قدر مربوط ہوتی ہے کہ اس کے ذریعے قرآن کریم کا حفظ آسان ہو جاتا ہے، اور اسے دوبارہ دوہرانا بھی آسان ہو جاتا، اگر آپ ایک خاص طریقے پر اور خاص لہجے میں قرآن کریم پڑھنے کی عادت رکھتے ہیں تو قرآن پڑھتے ہوئے کوئی لفظ حافظہ سے اُتر جاتا ہے تو زبان بغیر اس لفظ کے قراءت جاری رکھنے سے انکار کرتی ہے اور باقاعدہ لہجہ باور کراتا ہے کہ یہاں لفظ چھوٹ گیا ہے، اور اگر زبان اسے ادا کر بھی دے تو کان اسے قبول نہیں کرتے کیونکہ وہ بھی تارِ تسلسل کے ٹوٹنے کو باقاعدہ محسوس کرتے ہیں، یہی سبب ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَيسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرآنِ)) ❶

''جس نے خوش آوازی سے نہ پڑھا وہ ہمارے طریقے پر نہیں ہے۔''

عبدالجبار بن ورد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے پوچھا: اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس قدر ممکن ہو وہ احسن انداز میں قرآن پڑھنے کی کوشش کرے۔ ❷

امام وکیع رحمہ اللہ اور امام ابن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اس فرمان سے مراد یہ ہے کہ جو خوش آوازی میں پڑھنے کی کوشش ہی نہ کرے؛ وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ ❸

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ)) ❹

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ مزین کرو۔''

قرآن کو اچھی آواز اور عمدہ لب و لہجے میں پڑھنا مستحب ہے۔ یہ فطری امر ہے کہ خوبصورت آواز میں قرآن سننے میں اور ہی لذت محسوس ہوتی ہے اور نسبتاً زیادہ سے زیادہ قرآن سننے کو اور لمبا قیام کرنے کو دِل کرتا ہے، اس کے برعکس اگر قاری کی آواز بھلی نہ ہو تو سامع کی طبیعت میں گرانی محسوس ہونے لگتی ہے۔

قرآن کریم حفظ کرنے والے کے لیے زیادہ لائق تحسین ہے کہ وہ اپنے خاص فطری لہجے میں ہی قرآن پڑھے اور بہ تکلف معروف قراء کے لہجے اپنانے کے پیچھے نہ پڑ جائے، کہ اپنا اصل مقصد ہی بھول جائے۔ بس بہ آوازِ بلند اپنے لہجے میں پڑھتا رہے اور یہ طریقہ اس کے حفظِ قرآن میں معاون ہوگا۔

زبیر بن بکار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اپنے رجسٹر سے سبق دوہرا رہا تھا اور دل ہی دل

---

❶ صحيح البخاري:7527 ❷ سنن أبي داود:1473

❸ سنن أبي داود:1474

❹ سنن أبي داود:1468۔ سنن النسائي:1015۔ سنن ابن ماجه:1342

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں یہ دوہرائی جاری تھی کہ میرے والد گرامی آئے اور کہنے لگے: تمہاری دوہرائی کے اس طریقے سے تمہارے قلب و ذہن تک صرف تمہاری آنکھ کے ذریعے علم پہنچ رہا ہے، لہٰذا جب بھی تم دوہرائی کرنے لگو تو اپنے لکھے ہوئے کو بہ غور دیکھو اور باآواز بلند پڑھنے لگ جاؤ، اس طرح سبق تمہاری بصارت اور سماعت؛ دونوں راستوں کے ذریعے لوحِ دل تک پہنچے گا۔ ❶

ابو ہلال عسکری رحمہ اللہ اس سلسلے میں رقم طراز ہیں کہ طالب علم کے لیے یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ بہ آوازِ بلند اپنا سبق پڑھے، یہاں تک کہ وہ خود اس کی سماعت کرے، کیونکہ کان جس چیز کو سنتا ہے وہ دِل میں پختہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ شخص زیادہ بہتر حافظ ہوگا جو پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنی قراءت کو سنتا بھی ہے۔ جب کسی پڑھی ہوئی چیز کو زیادہ فصاحت سے ادا کرنا مطلوب ہو تو قاری اسے بہ آوازِ بلند پڑھے تو ادائیگی میں فصاحت بڑھ جائے گی۔ ❷

حاصل یہ ہے کہ تجوید اور ترتیل کے اصولوں میں ڈھلی ہوئی نغمگی قرآن کی ہی خصوصیت ہے۔ مشائخِ قرآن کے ہاں یہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب وہ کوئی آیت پڑھاتے ہیں یا انہیں کوئی پڑھ کر سناتا ہے تو جہاں ایک حرف بھی درستی سے ادا نہ ہو تو انہیں فوراً احساس ہو جاتا ہے اور وہ قاری کو دوبارہ اسی لہجے میں پڑھنے کا کہتے ہیں جس میں اس نے حفظ کیا ہوتا ہے، تو وہ غلطی خود بہ خود درست ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم کا یہ پہلو بھی اس کی معجزاتی شان کا حصہ ہے جو الگ سے اس لائق ہے کہ اس پر تحقیقات کی جائیں۔

چھٹا قاعدہ:

قرآن کریم کے ایک ہی طبع کا انتخاب

باری تعالیٰ نے اپنی کتاب کی کتابت کی توفیق بے شمار کاتبوں اور خطاطوں کو دی ہے، جنہوں نے ہزاروں مصاحف مختلف انداز اور سائز میں لکھے ہیں، ان مصاحف میں کاتبینِ

---

❶ الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص: 174

❷ الحث علی طلب العلم والإجتهاد فی جمعه، ص: 37

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن نے باقاعدہ یہ لحاظ رکھا ہے کہ قرآن کریم کو اس انداز میں تحریر کیا جائے کہ حفظ میں سہولت ہو، لہٰذا انہوں نے یہ بھی تجویز کیا کہ آیت کی ابتدا صفحے کے شروع سے کی جائے اور آیت کا اختتام صفحے کے اختتام پر ہو۔

یہ ترتیب حفظ کے لیے بے حد آسان ہے، جس سے قرآن کریم کے مختلف حصص کی مقدار بھی بہ آسانی متعین ہو جاتی ہے اور صفحات کی ترتیب سے قرآن کریم یاد کر لیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے بہت سے ماہرین یہی نصیحت کرتے ہیں کہ بچوں کو اسی مصحف پر حفظ کروایا جائے اور یہ وہی مصحف ہے جس کی اعلیٰ پیمانے پر اشاعت کی ذِمہ داری ملک فہد کمپلیکس (سعودی عرب) نے لے رکھی ہے۔

دیگر اہل علم اس رائے کے مخالف ہیں، وہ تلقین کرتے ہیں کہ ایسے مصحف کے ذریعے حفظ کروایا جائے جس میں صفحہ آیت کے درمیان میں ختم ہوتا ہے تا کہ حفاظِ قرآن پر صفحات کو باہم ربط دینا آسان ہو جائے، ان نسخہ ہائے قرآن میں سپارے کو رکوعات میں تقسیم کیا جاتا ہے اور بچہ ان کی مدد سے حفظ کرتا ہے اور رکوع کی تقسیم میں معانی کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔

بہرحال حافظ جس قرآن کریم کے جس نسخے اور طبع (پرنٹ) کا انتخاب کرے؛ ضروری ہے کہ اس مخصوص مصحف کے علاوہ کسی اور مصحف پر نہ پڑھنے لگ جائے، تا کہ آیات کے ابتداء و اختتام کے مقامات اس پر خلط ملط نہ ہوں اور حافظے میں موجود صفحات کی تصویروں کے آگے پیچھے ہونے سے پریشانی نہ ہو، کیونکہ حفظ کے دوران صفحات کا مکمل پرنٹ اور تصویر بھی حافظے میں نقش ہو جاتی ہے۔

بہت سے ایسے حفاظ کرام کہ جنہوں نے مصحف مدینہ کے حافظی نسخے کا انتخاب کیا ہوتا ہے جب وہ صفحہ ختم کرتے ہیں تو ٹھہر جاتے ہیں اور عام طور پر دوسرا صفحہ مکمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، کیوں کہ ان کے حافظے میں قرآن کریم الگ الگ تختیوں کی شکل میں موجود ہوتا ہے اور ایک تختی کو دوسری سے بالکل الگ تصور کرتے ہے، اس لیے ایسے حفاظ کو آٹھویں قاعدہ میں توجہ دِلائی جائے گی کہ وہ کس طرح ربطِ صفحات کی شکل سے نبرد آزما ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کیسے اپنی تمام تر توجہ صفحات کے ابتداء اور اختتام پر صرف کریں، خاص طور پر جب پہلی بار حفظ کیا جاتا ہے۔

ساتواں قاعدہ:

حفظ قرآن سے پہلے تلفظ کی درستگی کا اہتمام

کسی بھی سورت کو حفظ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس سورت کی قراءت کو درست کیا جائے۔ قراءت میں حرکات کی درست ادائیگی، مخارج کا لحاظ رکھنا اور صفات کی رعایت رکھتے ہوئے ادا کرنا شامل ہے اور یہ چیز ذاتی کوشش سے حاصل ہوتی ہے، لیکن ضروری ہے کہ ایک پختہ کار استاذ سے بھی مدد لی جائے، کیونکہ قرآنِ کریم صرف ان مشائخ سے بغیر کسی واسطے کے اخذ کرنا ضروری ہے جنہوں نے اپنے مشائخ سے پڑھ کر اخذ کیا ہو، یہاں تک کہ ان کی سند رسول اللہ ﷺ سے جا ملے۔ اگر کوئی ماہر اور پختہ کار استاذ میسر نہ ہو تو کسی بڑے مجود کی کیسٹ سے مدد لی جاسکتی ہے، لیکن یہ طریقہ مستقل اختیار کرنا نقصان دہ ہے، لہٰذا اسی پر اعتماد کر بیٹھنا درست نہیں۔

یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ جو طلبہ تصحیح قراءت کے بغیر حفظ شروع کر دیتے ہیں وہ حرکات اور تلفظ کی بڑی بڑی غلطیوں کے مرتکب ہوتے ہیں، بعد میں ان غلطیوں سے چھٹکارا پانا بے حد مشکل کام بن جاتا ہے، باوجودیکہ انہیں ان کے بارے میں علم بھی ہو جائے۔ ایسے ہی یہ بات بھی تجربے سے ثابت ہے کہ وہ اساتذہ جو حفظ سے قبل قراءت درست کرنے کا اہتمام کرتے ہیں وہ دیگر معلمین کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔ ہر ایسا بچہ جس کے مخارج اور لہجہ درست ہو وہ دیگر طلبہ سے کہ جن کے تلفظ درست نہیں ہوتے اور لہجے میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے؛ آدھے وقت میں حفظِ قرآن کی تکمیل کر لیتا ہے، خصوصاً اس وقت جب بچہ چھوٹی عمر میں حفظ کرے۔ حفظِ قرآن کے مدارس میں ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ وہ حفظ سے پہلے تصحیح قراءت پر مکمل ایک سال صرف کرتے ہیں، جس میں حروفِ ہجا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تصحیح، مخارج کی پہچان اور ناظرہ قرآن میں پختگی پیدا کی جاتی ہے، اور جب تک وہ مکمل قرآن کو درست قراءت کے ساتھ دیکھ کر پڑھنا سیکھ نہیں جاتا اسے پہلے سال میں حفظِ قرآن کی اجازت نہیں دی جاتی، اور دوسرے سال میں جب وہ حفظِ قرآن کی ابتدا کرتے ہیں تو سال کے مکمل ہونے تک بیشتر طلبہ حفظ بھی مکمل کر لیتے ہیں اور قرآن کی منزل بھی بے حد مضبوط ہوتی ہے۔

تنبیہ: ......ہم نے اپنے امتحانی دورہ جات میں مغربی ممالک میں یہ دیکھا ہے کہ وہاں طلبہ کی آسانی کے لیے حروفِ قرآن کو رومن انگلش میں لکھا جاتا ہے جو کہ بہت خطرناک غلطی ہے، اور اکثر طلبہ اس انداز میں پڑھتے ہوئے قرآن کے اس لفظ کی قراءت ہی غلط کر جاتے ہیں، مثلاً لفظ عَمَّ کو (AMMA) اور أَعْطَيْنَاكَ کو (AATAINAAKA) لکھا جاتا ہے، جو کہ واضح طور پر قرآن میں تحریف کی ایک صورت ہے اور یہ حرام ہے۔

فرانس میں تیسویں پارے کے ابتدائی حصے کو فرانسیسی زبان میں جبکہ انڈونیشیا میں مکمل قرآن انڈونیشی زبان میں لکھ کر شائع کیا گیا ہے، ایسے ہی انگریزی زبان میں بھی طباعت قرآن موجود ہیں۔ الشیخ صالح علی العودنے تحریم کتابة القرآن بحرف غیر العربیه کے عنوان سے ایک بحث رقم کی ہے جس میں انہوں نے اس طریقے کے حرام ہونے پر قرآن وحدیث، اجماعِ علماء اور فتاویٰ جات میں سے پچاس سے زائد دلائل دِیے ہیں۔

عجمی لوگوں کے لیے حفظ قرآن کا بہترین طریقہ

ایسے افراد کہ جن کی مادری زبان عربی نہیں ہے، ان کے لیے قرآن حفظ کرنے کا بہترین طریقہ تین مراحل پر مشتمل ہے:

الف: ......قراءتِ قرآن سے پہلے حروفِ تہجی کو سیکھیں، اس مرحلے میں کسی مفید ابتدائی قاعدے کا انتخاب کیا جا سکتا ہے اور پورے اہتمام سے یہ کوشش کی جائے کہ بچے حروف کی درست ادائیگی اور پہچان کے قابل ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب: ...... دوسرے مرحلے میں اجزائے حروف کی پہچان کروائی جائے، کلمات کو جوڑنے کی مشق کروائی جائے، یہاں تک کہ بچے حروف اور حرکات کی درست ادائیگی کے ساتھ ناظرہ قرآنِ کریم پڑھنے کے قابل ہو جائیں۔ ناظرہ کی ابتدا مختصر سورتوں سے کی جائے۔

ج: ...... تیسرے مرحلے میں حفظِ قرآن کی طرف متوجہ ہوا جائے اور اس کے لیے ان طریقوں میں سے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے جن کا ذِکر آئندہ فصل میں ہوگا۔

آٹھواں قاعدہ:

مضبوط حفظ کے لیے ربطِ آیات کا عمل

ربطِ آیات مضبوط حفظ تک پہنچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ حفظ قرآن کے اہم قواعد میں سے ایک قاعدہ عملِ ربط کا ہے، جو آیات کے اواخر کو اوائل سے صوتی اور نظری طور پر مربوط کرنے سے عبارت ہے۔ وہ اس طرح کہ اپنے سامنے قرآن کا وہ صفحہ کھول لیا جائے جو حفظ کرنا ہے، پھر پہلی آیت کو حفظ کرتے ہوئے اس کے آخر پر نظر مرکوز رکھی جائے، مثال کے طور پر دوسرے سپارے کی پہلی آیت کو لیجیے:

﴿سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ١٤٢﴾

اس آیت کے آخری حصے کو بہ آوازِ بلند پڑھا جائے، پھر جلدی سے بغیر کسی توقف کے دوسری آیت: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا کے ابتدائی حصے کو ساتھ ملایا جائے اور اس کا بار بار تکرار کیا جائے، جو پانچ مرتبہ سے کم نہ ہو۔ اسی طرح بکثرت آیتوں کے آخری اور ابتدائی اجزاء اور سورتوں کے اختتام اور ابتداء کے اجزاء کو پڑھا جائے، اس سے یقیناً ایک بہت بڑا فائدہ ملے گا اور زبان خود بہ خود ایک آیت سے دوسری آیت کی طرف منتقل ہو جائے گی اور حفظِ قرآن کے دوران طلبہ کے لیے ربط آیات کی مشکل بخوبی حل ہو جائے گی، نیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مربوط انداز میں حفظِ قرآن کا مرحلہ مکمل ہوگا۔

نیز اسی عمل کو صفحات کے اوائل اور اواخر میں بھی دوہرایا جائے، خصوصاً ان مصاحف میں کہ جہاں صفحے کے اختتام پر آیت بھی ختم ہوتی ہے اور اس کی مشق کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ رات سونے سے پہلے اس کی زبانی مشق کی جائے اور صفحات کے اوائل کو صفحات کے اواخر سے ملانے کی حتی الامکان کوشش کی جائے، یہاں تک کہ یہ لوحِ قلب پر نقش ہو جائے، اسی طرح ربط کو ارباع اور احزاب میں بھی استعمال میں لایا جائے اور اس کی پوری تصویر ذہن میں بنائی جائے کہ ہر سپارے میں دو احزاب ہوتے ہیں اور ہر حزب: چار ارباع پر مشتمل ہوتا ہے، اور اس کی کوشش کی جائے کہ رُبع کا پہلا جملہ ذہن میں نقش ہو، مثلاً پہلے پارے کو اگر اس تقسیم کے مطابق دیکھا جائے کہ حزبِ اول میں چار ارباع ہیں، جن کے پہلے جملے یہ ہیں:

رُبع اول	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
رُبع ثانی	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا
رُبع ثالث	اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
رُبع رابع	وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

اور حزبِ ثانی میں بھی چار ارباع ہیں:

رُبع اول	اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ
رُبع ثانی	وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
رُبع ثالث	مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا
رُبع رابع	وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ

اگر اسی طرح تمام اجزاء کو تقسیم کر کے ذہن میں بٹھا لیا جائے تو تھوڑے ہی وقت میں بہترین نتیجے کا امکان ہے، بشرطیکہ اس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نواں قاعدہ:

دوہرائی کا عمل نئے حفظ کو ضائع ہونے سے بچانے میں معاون

حفظ کیے ہوئے حصے کو یاد رکھنے کے سلسلے میں لوگوں کی صلاحیت میں تفاوت ہوتا ہے، کچھ لوگ کم دوہرانے سے بھی اسے یاد رکھتے ہیں جبکہ کچھ کو منزل یاد رکھنے کے لیے کثرت سے دوہرانا پڑتا ہے۔ اس دوہرائی کی دوصورتیں ہیں:

الف:...... حفظ کیے ہوئے حصے کی دِل میں دوہرائی:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ سونے سے پہلے ایک بار بغیر آواز کے اپنے حافظے سے ہی دوہرائی کریں۔ اس مشق سے اس کے حافظے میں یاد کیے ہوئے حصے کی تصویر اس طرح محفوظ ہو جائے گی کہ آیات کے ابتدا و اختتام اور صفحات کا پورا نقشہ ایک تصویر کی شکل اختیار کرلے گا، جیسا کہ پہلے بیان میں کیا گیا ہے۔

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اِجْعَلُوا الْحَدِيثَ حَدِيثَ أَنْفُسِكُمْ وَفِكْرَ قُلُوبِكُمْ تَحْفَظُوهُ.①

"حدیث شریف کو اپنی خود کلامی اور غور وفکر بنالو، تا کہ تم اسے یاد رکھ سکو۔"

اس قول کی روشنی میں یہ کہنا بھی ممکن ہے کہ قرآن کریم کو خود کلامی اور دِل کے غور خوض کا حصہ بنالو، تا کہ یہ تمہارے قلوب میں نقش ہو جائے۔

عزبن عبدالسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: www.kitabosunnat.com

مَا نِمْتُ لَيلَةً إِلَّا وَأَمْرَرْتُ أَبْوَابَ الْفِقْهِ عَلَى قَلْبِي قَبلَ النَّومِ.②

"میں ایک شب بھی ایسی نہیں سویا کہ میں نے فقہ کے تمام ابواب کو سونے سے پہلے اپنے دِل میں دوہرایا نہ ہو۔"

① الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص:199.

② طبقات الشافعیہ: 8/213.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب:...... بہ آوازِ بلند حفظ شدہ حصے کا تکرار:

جس شخص کی خواہش ہے کہ وہ اس طرح قرآن حفظ کرے کہ جو بہت پختہ ہو اور اسے کبھی بھولے نہیں، تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ بہ آوازِ بلند کثرت سے دوہرائی کیا کرے، اور ایک یا دو مرتبہ دوہرانے پر ہی اکتفاء نہ کرے، اگرچہ جس قدر بھی ذہین ہو۔

امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں حسن بن بکر نیشاپوری رحمہ اللہ نے بتلایا کہ مجھے اس وقت تک کوئی چیز حفظ نہیں ہوتی جب تک اسے پچاس بار دوہرا نہ لوں۔ اور ابو اسحاق شیرازی رحمہ اللہ سبق کو سو بار دوہرایا کرتے تھے۔ ❶

یہ بات حقیقت ہے کہ کثرت سے دوہرائی کرنا انسان کو تھکا دیتا ہے، لیکن ایسا صرف ابتدا میں ہی ہوتا ہے، بعد میں یہ معمول بن جاتا ہے اور کسی قسم کی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ اس کے نتائج انتہائی شاندار ہوتے ہیں اور قرآن کا حفظ شدہ وہ حصہ جس کی کثرت سے دوہرائی نہ کی گئی ہو؛ وہ بہت جلد حافظے سے محو ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں اس واقعہ کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے جسے امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ہمیں حسن رحمہ اللہ نے بیان کیا: ایک فقیہ نے اپنے گھر میں ایک درس کو بہ آوازِ بلند اس قدر دوہرایا کہ اس کے گھر کی ایک بڑھیا کہنے لگی: یہ درس تو مجھے سن سن کر یاد ہو گیا ہے۔ تو فقیہ نے کہا: سنائیے۔ تو اس بڑھیا نے سنا دیا۔ چند روز گزرنے کے بعد اس فقیہ نے پھر اس بڑھیا سے کہا: ذرا اس سبق کو دوبارہ سنا دیجیے۔ تو وہ کہنے لگی: اب وہ مجھے یاد نہیں ہے۔ تو فقیہ کہنے لگے: میں نے اسی لیے بار بار دوہرایا تھا کہ جس چیز کا آپ شکار ہوئی ہیں اس سے میں محفوظ رہوں۔ ❷

یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ عام لوگوں میں سے بہت سوں کو قرآن کی آخری سورتیں، سورۃ یٰسین، سورۃ سجدۃ اور سورۃ بقرۃ کی آخری آیات زبانی یاد ہوتی ہیں، جو انہیں

❶ الحث على حفظ العلم، ص: 254

❷ الحث على حفظ العلم، ص: 254

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازوں میں امام صاحب سے بکثرت سننے کی وجہ سے یاد ہو چکی ہوتی ہیں۔

دسواں قاعدہ:

مرتب انداز میں روزانہ حفظ کا اہتمام

انسان کا کسی بھی کام کو اپنی ذات پر لازم کرنا ابتداءً بے پناہ مشکل ہوتا ہے، خصوصاً ایسا کام جس کی طرف طبیعت مائل نہ ہوتی ہو۔ ان میں سے ایک کام کسی چیز کو زبانی یاد کرنا ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ طلبہ ایسے اسباق؛ بالخصوص جن میں حفظ بکثرت ہو، ان سے بھاگتے ہیں، باوجودیکہ وہ جانتے ہیں کہ جب زبانی یاد کرنے کی عادت ہو جائے تو وہ آسان ہو جاتا ہے اور ایک محبوب مشغلہ بن جاتا ہے۔

حفظِ قرآن کریم کے اہم ترین قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ خود کو روزانہ کی بنیاد پر حفظ کا پابند بنایا جائے، یعنی اگر قرآن کا ایک خاص حصہ حفظ کرنے کا ارادہ کیا ہے تو اس میں کمی نہ کی جائے۔ چند دِنوں تک جب آپ اس پر پابندی کریں گے تو شیطانی وساوس، سستی اور کاہلی کا خاتمہ ہو جائے گا، پھر یہ انتہائی پُرلطف مشغلہ بن جائے گا اور آپ کی روزمرہ زندگی کا اس طرح حصہ بن جائے گا جس طرح کھانا پینا ہے۔

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بلاشبہ آدمی جب علم حاصل کرنا شروع کرتا ہے تو اس کا دِل ایک گھاٹی کی مانند ہوتا ہے، پھر کچھ عرصے بعد وہ ایک ایسی وادی بن جاتا ہے کہ جس میں جو چیز بھی ڈالی جائے، وہ اس کو نگل جائے۔ ❶

یعنی طلبِ علم کے ابتدائی دور میں حافظ انتہائی تنگ ہوتا ہے لیکن مسلسل حفظ سے قراءت، مطالعہ اور محنت سے اس کے دریچے وا ہو جاتے ہیں، حفظ سے اس کی ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر دِل علم کو یوں نگلتا ہے جس طرح وادی ہر شے کو نگل جاتی ہے۔

ابو السمح الطائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچوں سے اشعار سنتا تھا، پھر جب میں

❶ الحث علی حفظ العلم، ص: 36

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں دوبارہ سنانے کو کہتا تو وہ مجھے ڈانٹتے اور کہتے کہ تم سنتے ہو لیکن یاد نہیں رکھتے ہو۔ چنانچہ میں نے یاد کرنا شروع کر دیے۔ ابتداءً جب میں نے یاد کرنے کا ارادہ باندھا تو یہ میرے لیے انتہائی مشکل تھا، پھر میں نے اپنے آپ کو اس کی عادت ڈالی، یہاں تک کہ میں نے رؤبہ کا قصیدۃ؛ جو کہ دوسو اشعار پر مشتمل تھا، ایک رات میں حفظ کر لیا۔ ❶

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ روزانہ کی بنیاد پر حفظ کے لیے وقت نکالیں، اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اگر پتھر پر پانی کا ایک ایک قطرہ مسلسل گرتا رہے تو اس میں بھی گڑھا ڈال دیتا ہے۔

ابو ہلال عسکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احمد بن فرات رحمہ اللہ روزانہ صبح کے وقت کچھ نہ کچھ ضرور حفظ کیا کرتے تھے، خواہ تھوڑا ہی کریں۔ اسی طرح ایک شیخ کا قول ہے کہ میں جمعے کے روز (یعنی چھٹی کے دن) بھی صرف اس لیے کلاس میں حاضر ہوتا ہوں تاکہ حاضری کی عادت نہ ٹوٹے، اگرچہ درس نہ بھی ہو۔ ❷

قرآن کے عمل کو منظّم کرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ہفتے میں ایک یا دو روز طبیعت کو راحت فراہم کی جائے اور اس دوران حفظ نہ کیا جائے۔ یہ چیز حافظے کی نشاط اور حفظ میں مدد کا باعث ہے۔

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

طالب علم کے لائق یہ ہے کہ وہ خود کو ہفتے میں ایک یا دو روز راحت فراہم کرے اس معمار کی طرح کہ جو اپنے کام کی مزید بہتری کے لیے کچھ وقت کے لیے کام کو روک دیتا ہے۔" ❶

حفظ قرآن کے عمل کو مزید مرتب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے آپ پر روزانہ کچھ متعین حصہ حفظ کرنے کی قید لگا لی جائے، تاکہ خاص وقت میں قرآنِ کریم کا کچھ طے شدہ حصہ مکمل کر سکے اور پھر چند دنوں کے لیے آرام کی غرض سے اس عمل کو چھوڑ دے، پھر طبیعت کی بحالی بعد کے دوبارہ شروع کرے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ یہ سب کچھ استاد کے

❶ الحث علی حفظ العلم، ص:255

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشورے اور اس کی نگرانی میں ہو، تا کہ ذاتی ترجیحات اور شخصی رغبتیں جگہ نہ پا سکیں۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

طالب علم کے لائق ہے کہ اپنے آپ پر حفظ کی ایک متعین مقدار تحدید کرے اور جب اسے مکمل کر لے تو پھر چند روز کا وقفہ کرے، اس کی مثال ایک عمارت کی سی ہے کہ جو شخص خوبصورت تعمیر چاہتا ہے وہ اسے پختہ ہونے کے لیے چھوڑ دیتا ہے اور پھر وقفے کے بعد دوبارہ شروع کرتا ہے۔ اگر ایک ہی روز میں ساری تعمیر مکمل کرنے کی کوشش کرے تو بہتری کی اُمید نہیں ہوتی اور بہت جلد اس کے گرنے کا امکان ہوتا ہے۔ ایسے ہی ایک طالب علم اپنے اوپر حفظ کی ایک خاص مقدار لازم کرے اور اسے یاد کرنے کے بعد پھر وقفہ کرے، یہاں تک کہ وہ پختہ ہو جائے۔ جب طبیعت دوبارہ نشاط کے ساتھ پڑھنے کی طرف مائل ہو تو پھر حفظ کرنا شروع کر دے۔ اگر طبیعت پوری یکسوئی کے ساتھ مائل نہیں ہے تو اپنی ہمت کو اس کے لیے مت کھپائے۔ [1]

حفظ کی بہتری کے لیے ضروری ہے کہ پریشانی اور تکلیف کے اوقات میں حفظ نہ کیا جائے بلکہ ایسے اوقات میں کسی ایسے کام کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنے کی کوشش کی جائے جس سے پریشانی کے ختم ہونے کا امکان ہو، یعنی سکون و راحت کے حصول کی تگ و دو یا پسندیدہ چیزوں کی طرف متوجہ ہوا جائے۔ نیز کچھ نادر قصے اور ایسے خوبصورت اشعار سننے کا اہتمام کیا جائے جو حکمت سے بھرپور ہوں، تا کہ غم کا مداوا ہو۔

گیارہواں قاعدہ:

سست روی سے کیا گیا پختہ حفظ؛ عجلت سے بہتر ہے

آنکھ کے عدسے کا حفظ کے عمل میں ایک اہم کردار ہے، بالکل ایسے ہی جس طرح کسی کیمرے کے شیشے کا ہوتا ہے۔ کیمرہ مین جس طرح کیمرے کے شیشے کو انتہائی آہستگی سے

[1] الفقیہ والمتفقہ: 100/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناظر کی تصویر کشی کے لیے حرکت دیتا ہے اور مناظر کا بہت دِقت سے مشاہدہ کرتے ہوئے عکس بند کرتا ہے، جس کے نتیجے میں انتہائی نادر تصاویر سامنے آتی ہیں، اسی طرح وہ شخص جو قرآنِ کریم کے صفحات کو خوبصورتی سے اپنے حافظے میں نقش کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ پہلی مرتبہ آیت کو ٹھہر ٹھہر کر نظر کو مرکوز کر کے پڑھے اور پھر بار بار اسی رفتار سے اس کو دوہرائے، یہاں تک کہ اسے یاد ہو جائے۔ جس قدر وہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی عادت بنائے گا اسی قدر بہترین نتائج برآمد ہوں گے اور اگر نظر کو تیزی سے آیات پر سے گزارے گا اور اسی اسلوب میں اپنے طے شدہ سبق کو حفظ کرے گا تو امکان ہے کہ کہیں وہ ایک کلمہ چھوڑ دے اور کہیں پوری سطر ہی نظر سے اوجھل ہو جائے، نتیجتاً جلدی سے کیا ہوا حفظ ایک نامکمل اور کمزور حفظ ہوگا، جسے شاید دوبارہ حفظ کرنے کی ضرورت پڑے۔

حفظ قرآن کے حلقات میں ہم نے بکثرت دیکھا ہے کہ ایک بچہ ایک صفحے کو جلد یاد کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ شاید اس نے یاد کر لیا ہے اور وہ استاد کو بہت کم اغلاط کے ساتھ سنا بھی دیتا ہے، لیکن استاد کو چاہیے کہ ایسے بچے کو تنبیہ کرے کہ وہ جلد بازی میں حفظ کرنے سے باز رہے اور آئندہ تیزی سے سنائے گئے سبق کو قبول نہ کرے۔

یہ بات میرے تجربے میں آئی ہے کہ وہ آیات جو انسان مکمل توجہ اور آہستہ رفتار کے ساتھ حفظ کرتا ہے اور اسی انداز میں اسے دوہراتا ہے تو یہ حفظ تیز رفتاری سے کیے گئے حفظ سے انتہا درجے پختہ اور مضبوط ہوتا ہے، جس کا احساس خود طلبۂ علم کو بھی ہوتا ہے کہ ان کی بعض سورتیں دیگر کی نسبت زیادہ پختہ ہیں، وجہ یہ ہوتی ہے کہ انہوں نے ان سورتوں کو یاد کرنے میں زیادہ کوشش اور وقت صرف کیا ہوتا ہے اور بہترین رفتار کے ساتھ انہیں یاد کیا ہوتا ہے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو آدمی حفظ کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ پختگی کے ساتھ حفظ کرے، کثرت کی فکر میں نہ لگا رہے، بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کرے اور اس کے ساتھ اس کو سمجھنے کی کوشش بھی کرتا رہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾﴾ [الفرقان: 32]

"اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص پر سارا قرآن ایک ہی دفعہ میں نازل کیوں نہ کر دیا گیا؟ ایسا اس لیے کیا گیا ہے تاکہ ہم اس کو اچھی طرح تمہارے ذہن نشین کرتے رہیں اور اسے ہم نے خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے۔"

بارھواں قاعدہ:

متشابہات پر توجہ حفظ کی مشکلات ختم کرتا ہے

حفظ قرآن کے راستے میں آنے والی وہ مشکلات جن کا حفاظ کو بکثرت سامنا رہتا ہے وہ بعض آیات کا دوسری آیات کے ساتھ متشابہ ہونا بھی ہے، جیسے سورۃ اعراف میں ہے: ﴿فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ﴾ جبکہ سورۃ ھود میں ﴿فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ﴾ ہے۔ دوہرائی کے دوران آدمی جب ان مقامات پر پہنچتا ہے تو حیران ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ فہمِ معنی بھی متشابہات سے بچنے میں معاون نہیں رہتا۔ اگرچہ ان متشابہات کی کچھ حکمتیں بھی ہیں جنہیں مفسرین نے ذِکر کیا ہے۔

اس مشکل گھاٹی کو عبور کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک ماہر استاد ان مواقع پر طالبِ علم کی راہنمائی کرے اور دورانِ حفظ آیات کے ان فرق کو یاد کروائے۔ جب بھی طالب علم ان آیات پر پہنچے تو استاد اسے باخبر کرے کہ ایسی ہی ایک آیت تھوڑے سے فرق کے ساتھ فلاں مقام پر آتی ہے، مثلاً جب بچہ سورۃ البقرۃ کی آیت ﴿وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾ تلاوت کرے تو استاد یہ بتائے کہ یہ لفظ تین مقامات پر وارد ہوا ہے۔ اوّل اسی جگہ میں اور دو مرتبہ سورۃ آل عمران میں۔ ﴿وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ﴾ اور ﴿وَ يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ﴾ سورۃ البقرۃ والے میں الحق پر "الف لام" ہے اور آل عمران کے دو مقامات پر نہیں ہے۔ طالب علم اسے اپنی کاپی میں نوٹ کر لے اور استاد اسے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہے کہ تم جب بھی دوہرائی کرو تو ان مقامات کا خصوصاً خیال رکھو، نیز جب تم کسی دوسرے ساتھی کا سنو تو اس کی بھی اسی انداز میں راہنمائی کرو۔ اس طرح جب بھی طالب علم کسی ایسے مقام سے گزرے تو استاد دیگر مثالوں کے ساتھ اس کی راہنمائی کرے۔

یہاں سے ایک پختہ حفظ والے استاد کی اہمیت بھی فکر و نظر کے سامنے اُجاگر ہوتی ہے کیونکہ ایسا استاد ہی متشابہات پر راہنمائی پر قادر ہوتا ہے۔ اگر ایسا استاد میسر نہ ہو تو طالب علم متشابہات کی کتب سے راہنمائی لے، جو کہ عام دستیاب ہوتی ہیں۔

ان میں ایک قسم ایسی کتب کی ہے جن میں متشابہات کے تعین کے ساتھ اس کی لغوی و تفسیری توجیہ بھی کی جاتی ہے، جیسے کرمانی کی کتاب البرھان فی متشابہ القرآن اور شیخ الاسلام زکریا الانصاری کی کتاب فتح الرحمٰن، اسی طرح ابوالحسین المنادی کی متشابہ القرآن۔

دوسری قسم میں وہ کتب آتی ہیں جن میں صرف متشابہات کا تذکرہ ہے، وجوہ اور علل بیان نہیں کی گئیں۔ جیسے سبیل التثبیت والیقین لحفاظ آي الذکر الحکیم از: عبدالحمید صفی الدین۔ تنبیه الحفّاظ الی الآیات المتشابهات الألفاظ از: محمد بن عبدالعزیز المسند۔ ضبط المتشابهات فی القرآن الکریم از: محمد بن عبداللہ الصغیر ورعون الرحمٰن فی حفظ القرآن از: قلمونی۔

تیسری قسم منظوم کتب کی ہے، جن کو زبانی یاد کرنا طلبہ کے لیے قدرے آسان ہوتا ہے، جیسے نظم متشابه القرآن از: محمد تشیتی۔ منظومة الدمیاطی اور منظومة السخاوی۔ یہ آخری کتاب زبانی یاد کرنے کے لحاظ سے سب سے عمدہ اور آسان ہے۔

تیرھواں قاعدہ:

استاد کے ساتھ گہرے تعلق کی ضرورت

حفظ قرآن کے کام میں استاد سے گہرا ربط بنیادی رُکن ہے۔ اس لیے کہ قرآن کا اعتماد بلاواسطہ استاد سے پڑھنے اور سیکھنے پر ہے جس کے لیے ابتدا میں طالب علم کو استاد کی سخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اس کی درست راہنمائی کر سکے اور بچے کا ہاتھ پکڑ کر اسے حفظ قرآن کے مثالی راستے پر گامزن کر سکے۔ لہٰذا حفظ قرآن کے ابتدائی طالب علم کے لیے ان توجیہات کی بہت اہم ضرورت ہے جن سے اس کا یہ عمل مربوط انداز میں انجام پا سکے۔ مثال کے طور پر پہلے مرحلے میں طالب علم کے لیے استاد سے جس چیز میں استفادہ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ استاد ان مشکلات کو حل کرے جن کا طالب علم کو سامنا ہوتا ہے اور ان آیات کے بارے میں تنبیہ کرے جو ایک دوسری سے مشابہ ہیں۔ نیز طالب علم کو مسلسل تذکیر کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے اور اس عمل کو فقط رضائے الٰہی کے لیے انجام دے۔ استاد کی یہ تنبیہات کس قدر مؤثر ہیں یہ کسی صاحب عقل و دانش پر مخفی نہیں ہیں۔

قابسی کہتے ہیں:

وَقَدْ مَضَى أَمْرُ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهُمْ يُعَلِّمُونَ أَولادَهُمُ الْقُرآنَ وَيَأْتُونَهُمْ بِالْمُعَلِّمِينَ وَيَجْتَهِدُونَ فِي ذَالِكَ. ⭘

"مسلمانوں کی یہ روایت رہی ہے کہ وہ اپنی اولادوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے ہیں، انہیں باقاعدہ معلّمین کے پاس لاتے ہیں اور اس سلسلے میں تمام کوششیں بروئے کار لاتے ہیں۔"

استاد کی اہمیت یوں بھی زیادہ ہو جاتی ہے کہ وہ نوجوانوں اور ابتدائی طالب علموں کے افکار کو روشن کرے، ان کی ہمتوں کو بیدار کرے، فکر و نظر کو زندگی بخشے، قوتِ ادراک کو ترقی دے اور انہیں باطل کے مقابلے میں حق کے اسلحے سے لیس کرے، فضائل کی تعلیم دے تاکہ وہ رذائل کو ختم کر دیں، انہیں علم سکھائے تاکہ وہ جہالت کو شکست دیں، ان کے نفوس کو شوقِ حیات سے بھر دے اور مردہ شعور کو زندگی دے، ان کی کمزور قوتوں کو مضبوط کرے، ان کے بجھے چراغوں کو جلا دے، ان کے اندھیرے راستوں کو روشن کر دے، ان کی بنجر زمینوں کو

⭘ الرسالة المفصلة بأحوال المعلمين والمتعلمين، ص: 287.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرسبز وشاداب کر دے اور اُجڑے درختوں کو ثمر آور کر دے۔ ❶

بلاشبہ استاد کے رُو بہ رُو ایک مرتبہ بیٹھنے اور استاد کا اپنے شاگرد کے سبق کو سننے کا تربیتِ نفس پر بے پناہ اثر ہے اور مہذب زندگی گزارنے کی مشق ہے۔ لقمان حکیم اپنے بیٹے سے فرماتے ہیں: اے میرے بیٹے! تیری دانائی کہاں تک پہنچی ہے؟ اس نے کہا: جس چیز کا مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوتا میں اس کی ذِمہ داری نہیں اٹھاتا۔ تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! ایک چیز باقی ہے، علماء کی مجالس میں پوری تندہی اور ذوق سے بیٹھا کرو، اللہ تعالیٰ حکمت کے ذریعے مردہ دِلوں کو ایسے زندہ کرتا ہے جیسے موسلا دھار بارش بنجر زمین کو زندگی بخش دیتی ہے۔

استاد کو کیسے منتخب کیا جائے؟

انتخابِ استاد میں طالب علم کے لیے کچھ چیزوں کا رعایت رکھنا بہت اہم ہے:

1...... طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ استاد کو منتخب کرنے میں خوب غور وفکر سے کام لے اور کسی قسم کی عجلت کا شکار نہ ہو، اور ایسا استاد منتخب کرے جس میں معلم کی جملہ شروط موجود ہوں۔

زرنوجی بیان کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کو بہت غور وفکر کے بعد استاد منتخب کیا تھا۔ ❷

اسی طرح زرنوجی کہتے ہیں کہ ایک انتہائی دانش مند مرشد اپنے طلبہ سے کہا کرتے تھے کہ جب تم بخارا جاؤ تو ائمہ کے ساتھ ملاقات اور انتخابِ استاد میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو بلکہ دو ماہ تک انتظار کرو اور مکمل غور وفکر کے بعد استاد منتخب کرو، پھر جب تم نے کسی ایک استاد کو منتخب کر لیا اور پڑھنا بھی شروع کر دیا لیکن اس کا درس تمہیں اطمینان بخش نہ لگا، جس کی وجہ سے تم اسے ترک کر کے کسی دوسرے استاد کے پاس چلے گئے تو علم کی برکت اُٹھ

❶ روح التربية والتعليم، ص: 165.

❷ تعليم المتعلم وطرق التعلم، ص: 41.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گی۔ لہٰذا دو ماہ تک اچھی طرح غور وفکر کرنے کے بعد ہی انتخابِ استاد کے مرحلے کو طے کرنا چاہیے۔ ❶

2...... طالبِ علم کو چاہیے کہ ثقات اہلِ علم سے مشورے، علم تجوید وقراءات کے متخصص (سپیشلسٹ) اساتذہ کے ارشادات کی روشنی میں انتخابِ استاد کے مرحلے کو طے کرے۔

جیسا کہ قرآنِ کریم میں حکم ہے:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ [آل عمران: 159]

''اپنے معاملات میں ان سے مشورہ کرلیا کریں۔''

اسی لیے کہا جاتا ہے کہ:

مَنْ شَاوَرَ أَهْلَ النَّصِيْحَةِ ، سَلِمَ مِنَ الْفَضِيْحَةِ

''جس نے اہلِ نصیحت سے مشورہ کیا، وہ شرمساری سے بچ جاتا ہے۔''

3...... انتخابِ استاد میں اللہ سے استخارہ بھی کرنا چاہیے کیونکہ مشورہ کرنے والا رُسوائی سے اور استخارہ کرنے والا شرمندگی سے محفوظ رہتا ہے۔

ابن الجماعۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ خوب غور وفکر کرے اور اللہ سے استخارہ کرے کہ کس شخص سے علم حاصل کرنا چاہیے اور کس سے اخلاق وآداب سیکھنے چاہئیں۔ ❷

استاد میں پائی جانے والی خصوصیات؛ جن کی رعایت ضروری ہے

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ استاد کے انتخاب میں اپنی نظر وفکر کے سامنے کچھ لازمی شروط رکھے، خصوصاً جس سے حفظِ قرآن کرنا چاہتا ہے:

1...... صحیح عقیدہ: ضروری ہے کہ استاد عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ پر کاربند ہو، اسی لیے بعض سلف کا فرمان ہے کہ:

---

❶ تعليم المتعلم وطرق التعلم، ص: 43.

❷ تذكرة السامع والمتكلم، ص: 85.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا الْعِلْمُ دِينٌ ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ . ❶

”یہ علم دین ہے، لہٰذا یہ ضرور دیکھو کہ تم اپنا دین کن سے اخذ کر رہے ہو۔“

2...... علمی مہارت: حفظ قرآن کے لیے جس استاد کو منتخب کیا جائے اس کے بارے میں یہ اطمینان کر لینا ضروری ہے کہ اسے قرآن پر کامل مہارت حاصل ہو۔ مزید یہ کہ اس کی منزل بھی پختہ ہو، متقی ہو، خیر خواہ ہو اور خدا سے ڈرنے والا ہو۔

3...... استاد ایسا ہو کہ جو معلومات کو منتقل کرنے پر قادر ہو۔ ابن الجماعۃ رحمہ اللہ نے اجمالاً استاد کی ان تمام خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے جن سے اسے مزین ہونا چاہیے، لیکن اگر ممکن ہو تو استاد ایسا شخص ہو جس میں اہلیت مکمل ہو، شفیق ہو، صاحبِ مروّت ہو، اس کی پاک دامنی کی شہرت ہو اور گناہوں سے بچنے کے بارے میں معروف ہو۔ خصوصاً بچوں کو تعلیم دینے میں بہترین اور سمجھانے پر کامل قدرت رکھتا ہو۔

4...... قرآنِ کریم کا حافظ بھی ہو اور پختہ یاد بھی ہو، اہلِ علم کے ہاں اس کا علمی تعارف ہو، اس کی ثقاہت مسلّم ہو، سند متصل ہو، قرآن کے ساتھ گہرا تعلق ہو، ممکن ہو تو قراءاتِ عشرہ کا بھی فاضل ہو، البتہ اس میں عالی سند کے حامل استاد کو ترجیح دی جائے گی۔

اگر ان صفات کا حامل استاد نہ ملے تو پھر جو بھی بہتر ہو؛ اسے اختیار کر لیا جائے۔ لیکن اگر استاد میسر ہی نہ ہو تو پھر اپنے ایسے بھائی کے ساتھ تعلق پیدا کر لے جو حفظِ قرآن میں اس کا معاون بن سکے یا وہ خود حافظِ قرآن ہو، کیونکہ جب انسان حفظ کرتا ہے اور حفظ میں غلطی کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے اس بات کا قطعی احساس نہیں ہوتا کہ اس نے کس جگہ پر غلطی کی ہے، بعض دفعہ ایسی غلطی پر لمبا عرصہ گزر جاتا ہے، لہٰذا کسی حافظ کو سنا لینے کے بعد غلطی معلوم کر لینے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس بات سے حتی الامکان بچنا چاہیے کہ قرآنِ کریم کا کوئی لفظ غلط شکل میں اس کے ذہن میں محفوظ ہو جائے۔ اس تعلق کا مزید فائدہ یہ بھی ہے کہ دورانِ حفظ طالب علم کو یہ ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی ایسی شخصیت ہو جو اسے ثابت قدم رکھے

❶ تذكرة السامع والمتكلم، ص: 85.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس کے شوق کو مسلسل ابھارتی رہے، نیز طالب علم کے ہاتھ کو تھامے رکھے، یہاں تک کہ وہ حفظ قرآن کی ذِمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائے۔

اسی وجہ سے ہم نے سطورِ بالا میں بے حد تاکید کی ہے کہ استاد سے تعلق بہت مضبوط ہو اور صرف ایسے استاد پر اکتفا نہ کیا جائے جس کے پاس سند موجود ہو بلکہ قراءت میں مضبوط اور قرآن کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والے استاد کو منتخب کیا جائے۔

چودھواں قاعدہ:

دورانِ حفظ آیات کے رسم پر بھرپور توجہ

حفظ کے عمل میں نظر ایک بنیادی آلہ ہے جس پر اعتماد کیا جاتا ہے اور حفظ قرآن میں اس پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پہلے مرحلے میں طالب علم کو چاہیے کہ قرآنِ کریم کے صفحے کو اس طرح غور سے دیکھے کہ اس کی نگاہوں میں آیات کے نقش سما جائیں، کیونکہ مسلسل الفاظ کو دیکھنے سے وہ حافظے کی تختی پر نقش ہو جاتے ہیں اور ایک لمبے عرصے بعد اگر اس سے کسی آیت کے بارے میں سوال کیا جائے تو پورا صفحہ کھل کر آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے اور یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت قرآن کے دائیں صفحے پر ہے یا بائیں صفحے پر۔

احمد بن فرات رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم ہمیشہ اپنے شیوخ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنتے رہے ہیں کہ حفظ میں پختگی کا باعث صرف یہ ہے کہ اسے بکثرت دیکھا جائے۔ ❶

اسماعیل بن ابی اویس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی چیز کو زبانی یاد کرنے کا ارادہ کرو تو رات کو سو جاؤ اور سحری کے وقت اُٹھو، چراغ جلاؤ اور اس چیز پر نظریں گاڑ لو جسے تم یاد کرنا چاہتے ہو، اس کے بعد تم اسے کبھی بھولو گے نہیں۔ ❷

طالب علم کی تربیت میں اور مزید تحقیق کے میدان میں علمائے تزکیہ کے ان ارشادات

❶ الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص: 177.
❷ الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص: 177.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بہت قیمت ہے۔

پندرھواں قاعدہ:

حفظِ قرآن کے ساتھ عملِ صالح کا اہتمام

اطاعتِ الٰہی سے دِل و دماغ روشن ہوتے ہیں، نزولِ سکینت کا باعث بنتی ہے، لوحِ ذہن کو چمکا دیتی ہے اور حفظِ قرآن کی استطاعت میں بے پناہ اضافہ کرتی ہے۔ جبکہ معاصی سے پراگندہ ہونے والا سیاہ دِل اللہ کی ناراضی کا باعث ہوتا ہے اور اس سے حفظ اور علم کی نعمت سلب کر لی جاتی ہے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

إِنِّي لَأَحْسِبُ الرَّجُلَ يَنْسِى الْعِلْمَ كَانَ يَعْلَمُهُ بِالْخَطِيئَةِ يَعْمَلُهَا. ❶

''میں سمجھتا ہوں کہ ایسا آدمی جو علم کو جاننے کے باوجود بھول جاتا ہے، وہ صرف گناہ کی پاداش سے ہوتا ہے جو اس کے عمل کا حصہ بن جاتے ہیں۔''

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا گناہ کی وجہ سے آدمی کا علم سلب کر لیا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَٰسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ﴾ [المائدة: 13]

''پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت برسا دی اور ان کے دِل سخت کر دیے، وہ کلام کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور انہیں جو کچھ نصیحت کی گئی تھی اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے۔'' ❷

❶ جزء فيه أخبار لحفظ القرآن، ص: 226.

❷ جزء فيه أخبار لحفظ القرآن، ص: 227.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ یہ تو کتاب اللہ ہے اور تمام علوم سے بڑا علم ہے، سو اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کو حفظ کرتے ہوئے عملی کوتاہی نہ برتی جائے، تاکہ یہ طالبِ علم کے خلاف دلیل نہ بن جائے۔ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا حافظے کو درست اور پختہ کرنے والی کوئی چیز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

اِنْ کَانَ شَیءٌ فَتَرْكُ الْمَعَاصِی۔ ❶

"اگر کوئی چیز ہے تو وہ گناہوں کو چھوڑنا ہے۔"

علی بن خشرم نے امام وکیع رحمہ اللہ سے کہا: میں ایک کند ذہن آدمی ہوں، مجھے کچھ بھی یاد نہیں ہوتا، میرے لیے کوئی دوا تجویز فرمائیے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے بیٹے! اللہ کی قسم! حفظ کے لیے آج تک جو میری سب سے مجرب دوا ہے وہ گناہوں سے پرہیز ہے۔ ❷

یہاں یہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے اس سوال کو ذکر کیا جائے جو انہوں نے امام وکیع رحمہ اللہ سے کیا تھا کہ:

شَکَوتُ اِلٰی وَکِیعٍ سُوءَ حِفْظِی
فَأَرْشَدَنِی اِلٰی تَرْكِ الْمَعَاصِی
وَقَالَ اعْلَمْ بِأَنَّ الْعِلْمَ نُورٌ
وَنُورُ اللّٰهِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِی

"میں نے (اپنے استاذ) وکیع رحمہ اللہ سے اپنا حافظہ کمزور ہونے کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے گناہ چھوڑ دینے کی ہدایت کی اور فرمایا: جان لو! علم نور ہے اور اللہ کا نور کسی گناہ گار کو نہیں دیا جاتا۔"

لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اس شخص کے لیے کس قدر ضروری ہے جو حفظِ قرآن کا شوق رکھتا ہو۔ ویسے بھی علم بلا عمل کے متعلق

❶ جزء فيه أخبار لحفظ القرآن، ص: 228.
❷ جزء فيه أخبار لحفظ القرآن، ص: 228.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ کریم میں شدید وعید وارد ہوئی ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾ [الصف: 2، 3]

''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ تم جو کرتے نہیں اس کا (لوگوں کو) کہنا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا جرم ہے۔''

گزشتہ صفحات میں وہ حدیثِ مبارکہ گزر چکی ہے جس میں بیان ہے کہ روزِ قیامت تین آدمیوں؛ مجاہد، سخی اور عالم کو صرف نیت خالص نہ ہونے کی وجہ سے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اللہ تعالیٰ جب عالم سے سوال کرے گا کہ میں نے تجھے قرآن کے علم جیسی عظیم دولت سے نوازا تھا، تو نے کیا کیا؟ تو وہ جواب دے گا کہ میں نے تیرے قرآن کا علم سیکھا، پھر اس کی تبلیغ وترویج کی اور اسے دوسرے لوگوں کو بھی سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے، تیری نیت صرف یہ تھی کہ لوگ تیرے علم کی تعریف کریں اور تجھے بہت بڑا عالم سمجھیں۔ لہٰذا اب میرے پاس تمہارے لیے کوئی جزا نہیں ہے، کیونکہ تمہاری نیت میں میری رضا کا حصول شامل ہی نہیں تھا۔ پھر اسے حکم خداوندی پر جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ ❶

اسلام علم اور عمل کے ربط کا نام ہے۔ جن آیات کو انسان حفظ کر رہا ہوتا ہے ان پر عمل کرنے سے وہ آیات ذہن میں ثبت ہو جاتی ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جس شخص کی روزمرہ زندگی میں قرآن موجود نہ ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے حفظ کے دروازے کھول دے؟

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ، فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ. ❷

''علم، عمل کے ساتھ ہی منادی لگاتا ہے، اگر تو کوئی اسے قبول کر لے تو ٹھہر جاتا ہے، ورنہ رختِ سفر باندھ لیتا ہے۔''

---

❶ صحیح مسلم: 1905.
❷ احیاء العلوم: 1/ 65.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَو قَرأْتَ الْعِلْمَ مِائَةَ سَنَةٍ وَجَمَعْتَ أَلْفَ كِتَابٍ، لَا تَكُونُ مُسْتَعِدًّا لِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالىٰ إِلَّا بِالْعَمَلِ . ❶

''اگر تو ایک سو سال تک علم حاصل کرے اور ایک ہزار کتابیں جمع کر لے، تو بغیر عمل کے اللہ کی رحمت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝﴾ [النجم: 39]

''انسان کو وہی ملتا ہے جس کے حصول کی وہ کوشش کرتا ہے۔''

امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حدیث کو حفظ کرنے کے لیے اس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے تھے اور ہمارا یہ معمول تھا کہ بکثرت روزے رکھ کر حدیث حفظ کیا کرتے تھے۔ ❷

انتہائی اہم قاعدہ ہے کہ حفظ سے پہلے حفظ کی تیاری کرنی چاہیے اور یہ اعضائے جسمانی کو گناہوں سے پاک کرنے اور اعمالِ صالحہ سے مزین کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ پیارے بھائی! وہ آنکھ کہ جس کے ساتھ قرآنِ کریم حفظ کرنا ہے؛ اس کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھے، وہ کان جس کے ذریعے تو نے قرآن سن کر حفظ کرنا ہے؛ اس کے بھی لائق نہیں ہے کہ اس سے لہو و لعب اور بے ہودگی کی باتیں سنی جائیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور وہ دِل کہ جس کے بارے میں تو اُمید رکھتا ہے کہ وہاں کتاب اللہ محفوظ ہو، ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی گندگی سے پاک ہو اور شیشے کی طرح صاف ہو، گناہوں کے داغ دھبوں سے مبرا ہو۔

❶ أيها الولد للغزالي، ص: 99.
❷ جزء فيه أخبار لحفظ القرآن، ص: 229.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سولھواں قاعدہ:

منزل کی مربوط دوہرائی پختگی کا ذریعہ

منزل کی پختگی کے لیے دوہرائی کرنے کی اہمیت حفظ سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔

لہٰذا ہم نے جس طرح حفظِ قرآن کو اہتمام سے بیان کیا ہے ایسے ہی قرآن کی دوہرائی کو بھی خصوصی اہمیت دینی چاہیے۔ بلکہ دوہرائی کا مرحلہ حفظ سے بھی زیادہ اہم ہے کیونکہ حفظ طبیعت پر آسان ہوتا ہے جس کا انسان کو شوق بھی ہوتا ہے اور نسبتاً طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے جبکہ دوہرائی ایک مشکل اور صبر آزما کام ہے، جس میں مستقل مزاجی، شدید محنت اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے، خاص طور پر حفظ کے فوراً بعد جب پہلی دوہرائی کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے ہم نے اس کے لیے خاص فصل متعین کی ہے اور اس کے مفید طریقہ کار پر بحث کی ہے۔

یہاں صرف یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ دوہرائی پر گفتگو حفظ کی بحث کو مکمل کرنے والے قواعد میں سے ہے۔ اس لیے کہ جب تک دوہرائی نہ کی جائے اس وقت حفظ شدہ قرآنِ کریم سے استفادہ ممکن نہیں ہے، کیونکہ اگر انسان دوہرائی چھوڑ دے تو کچھ عرصہ بعد قرآنِ کریم کو نئے سرے سے یاد کرنے کی زحمت اٹھانا پڑے گی، جو کہ بے حد مشکل ہے۔

اسی سلسلے میں امام جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قلوب کی مثال مٹی کی سی ہے، علم اس کے پودے ہیں اور مذاکرہ (دوہرانا) اس کا پانی ہے، جب کسی بھی کھیت سے پانی بند کر دیا جائے تو پودے خشک ہو جاتے ہیں۔ [1]

اور ایک شاعر کا قول ہے:

فَأَدِمْ لِلْعِلْمِ مُذَاكَرَةً ...... فَدَوَامُ الْعِلْمِ مُذَاكَرَتُهُ

"علم کی دوہرائی پر ہمیشگی اختیار کرو، کیونکہ علم کی بقا دوہرائی پر ہی منحصر ہے۔"

---

[1] الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع: 2/ 334.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سترھواں قاعدہ:

سمجھ کر پڑھنا حفظ کے لیے معاون

اہم ترین قواعد میں سے ہے کہ انسان قرآنِ کریم کو بقدرِ استطاعت سمجھ کر حفظ کرے۔ لیکن کیا یہ ایک عام قاعدہ ہے؟ یہ بات سامنے کی ہے کہ چھوٹا بچہ اور غیر عربی شخص قرآنِ کریم کو سمجھے بغیر ہی حفظ کرتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض حضرات پورے قرآن کے پختہ حافظ ہوتے ہیں لیکن وہ عربی کا ایک کلمہ بھی بولنے کی قدرت نہیں رکھتے اور نہ ہی ایک لفظ کے معنی تک کو جانتے ہیں۔ اس لیے سمجھ کر پڑھنے کا قاعدہ عمومی نہیں ہے بلکہ یہاں طالب علم کی کیفیت کو دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا۔ عام سے ہماری مراد یہ ہے کہ قرآن کے جس حصے کو حفظ کرے اس کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے ایک زندہ واقعے کے طور پر ذہن میں بٹھائے۔ اس لیے جب کسی مشکل کلمے سے گزر ہو تو تفاسیر کی طرف رجوع کر کے اسے سمجھنے کی کوشش کرے۔ اس سے ذہن میں حفظ راسخ ہوگا اور آیات کو دوہرانے میں مددگار ہوگا۔ البتہ چھوٹے بچے کو ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ جسے یاد کرے اسے جانتا بھی ہو اور نہ ہی اس کی عقل اس قابل ہوتی ہے کہ معانی کو بکثرت جان سکے۔ بسا اوقات تو باوجود لمبی چوڑی شرح کے بھی حقیقی معنی تک پہنچنا اس کے لیے مشکل ہو جاتا ہے، اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے ذہن میں غلط معنی راسخ ہو جاتا ہے جسے زائل کرنا ممکن نہیں رہتا۔ لیکن یہاں ایک استثنائی شکل یہ بھی ہے کہ جب کسی بچے پر ایک آیت کا حفظ مشکل ہو جائے تو امکان موجود ہے کہ آپ اس آیت کی مختصر تشریح کر دیں اور اس کے لیے وہ قصہ بیان کر دیں جو اس آیت سے متعلقہ ہے، تو اس کے لیے وہ آیت حفظ کرنا آسان ہو جائے گی۔

اٹھارواں قاعدہ:

حفظِ قرآن کے لیے سچی رغبت اور مضبوط محرک

علمائے تربیت کے ہاں محرک سے مراد وہ قوت ہے جو اسے ایک ہدف کی طرف مسلسل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متحرک اور متوجہ رکھتی ہے۔❶

اس کی ایک اور بھی دقیق تعریف یوں کی گئی ہے: انسان کی داخلی جسمانی یا نفسانی کیفیت جو خاص حالات میں کام کرنے پر ابھارتی ہے اور ایک متعین مقصد کی طرف پہنچانے میں مددگار ہوتی ہے۔❷

اگر ہم یہ سوال کریں کہ مسلمان کے لیے حفظِ قرآن کے کیا محرکات ہیں؟ تو درج ذیل نکات میں ان کا خلاصہ ممکن ہے:

1:...... اجر و ثواب کی چاہت اور جنت میں درجات کی بلندی۔

2:...... اللہ تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے کے لیے مسابقت۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے:

﴿وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝٢٦﴾ [المطففين: 26]

"سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے۔"

3:...... حافظ کے لیے اس بات کی معرفت بھی بے انتہا لازم ہے کہ جسے وہ حفظ کر رہا ہے وہ کس قدر قیمتی چیز ہے اور اس کے ذہن میں یہ شعور بھی پختہ ہونا چاہیے کہ وہ درجہ بہ درجہ ارتقائی منازل طے کر رہا ہے۔

4:...... طالب علم کا اپنے ذاتی شوق اور ارادے سے حفظ کرنا اور حفظ کی تکمیل کے لیے ایک ہدف مقرر کرنا۔ اس میں شک نہیں ہے کہ مسلمان کا پہلا ہدف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اور اس تک پہنچانے کا سب سے بڑا ذریعہ قرآنِ کریم ہے۔ یہ بات کسی مسلمان پر مخفی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حافظِ قرآن کے لیے کیا انعامات تیار کر رکھے ہیں اور آخرت میں اس کے لیے کس قدر بلند درجات ہیں۔ نوجوانوں اور بوڑھوں کے لیے حفظِ قرآن کے لیے یہی محرک کافی ہے۔

---

❶ الجامعة والتدريس الجامعي، ص: 56.

❷ مدخل الى التربية، ص: 78.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ محرکات طالب علم کو اللہ تعالیٰ کا اہلِ قرآن کے لیے فضل وکرم اور بے پناہ اجر یاد دلاتے رہتے ہیں، جس سے انسان کے اندر ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو اسے اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ وہ بہت جلد اس مشکل گھاٹی کو طے کر لے اور ان فضائل کا حقدار ٹھہرے۔

حفظِ قرآن کا سچا شوق ایک طالب علم کے لیے سخت ترین گھاٹیاں بھی آسان کر دیتا ہے۔ میں اساتذہ کو سختی سے یہ تاکید کرتا ہوں کہ وہ پوری ذِمہ داری سے تربیت کے فرض سے عہدہ برآ ہوں اور ان محرکات کو چھوٹی عمر میں ہی طالب علم کے ذہن میں پختہ کر دیں، تاکہ بعد میں وہ ذاتی شوق کی بنا پر ہی اس راستے پر گامزن رہیں۔

مثال کے طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر سپاہیوں کو دیگر زبانیں سکھائی جائیں تو وہ بہت جلد سیکھ لیتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے سامنے ایک بہت واضح ہدف دیکھ رہے ہوتے ہیں جسے انہوں نے بہت کم وقت میں حاصل کرنا ہوتا ہے اور یہ ایسا محرک ہوتا ہے کہ جو ان کے لیے ہر چیز کو آسان کر دیتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس مدارس اور جامعات میں طالب علم اسی زبان کو سیکھنے میں لمبا عرصہ صرف کر دیتے ہیں کیونکہ ان کے اندر وہ محرک کام نہیں کر رہا ہوتا جو ایک سپاہی کے اندر ہوتا ہے، بلکہ طالب علم کی تو بسا اوقات یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اس زبان کی تدریس کو مشکل اور ناممکن سمجھتے ہوئے چھوڑنے کی بھی خواہش کرتا ہے۔

اس کو ایک مثال سے یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ امتحانات کے دوران طالب علم ایک رات میں جو کچھ یاد کر لیتا ہے وہ سال بھر میں یاد نہیں کر پاتا، اس کے پیچھے بھی اس وقت ایک محرک کام کر رہا ہوتا ہے کہ وہ ایک رات اس کی کامیابی یا ناکامی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔

اُنیسواں قاعدہ:

دُعا اور ذکرِ الٰہی سے اللہ کی بارگاہ میں التجا

میں نے گزشتہ صفحات میں جتنے بھی قواعد ذِکر کیے ہیں وہ حسی اور مادی ہیں لیکن میں آخر میں ایک قاعدہ معنوی اور روحانی بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حفظِ قرآن جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس عظیم اور مقدس عمل کے لیے بارگاہِ خداوندی میں دعا اور ذکر الٰہی کے ذریعے مدد بھی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ ربِ کریم کے حضور میں التجا کرنے سے ہر مشکل کام آسان ہو جاتا ہے۔ اس کام کو آسان بنانے کے لیے یہ سب سے بہترین دوا ہے۔ مجھے ایک طالب علم نے بتلایا کہ میں نے شاطبیہ (علمِ قراءت کی کتاب) حفظ کرنا شروع کی تو مجھے بہت دُشواری ہونے لگی اور ایک بھی باب حفظ نہیں کر پا رہا تھا۔ ایک رات میں نے رب تعالیٰ کے سامنے روتے ہوئے التجا کی کہ مولا کریم! اس سلسلے میں میری مدد فرمایئے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرا ذہن یوں کھل گیا کہ پوری کتاب بہ آسانی حفظ کر لی۔

بہت سے حفاظ کو یہ مسئلہ بھی درپیش ہو جاتا ہے کہ دورانِ حفظ بعض وجوہات کی بنا پر بے دِلی کا شکار ہو جاتے ہیں اور عملِ حفظ سے بے اعتنائی برتنے لگتے ہیں۔ حفظِ قرآن اور منزل کی دوہرائی کے تمام ترطریقوں کا علم ہونے کے باوجود قرآن یاد کرنے کو ان کا جی نہیں چاہ رہا ہوتا۔ ایسی حالت کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ اللہ کی طرف رجوع کیا جائے، اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگی جائے اور اس کے سامنے انکساری اور مسکنت کا اظہار کیا جائے۔ اگر اس عمل کے لیے تہجد کے وقت کا انتخاب کیا جائے تو نہایت مفید ہوگا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ سچے طالب کو نامراد نہیں لوٹاتا۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی التجا کو قبول نہ فرمائے؟ جبکہ وہ خود ہی فرماتا ہے:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾

[البقرة: 186]

”(اے پیغمبر!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں (تو انہیں بتلایئے کہ) یقیناً میں تو قریب ہوں (اور) دعا کرنے والا جب بھی مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہوں۔“

اس سلسلے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کرنا بھی نہایت مفید ہوگا۔ اس حدیث کی صحت کے متعلق اگرچہ محدثین نے کلام کی ہے لیکن امام ترمذی رحمہ اللہ اور امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاکم رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا ہے اور اسے بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ قرآن میرے سینے سے نکلتا جا رہا ہے اور میں اس پر قابو نہیں کر پا رہا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم کو نفع عطا فرمائے اور جس کو تو یہ کلمات سکھائے گا اس کو بھی ان کی وجہ سے نفع دے گا، اور جو کچھ تیرے علم میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی ثابت وقائم رکھے گا؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، سکھلا دیجیے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعے کی رات آئے تو رات کے آخری تہائی حصے میں اُٹھ جانا، کیونکہ یہ ایسا وقت ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت دعا کو قبولیت سے نوازا جاتا ہے، اور اس بارے میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا قول بھی ہے جو انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا کہ جب جمعے کی رات آئے گی تو میں تمہارے لیے اپنے رب سے مغفرت کی دعا کروں گا۔لیکن اگر تم (اس وقت) اٹھنے کی طاقت نہ رکھو تو رات کے درمیانی حصے میں اُٹھ جانا، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو رات کے اوّل حصے میں ہی (رب کے حضور) کھڑے ہو جانا اور چار رکعات نماز پڑھنا۔ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ یٰس پڑھنا، دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ السجدہ پڑھنا، تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الدخان پڑھنا اور چوتھی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور تبارك المفصل پڑھنا، پھر جب تم تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنا، مجھ پر اور تمام انبیاء پر اچھی طرح درود پڑھنا، اپنے ان بھائیوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنا جو تم پر ایمان میں سبقت لے گئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بھی بخشش کی دعا کرنے کے بعد آخر میں یہ کلمات پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي، وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي، وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِّی، اَللّٰھُمَّ بَدِیعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِی لَا تُرَامُ، أَسْأَلُكَ یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ، وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِی حِفْظَ کِتَابِكَ کَمَا عَلَّمْتَنِی، وَارْزُقْنِی أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِی یُرْضِیكَ عَنِّی، اَللّٰھُمَّ بَدِیعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِی لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ، أَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِكَ بَصَرِی، وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِی، وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِی، وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِی، وَأَنْ تَشْغَلَ بِهِ بَدَنِی، فَإِنَّهُ لَا یُعِینُنِی عَلَى الْحَقِّ غَیْرُكَ، وَلَا یُؤْتِیهِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ.

"اے اللہ! جب تک تو مجھ کو باقی (یعنی زندہ) رکھے تب تک مجھ سے گناہ ترک کرا کے مجھ پر رحم فرما، مجھ پر یہ بھی رحم فرما کہ میں ان امور میں بہ تکلف نہ پڑتا پھروں جن کا مجھ سے کوئی مطلب ہی نہیں ہے اور مجھ کو ان معاملات میں حُسنِ نظر عطا فرما جو تجھ کو مجھ سے راضی کر دیں، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو نئے سرے سے پیدا کرنے والے! اے بزرگی اور اکرام والے! اے کبھی نہ ختم ہونے والی عزت والے! اے اللہ! اے رحمان! میں تجھ سے تیری بزرگی اور تیرے چہرے کے نور کے صدقے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی کتاب کے ذریعے میری بصارت کو منور کر دے اور اسی کے ذریعے میری زبان کو بولنے کی توفیق بخش دے، اسی کی برکت سے میرے دل پر پڑے پردے ہٹا دے، اسی کے باعث میرا سینہ کھول دے، اسی کے ساتھ میرے بدن کو مشغول رکھ، کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی میری حق پر مدد نہیں کر سکتا اور نہ ہی یہ تیرے سوا کوئی عطا کر سکتا ہے، گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توفیق سے ممکن ہے، جو بڑی بلندی وعظمت والا ہے۔''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن! تم یہ عمل تین، پانچ یا سات ہفتے تک کرو، اللہ کی توفیق سے تمہاری دُعا کو قبولیت سے نوازا جائے گا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابھی پانچ یا سات دن ہی گزرے تھے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اسی جیسی ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس عمل سے پہلے میں چار آیات بھی سیکھتا تھا تو انہیں پڑھتے ہوئے وہ مجھ سے پھسلنے لگتیں (یعنی مجھے بھولنے لگتیں) لیکن آج یہ صورتِ حال ہے کہ میں نے چالیس آیات سیکھی ہیں، پھر میں نے انہیں پڑھا تو وہ اس طرح ثابت ہوئیں کہ جیسے کتاب اللہ کو میری آنکھوں پر رکھ دیا گیا ہو، اور پہلے جب میں حدیث سن کر اسے پڑھنا چاہتا تو وہ بھول جاتی جبکہ آج یہ صورتِ حال ہے کہ میں بہت سی احادیث سنتا ہوں اور پھر جب انہیں بیان کرنے لگتا ہوں تو ان کا ایک بھی حرف نہیں بھولتا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! تو مومن ہے۔ ○

بہت سے احباب نے یہ عمل کیا اور حیران کن فوائد حاصل ہوئے، اللہ تعالیٰ نے انہیں مضبوط حافظے کے ساتھ ساتھ وفورِ علم سے بھی نواز دیا۔

چنانچہ حفظِ قرآن کے طالب علموں سے میری یہی التماس ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط رکھیے، جب کبھی آپ کو محسوس ہو کہ پڑھنے میں دُشواری ہو رہی ہے یا حافظہ کمزور ہو گیا ہے تو اس عمل کو اپنائیے اور پھر سے ذہنی وروحانی قوت حاصل کر لیجیے۔

یہ بات بھی خاص طور پر طلبہ کے ذہن نشین رہنی چاہیے کہ قرآن کو صرف حفظ کرنے پر ہی اکتفا نہیں کرنا بلکہ حفظ کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی برابر جاری رہنا چاہیے۔ کیونکہ اساسی اور مطلوب چیز تو عمل بالقرآن ہی ہے جو بہت ہی کم لوگوں کے نصیب میں ہوتا ہے۔ صحابہ

○ سنن الترمذي: 10/ 18 مع تحفة الأحوذي ۔ المستدرك للحاكم: 1/ 316۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: 3374۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرام رضی اللہ عنہم کا یہی معمول ہوتا تھا کہ قرآن کا جتنا حصہ سیکھتے ساتھ ساتھ اس پر عمل پیرا بھی ہوتے اور تب تک آگے سبق نہ بڑھاتے جب تک گزشتہ سبق پر کامل طور پر عمل نہ کر لیتے۔

قرآن حفظ کرنے کی کیفیت، حفظ کے طریقے اور وہ اسالیب کہ جن کے ذریعے انسان کے لیے حفظ کرنا ممکن ہو جاتا ہے؛ خواہ وہ عمر کے کسی بھی حصے میں ہو اور خواہ کسی بھی پیشے سے منسلک ہو، یہ سب کچھ ہم اگلی فصل میں تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے اور وہی بحث اس کتاب کا اصل محور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثالث

حفظِ قرآن کے عملی طریقے

اور

معاون وسائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثالث:

حفظِ قرآن کے عملی طریقے اور معاون وسائل

اس فصل میں ان مشہور طریقوں کا ذکر ہوگا جو حفظِ قرآن کے لیے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ہر طریقے کو میں علیحدہ علیحدہ بیان کروں گا، اگرچہ بعض طریقوں کی آپس میں کچھ مشابہت بھی پائی جاتی ہے۔ یہ اس لیے ہے تاکہ ہر عمر کے آدمی کے لیے قرآن حفظ کرنے میں آسانی پیدا ہو جائے، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو مختلف پیشوں کے ساتھ منسلک ہیں۔

ایک طریقہ اگر ایک پیشے سے منسلک شخص کے لیے مفید ہوگا تو دوسرا طریقہ کوئی دوسرے کام کاج والا اپنے لیے آسان سمجھے گا۔ دفتر میں کام کرنے والا آدمی جب یہ کتاب پڑھے گا تو وہ محسوس کرے گا کہ فلاں طریقہ اس کے لیے قرآن حفظ کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے اور اس کی وجہ سے اسے اپنے کام میں بھی دِقت کا سامنا نہیں ہوگا۔

اسی طرح کوئی نوجوان؛ جو ابھی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ رہا ہے، جب وہ ان طریقوں کا مطالعہ کرے گا تو اسے قرآن حفظ کرنا نہایت آسان محسوس ہوگا اور کسی نہ کسی طریقے کو اپنے لیے آسان اور فائدہ مند محسوس کرے گا۔

اگر کوئی تاجر یہ کتاب پڑھے گا تو ان طریقوں کے مطالعے کے بعد اسے بھی حفظِ قرآن کا ایک واضح اور روشن راستہ نظر آئے گا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو جوانی کی عمر کو گزار چکے ہیں، وہ بھی ان طریقوں سے استفادہ کرتے ہوئے حفظِ قرآن کی دولت حاصل کر سکتے ہیں۔

غرضیکہ کوئی بھی آدمی ان سے بہترین فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اگر کسی کو حفظ کرنے کا شوق ہے لیکن مصروفیات کی وجہ سے کر نہیں پا رہا، اس کے لیے تو یہ کتاب ایک مبارک تحفہ ہے، لیکن اگر کوئی بہ غرضِ مطالعہ ہی ان آسان اور سادہ سے طریقوں کو پڑھ لے گا تو مجھے یقین ہے کہ اس کے دِل میں بھی حفظ کا ذوق وشوق بیدار ہو جائے گا۔ البتہ شرط یہ ہے کہ وہ مذکورہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام قواعد اور شروط کا خصوصاً خیال رکھے اور ان پر ویسے ہی عمل کرے جس طرح ہم نے ذکر کیے ہیں۔

طریقہ 1 حفظِ قرآن کا مجرب طریقہ

میری نظر میں قرآن کریم حفظ کرنے کا بہترین طریقہ وہ ہے جو میرے ذاتی تجربے سے گزرا ہے۔ اس طریقے کی صورت یہ ہے کہ جو شخص قرآن حفظ کرنا چاہتا ہے:

(۱)...... وہ قرآنِ مجید کا ایک نیا نسخہ لے جس کو بعد میں تبدیل نہ کرے، تاکہ اس کے لیے صفحات اور سطور کو یاد رکھنے میں آسانی ہو۔ بہتر تو یہ ہے کہ حفاظ ایسے مصحف کا انتخاب کریں جس کے صفحے کی ابتدا آیت کی ابتدا سے ہو اور اختتام بھی آیت کے اختتام پر ہو (جیسا کہ سعودیہ میں حفظ کے لیے پندرہ سطروں والا قرآن ہوتا ہے) کیونکہ اس مصحف سے ایک بہترین تقسیم بھی ہو جاتی ہے، وہ یہ کہ قرآن کے تیس سپاروں میں سے ہر سپارہ 20 صفحات پر مشتمل ہو گا اور ہر صفحے پر 15 سطریں ہوں گی۔ ایسا نسخہ مدینہ منورہ میں ملک فہد اکیڈمی نے شائع کیا ہے۔ میری نصیحت یہ بھی ہے کہ اسی نسخے کو لیا جائے، کیونکہ یہ باقی موجودہ طبعوں سے قدرے بہتر ہے۔ (پاکستان میں البتہ حفظِ قرآن کے لیے عمومی طور پر سولہ سطری قرآن استعمال کیا جاتا ہے، جس کے 18 صفحات ہوتے ہیں۔

(۲)...... حفظ کے لیے بیٹھنے کی ایک جگہ مخصوص کر لی جائے۔ اس میں چند چیزیں شامل ہیں:

[الف] نفس کو تیار کرنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے ثواب کی نیت کرکے اور حفظ میں رغبت کے ساتھ بیٹھے۔

[ب] اچھی طرح وضو کرے اور کامل طہارت کا اہتمام کرے، یعنی لباس و جسم بھی پاک ہونے چاہئیں۔ اگرچہ اس میں کچھ علماء نے رخصت دی ہے لیکن کلام اللہ کی تعظیم اور ادب اسی میں ہے کہ کامل طہارت کا اہتمام کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[ج] بیٹھنے کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کرے جو ہوادار ہو، صاف ستھری ہو، جہاں توجہ تقسیم نہ ہو اور روحانیت کا ماحول ہو۔ اس کے لیے مسجد سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں ہے۔

[د] اور ایسی جگہ سے بچا جائے جہاں زیادہ مناظر دیکھنے کو ملیں، مختلف قسم کی نقش کاری موجود ہو اور ایسے عوامل نظروں کے سامنے ہوں جو توجہ کو منتشر کرنے کا باعث بن سکتے ہوں۔

[ھ] بڑی سکینت، وقار اور خشوع خضوع کے ساتھ قبلے کی جانب رُخ کر کے بیٹھے۔

(۳)...... ایسے عمل سے ابتدا کرے جو اس میں جوش و خروش پیدا کر دے، یعنی اسے ذہنی و عملی طور پر تیار کر دے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے قرآن کے صفحات کی صرف قراءت کرے، یعنی حفظ کرنے سے ہی ابتدا نہ کر دے۔ قراءت جیسے چاہے کرے، خواہ مصحف پر دیکھ کے کرے یا زبانی کرے، البتہ خوبصورت آواز میں پڑھنے کی کوشش کرے۔ اس سے اس کے اندر ایک خاص جوش اور رغبت پیدا ہو جائے گی۔

(۴)...... ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھے کہ اس کی آواز کی خوبصورتی اسے مدہوش نہ کر دے کہ وہ ترنم کی وادی میں کھو جائے اور اس کی لذت اس پر ایسی سوار ہو کہ وہ خود پسندی کا ہی شکار ہو جائے اور اپنا عظیم مقصد بھول جائے۔ اس سے صرف وقت کا ضیاع ہو گا، اور کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ لہٰذا صرف اپنے نفس اور دِل کو تیار کرنے کے لیے کوئی چھوٹی سورت یا رکوع خوبصورت آواز میں تلاوت کرنا ہی کافی ہے۔

(۵)...... یہ عمل شروع کرنے کے دس پندرہ منٹ بعد انسان اپنے اندر حفظ کرنے کی شدید رغبت محسوس کرنے لگتا ہے اور پھر خوب ذوق و شوق اور دِل جمعی سے حفظ کرتا ہے۔

(۶)...... اس کے بعد آپ اپنی نظریں قرآن کے صفحے پر گاڑ لیں اور اسے پوری توجہ سے دیکھتے ہوئے پڑھنا شروع کر دیں۔ آپ یہ سمجھیں کہ آپ کی آنکھ عدسہ (یعنی نگاہ کو تیز کرنے والے شیشے) کے طور پر کام کر رہی ہے اور اگر آپ نے اس عدسے کو ہلا دیا تو دِلچسپی کے ساتھ دیکھا جانے والا سارا منظر خراب ہو جائے گا، لہٰذا اِدھر اُدھر بالکل توجہ نہ دیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکمل دھیان اسی صفحے پر مرکوز کر دیں۔

(۷)...... آنکھوں کو اچھی طرح کھول کر رکھیں، ذہن کو ہر قسم کی مشغولیت سے پاک رکھیں اور صفحے کے شروع کی پہلی آیت کو دیکھتے ہوئے تجوید کے ساتھ پڑھیں۔ آپ کا پڑھنے کا انداز بالکل صحیح ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر آپ یہ آیت پڑھتے ہیں:

﴿سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُل لِّلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴾

[البقرة: 142]

اس آیت کو آپ تین مرتبہ پڑھیں، یا تین سے زیادہ مرتبہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ تاکہ یہ آپ کو خوب اچھی طرح سمجھ آ جائے۔ پھر آپ اپنی آنکھیں بند کر لیں، اپنے ذہن میں کلمات کی جگہ کی تصویر بنائیں اور پھر دوبارہ پڑھیں۔ اگر آپ بغیر کسی غلطی کے اپنی قراءت کو مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آیت کو بار بار 3، 4 یا 5 مرتبہ دوہرائیں۔

(۸)...... پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ اپنی آنکھوں کو کھول دیں، پھر قرآن پر دیکھ کر اس آیت کو پڑھیں، تاکہ حفظ پختہ ہو جائے۔ جب آپ کو سو فیصد یقین ہو جائے کہ آپ نے آیت کو اچھی طرح یاد کر لیا ہے تو پھر بھی آپ نے بس نہیں کرنا، بلکہ اپنی آنکھیں بند کر لینی ہیں اور اس کو آخری مرتبہ پڑھنا ہے۔ اس طرح یہ آپ کے ذہن میں نقش ہو جائے گی اور ان شاء اللہ یہ پھر کبھی نہیں بھولے گی۔

تنبیہ:...... اعادہ اور تکرار کے عمل کے دوران آپ نے اپنی نظر کو اردگرد کی اشیاء سے بچا کر رکھنا ہے۔ جیسا کہ دیواروں پر بنی ہوئی مختلف اشیاء یا چپکی ہوئی چیزیں، اسی طرح قیمتی اشیاء، کھلونے وغیرہ اور نہ ہی پنکھے کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنا ہے کہ وہ کیسے گھوم رہا ہے۔ اسی طرح جس فرش پر آپ بیٹھے ہیں اس کی بناوٹ کو دیکھتے رہنے یا فضول اِدھر اُدھر دیکھنے سے توجہ منتشر ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی نظر ایسی چیز پر پڑ جاتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو اس کو پسند نہیں ہوتی، تو پھر وہ طبیعت پر اثر انداز ہوتی ہے، لہٰذا اِدھر اُدھر دیکھنے سے گریز ہی کرنا چاہیے۔ اسی طرح لوگوں کا ہجوم بھی توجہ کو مبذول کرتا ہے، اگر کسی وجہ سے کہیں کچھ لوگ اکٹھے ہوئے دِکھائی دیں تو آپ بالکل بھی ان کی طرف توجہ نہ کریں، کیونکہ اس سے آپ کو فائدہ تو کچھ ہونا نہیں، اُلٹا نقصان یہ ہو جائے گا کہ آپ کی توجہ بٹ جائے گی اور دھیان خراب ہوگا۔

میرے بھائی! ایسے بے فائدہ اور فضول کاموں میں مشغول ہونا آپ کی شان کے لائق نہیں ہے۔ آپ اپنے نفس کو اس طرح تیار کریں کہ آپ اہلِ قرآن میں سے ہوں اور آپ کا شمار حفاظ میں سے ہو، اور اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان باہمت ہو، مسلسل کام کرنے والا ہو، توجہ کو ایک ہی جگہ مرکوز رکھنے والا ہو اور فضول کاموں میں مشغول ہونے والا نہ ہو۔

(۹)...... اس کے بعد پھر آپ دوسری آیت کی طرف آ جائیں اور اس کو بھی اسی انداز سے یاد کریں۔ اگر آیت لمبی محسوس ہو تو اس کو صحیح وقف کا خیال رکھتے ہوئے دو یا تین حصوں میں تقسیم کر لیں۔

آیت کو تقسیم کرتے وقت وقف اور معنی کا خاص خیال رکھا جائے، یعنی کسی ایسی جگہ سے تقسیم نہ کیا جائے کہ جہاں وقف کرنے سے مقصود و مفہوم میں خرابی آتی ہو۔ پھر آیت کے ہر حصے کو بار بار دوہرائیں تاکہ وہ ذہن میں نقش ہو جائے۔

(۱۰)...... اب ان حصوں کو عملی طور پر جوڑنا شروع کریں۔ اس کا تذکرہ میں نے قواعد حفظ کے تحت آٹھویں قاعدے میں کیا ہے۔ وہ اس طرح کہ آپ قرآن کو کھول لیں اور پہلے آیت کے آخری حصے کو غور سے دیکھیں۔ پھر اس کو پڑھنا شروع کریں اور بغیر وقف کیے پہلے حصے کے آخری الفاظ کو دوسرے حصے کے ابتدائی الفاظ کے ساتھ ملا دیں اور اس عمل کو بار بار دوہرائیں۔ کم از کم پانچ مرتبہ۔

یہاں تک حفظ کے پہلے طریقے کا بیان تھا۔ اس طریقے کے مطابق پڑھنے سے اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کو فائدہ محسوس ہو تو فوری اس پر عمل شروع کر دیں اور خاص کاپی یا رجسٹر پر حفظ شروع کرنے کی تاریخ لکھیں اور اپنے ساتھ کوئی اور دوست، ساتھی یا رشتے دار بھی شامل کر لیں اور اس کو بتائیں کہ میں نے آج قرآن کے حفظ کا ایک طریقہ تلاش کیا ہے، آپ بھی میرے ساتھی بن جائیں تاکہ ہم دونوں ہی اس سعادت سے متصف ہو جائیں۔ کسی کو ساتھ ملانے کا فائدہ یہ ہے کہ آپ کو حفظ کرنے میں آسانی ہوگی۔ اس طریقے کو اگر مختصر انداز سے بیان کریں تو اس انداز سے کیا جا سکتا ہے:

(۱) اپنے آپ کو تیار کرنا
(۲) اپنے اندر جوش و جذبہ پیدا کرنا
(۳) ایک ہی جگہ جم کر بیٹھنا
(۴) بار بار آیت کو دوہرانا
(۵) سابقہ آیات کے ساتھ ربط قائم کرنا

طریقہ 2 دو ساتھیوں کا مل کر قرآن حفظ کرنا

میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس طریقے کو لازماً ذکر کروں جسے ہمارے ایک استاد نے تختہ سیاہ پر اس وقت لکھا تھا جب میں معہد القرآن میں شرعیہ ثانویۃ کا طالب علم تھا۔ تو ہمارے استاد نے یہ جملہ لکھا: "نَبَتَ الْعِلْمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ" یعنی علم دو چیزوں کے درمیان بڑھتا ہے۔ میں نے اپنی علمی زندگی میں اس قاعدے پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ جو شخص اس قاعدے پر عمل کرتے ہوئے قرآن مجید کو حفظ کرنا چاہتا ہے تو وہ درج ذیل امور پر عمل کرے:

(۱)...... اپنے بہترین دوستوں میں سے ایک اچھے دوست کا انتخاب کریں۔ ایک مناسب وقت کا اس سے وعدہ لیں۔ افضل اور بہترین وقت نمازِ فجر کے بعد کا ہے اور مغرب وعشاء کے درمیان کا ہے۔ پھر روزانہ اس وعدے کی پاسداری کی جائے اور کسی ناگزیر مصروفیت کے بغیر ناغہ نہ کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲)......جس سورت کو پہلے حفظ کرنے کا ارادہ ہے، اس پر اتفاق کر لیں۔

(۳)......دونوں ساتھی اپنے اپنے سامنے قرآن کو کھول کر بیٹھ جائے۔ پہلا ساتھی ایک آیت کو دیکھ کر پڑھے اور دوسرا اس کو اپنے مصحف پر دیکھتے ہوئے سنے، پھر دوسرا اس آیت کو دیکھ کر دوہرائے، پھر پہلا اس آیت کو زبانی پڑھے، پھر دوسرا بھی اس کو زبانی دوہرائے۔

(۴)...... اس کے بعد پھر دوسری آیت شروع کر دی جائے۔ اس طرح صفحے کے اختتام تک آیات کو یاد کرتے چلے جائیں۔

(۵)......پھر آیات کو ملا کر پڑھنا شروع کر دیں اور اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک یقین نہ ہو جائے کہ مجھے یہ آیات اچھی طرح یاد ہوگئی ہیں۔

(۶)......اس کے بعد ان میں سے ایک ساتھی طالب علم بن جائے اور دوسرا استاد بن جائے۔ طالب علم استاد کو وہ سارا یاد کیا ہوا سبق سنائے۔ اسی طرح دوسری مرتبہ جو طالب علم تھا وہ استاد بن جائے اور جو استاد تھا وہ طالب علم بن جائے اور پھر وہ اپنا یاد کیا ہوا سبق سنائے۔ تاکہ دونوں اچھی طرح اس کو حفظ کر لیں اور کسی بھی غلطی سے محفوظ رہیں۔

طریقہ 3 دورانِ ڈرائیونگ گاڑی میں قرآن حفظ کرنا

ہمارے بہت سے بھائی ایسے ہیں جو بہت زیادہ مصروف رہتے ہیں لیکن وہ قرآن مجید کو حفظ کرنے کا شوق بھی رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ مجھے ان کی اس بات میں صداقت محسوس ہوئی، کیونکہ اُن کا زیادہ تر وقت سفر میں گاڑی چلاتے ہوئے گذر جاتا ہے، تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ ان کے سامنے حفظ کرنے کا ایسا طریقہ پیش کیا جائے جو ان کے لیے نہایت مفید، مؤثر اور مناسب ہو۔ اس طریقے پر حفظ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کیا جائے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱)......جس صفحے کو وہ حفظ کرنا چاہتے ہیں اس کو کسی بھی کاغذ پر لکھ لیں۔

(۲)......گاڑی میں اپنے سامنے ایسی جگہ پر اس کو لٹکا لیں جہاں بہ آسانی نگاہ بھی پڑ سکے اور گاڑی چلانے میں دِقت بھی پیش نہ آئے۔

(۳)...... جب صبح کے وقت گاڑی میں بیٹھنے لگیں تو اس وقت پہلی آیت کو پڑھ لیں اور پھر دورانِ ڈرائیونگ اسے دوہراتے رہیں۔

(۴)......جب کسی اشارے پر رُکیں تو دوسری آیت جو اس کے بعد ہے؛ اس کو دیکھ کر پڑھنا شروع کر دیں اور جب اشارہ کھل جائے تو گاڑی چلاتے ہوئے اس آیت کو زبانی پڑھتے رہیں۔

اسی طرح پورا صفحہ پڑھنے کی کوشش کریں۔ لیکن ایک چیز کا خیال رکھنا ہے، بلکہ یہ نصیحت کے طور پر ہے کہ آیت کسی ایسی چیز پر لکھی جائے جسے محفوظ کیا جا سکے اور بعد میں جب سپارے کی دوہرائی کا وقت آئے تو وہ چیز بالکل محفوظ پڑی ہو اور اسی سے منزل یاد کر سکے۔

دوسرا اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ دورانِ ڈرائیونگ اپنی نظر اس کاغذ پر مرکوز نہ رکھیں، تاکہ خدانخواستہ کسی حادثے کا شکار نہ ہو جائیں۔ بس کاغذ کی طرف اس وقت دیکھیں جب کسی جگہ رُکنا پڑ جائے یا اشارہ آ جائے۔

ہمارے بعض بھائیوں نے اس کا تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ انہوں نے ایسے مضبوط کارڈ لیے جن پر قرآن کا پورا صفحہ آ جاتا ہے اور وہ بہ آسانی جیب میں بھی ڈالے جا سکتے ہیں، نیز وہ اتنے مضبوط ہوتے ہیں کہ کثرتِ استعمال کی وجہ سے خراب نہیں ہوتے اور نہ ہی پانی لگنے سے خراب ہوتے ہیں۔

اس انداز سے ہمارے بعض مشائخ نے پورا قرآن حفظ کیا ہے، حالانکہ اُن کے پاس گاڑی کی بہ جائے سائیکل ہوتی تھی یا پھر وہ جانور کی سواری کرتے تھے، جیسا کہ ہمارے استاذ عبدالفتاح المرصفی رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے قراءاتِ عشرہ کا متن اپنے سواری کے جانور پر ہی یاد کیا ہے۔ اسی طرح "الفية بن مالك" کو بھی دورانِ سفر ہی یاد کیا ہے اور مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ طریقہ بہت اچھا لگا ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر گاڑی میں موجود ٹیپ کے ذریعے سے قرآن کو سنا جائے تو یہ بھی بہت مفید ہے کہ اس میں انسان کی نظر مشغول نہیں ہوتی اور بندہ آسانی کے ساتھ ساتھ قرآن کو دوہرا سکتا ہے۔ اس طریقے کی وضاحت میں بعد میں کروں گا۔ ان شاء اللہ

طریقہ 4 کام کاج کرنے والوں کے لیے حفظ کا طریقہ

یہ طریقہ میں اپنے ان بھائیوں کے لیے ذکر کر رہا ہوں جو مختلف کام کاجوں میں انتہائی مصروف رہتے ہیں اور قرآن بھی حفظ کرنا چاہتے ہیں، تو میں چند کاموں کی طرف اشارہ کروں گا کیونکہ یہاں ہر کام کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ جیسا کہ ایک کام کپڑا بننا ہے کہ کچھ لوگ مختلف آلات پر کپڑا بُنتے ہیں۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میں نے اس کام کا ذکر کیوں کیا اور اس کو باقی کاموں پر ترجیح کیوں دی؟ اس لیے کہ استاذ شیخ عبدالغفار الدروبی جنہوں نے مجھے قراءاتِ عشرہ پڑھائی ہے، انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اپنے اسی کام کے دوران چار ماہ میں سورۃ البقرۃ سے لے کر سورۃ الفرقان تک قرآن حفظ کر لیا تھا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ:

(۱)...... بندہ جب یہ کام کرنے کے لیے بیٹھے تو ایسی جگہ پر بیٹھے جہاں اس کو اچھی طرح دِکھائی دے سکتا ہو، یعنی روشنی کا مسئلہ نہ ہو۔

(۲)...... اسی جگہ پر وہ اپنے سامنے دو بڑی کیلیں گاڑ لے، جس پر قرآن کو محفوظ انداز میں لٹکا سکے، یا ایسے انداز سے کوئی رحل وغیرہ رکھ لے کہ جس پر وہ مصحف کو یوں رکھ سکے کہ اسے پڑھنے میں کسی قسم کی کوئی دُشواری نہ ہو۔

(۳)...... اب پہلی آیت کو دیکھ کر پڑھنا شروع کرے اور پھر کام کے دوران اس کو زبانی پڑھتا رہے۔ یہ کام ایسا ہے کہ جس میں غور وفکر کم کرنا پڑتی ہے، اس لیے بندہ زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توجہ قرآن کے حفظ میں لگا سکتا ہے، بلکہ جب بندہ قرآن کو بار بار زبانی پڑھتا ہے تو یہ چیز اس میں ہمت پیدا کرتی ہے اور وہ بڑی چستی سے کام بھی کرنے لگتا ہے اور یوں اس کے لیے حفظ کرنے میں بھی آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

ہمارے بہت سے مشائخ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے کام کے دوران ہی قرآن حفظ کیا ہے اور انہوں نے بھی یہی طریقہ اپنایا تھا۔ ان میں سے دمشق کے شیخ القراء علامہ حسین خطاب رحمہ اللہ ہیں۔ آپ چمڑے کا کام کیا کرتے تھے اور اسی کام کے دوران حفظِ قرآن کی دولت بھی حاصل کر لی۔ اسی طرح ہمارے شیخ المقری ابوالحسن الکردی حفظہ اللہ ہیں، آپ نے بھی قرآنِ مجید کو دورانِ کام ہی حفظ کیا۔ شروع شروع میں آپ مذبح خانے میں کام کرتے تھے، لیکن جب قرآن کے علم سے سینہ منور ہوا تو دمشق میں جامع ''زید بن ثابت'' میں بطور شیخ قاری مقرر ہوئے۔

اسی طرح ہمارے دمشق کے قراء مشائخ میں سے شیخ عزی ہیں انہوں نے مکمل قرآن اپنے کام کے دوران حفظ کیا اس وقت وہ تنور پر کام کرتے تھے۔ یہ اللہ کا فضل ہے الحمد للہ!

آپ کو قراء کی حالات زندگی میں اکثر یہ القاب ملیں گے: القزّاز (ریشم فروخت کرنے والا) البزّاز (کپڑے بیچنے والا) البزّار (مسالہ فروخت کرنے والا) الزّیّات (تیل فروخت کرنے والا) النجّاد (فرش ساز) النقّار (سنگ تراش) النجّار (بڑھئی) النقّاش (نقش ونگار کرنے والا) الحذّاء (جوتا بنانے والا) وغیرہ۔

طریقہ 5 ریکارڈنگ سن کر قرآن حفظ کرنا

اس کی کئی صورتیں ہیں، جن میں سے چند ذیل میں رقم کی جا رہی ہیں:

پہلی صورت:

(۱)...... سب سے پہلے ایک اچھے قاری کی آواز میں مکمل قرآن کریم پر مشتمل سننے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے آلہ (مثلاً ٹیپ ریکارڈ، موبائل، یو ایس بی اور ایم پی تھری وغیرہ) خریدیں اور اس کے ذریعے گاڑی میں تلاوت لگا کر کوئی ایک سپارہ یا سورت اوّل تا آخر مکمل سنیں۔

(۲)...... دوسری مرتبہ پھر مکمل قرآن سنیں۔

(۳)...... تیسری مرتبہ پھر سنیں اور ساتھ ساتھ آیات کو دوہرانے کی کوشش کریں۔ جیسے وہ شروع کرتا ہے آپ بھی ویسے ہی شروع کریں، جہاں وہ وقف کرتا ہے آپ بھی وہیں وقف کریں۔

(۴)...... چوتھی مرتبہ مکمل سننے کے بعد اب آپ پہلی آیت سے آغاز کریں، اس کو سنیں اور پھر اس کو بار بار دوہرائیں۔ جب پہلی آیت ختم ہو تو اس وقت آلہ (ٹیپ وغیرہ) بند کر دیں اور اس کو بار بار زبانی دوہرائیں۔ اگر کوئی غلطی محسوس ہو تو پھر دوبارہ سنیں اور اگر آپ صحیح پڑھ رہے ہیں تو پھر اس کو کم از کم تین مرتبہ زبانی دوہرائیں، تاکہ وہ آیت آپ کے ذہن میں اچھی طرح بیٹھ جائے۔

(۵)...... اس کے بعد آپ دوسری آیت پر آ جائیں اور پہلے طریقے کو دوبارہ دوہرائیں۔

(۶)...... پھر ملا کر پڑھنے والے عمل کو نہ بھولیں۔

اس طریقے کو آپ نے جیسے گاڑی میں اپنایا ہے اسی طرح گھر جا کر بھی عمل کریں، لیکن جب آپ گھر میں ایسا کرنے لگیں تو اس وقت چند چیزوں کا خاص خیال رکھیں:

(الف)...... پہلے آپ سورت کو سنیں اور اس وقت قرآن کو اپنے سامنے کھول کر رکھیں اور جہاں جہاں قاری وقف کرتا ہے اس کا خاص خیال رکھیں۔

(ب)...... سورت کو چند ٹکڑوں میں تقسیم کر لیں، ہر ٹکڑا تقریباً پانچ آیت پر مشتمل ہو۔

(ج)...... سب سے پہلے، پہلے ٹکڑے کو سنیں اور پھر اس کو زبانی دوہرائیں۔ اگر محسوس ہو کہ ٹکڑا بڑا ہے تو اس کو آدھا کر لیں اور پھر زبانی دوہرائیں۔

(د)...... یہ طریقہ نابینا لوگوں کے لیے نہایت مفید ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طریقے پر بہت سارے لوگوں نے قرآن کریم حفظ کیا ہے۔

دوسری صورت:

یہ پہلی صورت ہی کے مشابہ ہے، بس تھوڑا سا فرق ہے۔

(۱)......جس قاری کی آواز آپ کو اچھی لگتی ہے اس کی آواز میں ایک سورۃ ریکارڈ کر کے رکھ لیں۔

(۲)......سونے سے پہلے تکیے پر سر رکھ کر اس کو سننا شروع کر دیں۔

(۳)...... دِل و دماغ کی حاضری کے ساتھ مکمل توجہ سے قرآن سنیں۔

(۴)......کوشش کریں کہ جتنا ہو سکے آواز کو دھیما اور پست رکھیں۔

(۵)...... پھر جب آپ فجر کے وقت بیدار ہوں تو دوبارہ سوئیں نہیں، بلکہ قرآن کھول کر اسی سورت کی تلاوت شروع کر دیں جس سورت کو سونے سے پہلے آپ نے سنا تھا۔ آپ کو ایسا محسوس ہو گا کہ جیسے وہ سورت آپ کو یاد ہو چکی ہے۔

اس طریقے کے چند بڑے فوائد ہیں:

(۱)...... دن بھر کے کام کاج کے بعد رات کو دماغ گھوم رہا ہوتا ہے لیکن باطنی طور پر انسان کی عقل کام کر رہی ہوتی ہے، چنانچہ جب انسان بستر پر لیٹتا ہے اور دل و دماغ کو کچھ سکون ملتا ہے تو سونے سے پہلے اس نے جو کچھ سنا ہوتا ہے وہ اس کے دماغ پر نقش ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب وہ صبح بیدار ہوتا ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی زبان حرکت کر رہی ہے اور نیند سے پہلے جو سنا تھا وہی زبان پر جاری ہے۔

(۲)...... یہ طریقہ آپ کو مراجعت، یعنی جو کچھ حفظ کیا ہے اس کو دوہرانے میں بہت زیادہ فائدہ دے گا۔

(۳)...... یہ پریشان حال شخص کے لیے مجرب نسخہ ہے کہ اس سے دل کو سکون اور اطمینان ملتا ہے۔

(۴)......اگر آپ کو رات کے وقت جلد نیند نہیں آتی تو اس کا بھی یہ بہترین علاج ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵)......اسی طرح جن لوگوں کو جنات کے آسیب کی شکایت ہوئی ہے اور نیند میں ڈرتے ہیں؛ اُن کے لیے بھی یہ بہترین علاج ہے کہ اس انداز سے خاص سورتیں اور آیات سنی جائیں تو یہ مرض ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ آیت الکرسی، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

(۶)......نابینا لوگوں کے لیے اس طریقے کے مطابق حفظ کرنے میں بڑی آسانی ہے۔

تیسری صورت:

(۱)......جس سورت کو آپ حفظ کرنا چاہتے ہیں کسی اچھے قاری کی آواز میں اس کی ریکارڈنگ لے لیں۔

(۲)...... پورا ہفتہ آپ اسے سنتے رہیں، جب وہ سورت ختم ہو تو پھر دوبارہ اسے سن لیں، ممکن ہے کہ یہ کام آپ کو وقت نہ ہونے کی وجہ سے گاڑی میں کرنا پڑے۔

(۳)...... جب ایک ہفتہ مکمل ہو جائے تو جمعے کے دن مسجد میں مغرب اور عشاء کے دوران بیٹھ جائیں اور جس سورت کو آپ پورا ہفتہ سنتے رہے ہیں اس کو پڑھنا شروع کر دیں۔

(۴)......تھوڑی ہی دیر میں آپ کو محسوس ہوگا کہ آپ نے یہ سورت بڑے اچھے انداز سے حفظ کر لی ہے اور اس کو پختہ کرنے کے لیے کسی اور کو سنائیں یا پھر اسے بار بار دوہرائیں۔

(۵)...... ہفتے کے دن دوسری سورت سننا شروع کر دیں اور پھر دوبارہ پہلے والا عمل دوہرائیں، اللہ کے حکم سے آپ اس کے بہترین نتائج حاصل کریں گے اور آپ دیکھیں گے کہ اس طریقے کے ذریعے زیادہ وقت بھی صرف نہیں ہوگا۔ یہ طریقہ اُن لوگوں کے لیے بہت مفید ہے جو اپنے کاروبار اور کام کاج میں بہت زیادہ مصروف رہتے ہیں۔

نوٹ: ...... میں نے جو اوقات یا دن مخصوص کیے ہیں وہ بطور مثال ہیں، ضروری نہیں ہے کہ ان ہی دِنوں کو اپنایا جائے۔ ہر بندہ اپنے کام کی مناسبت سے اپنے لیے کوئی بھی دِن مخصوص کر سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ 6 اپنی آواز ریکارڈ کر کے حفظ کرنا

معاشرے میں مختلف طبیعتوں کے لوگ رہتے ہیں، طبقات اور ثقافت کے لحاظ سے بھی ان میں اختلاف پایا جاتا ہے، بسا اوقات انسان پر کچھ ایسے مواقع آتے ہیں جن میں اسے کچھ چیزیں بہت اچھی لگتی ہیں جیسا کہ اپنی آواز میں گنگنانا۔ تو اسی طریقے کو اختیار کرتے ہوئے بندہ قرآن مجید کو بھی حفظ کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ:

(۱)...... سب سے پہلے ایک آواز ریکارڈر لیں اور جب آپ کا موڈ بہت اچھا ہو تو اپنی آواز میں کوئی بھی سورت جو آپ حفظ کرنا چاہتے ہیں؛ ریکارڈ کر لیں، لیکن ریکارڈ کرتے ہوئے تلفظ کا خیال رکھیں اور خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔

(۲)...... سورت کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ریکارڈ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، لیکن معانی کا خیال رکھنا ضروری ہے، یعنی کسی ایسی جگہ پر ٹکڑا نہ کیا جائے جہاں پر وقف کرنے سے معنی خراب ہوتا ہو۔

(۳)...... اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ ایک ٹکڑے کو آپ کئی مرتبہ ریکارڈ کر لیں تاکہ تلاوت کو بار بار شروع سے لگانے کا مسئلہ حل ہو جائے۔

(۴)...... جب آپ اپنی آواز کو گاڑی میں، گھر میں، باغ میں یا آفس میں بار بار سنیں گے تو اس سے آپ کے اندر حفظ کرنے کا جذبہ اور زیادہ بڑھے گا۔

(۵)...... پھر اپنی آواز کا مختلف قراء کی آواز سے تقابل کریں، تاکہ کوئی غلطی ہو تو اس کی تصحیح ہو سکے۔

(۶)...... اپنی آواز کی ریکارڈنگ کو سنتے وقت ساتھ ساتھ آیات کو دہراتے رہیں۔

(۷)...... باریک بینی کے ساتھ حرکات (زبر، زیر، پیش وغیرہ) کی غلطی کا بھی خیال رکھیں اور تجوید کے احکام کو بھی مدنظر رکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸)...... جب آپ کو یقین ہو جائے کہ یہ سورت اچھے انداز سے حفظ کر لی ہے تو پھر اپنے حفظ کو آزمائیں، وہ اس طرح کہ اس سورت کو کسی صفحے پر زبانی لکھیں اور پھر اسے قرآن سے ملا کر دیکھیں کہ کوئی غلطی تو نہیں ہوئی؟

طریقہ 7 چھوٹے بچوں کو اُن کی آواز کی ریکارڈنگ کے ذریعے حفظ کروانا

اس کی کئی صورتیں ہیں:

پہلی صورت:

والد اپنے بچے کو اس طریقے سے خود حفظ کروائے، جس کے لیے مندرجہ ذیل امور اپنائے جائیں:

(۱)...... سب سے پہلے اپنے پاس ریکارڈنگ کرنے والا کوئی آلہ رکھیں (ٹیپ، موبائل یا ایم پی تھری وغیرہ) اور پھر اپنے اس بچے کو بلائیں جس کی عمر چار سال یا اس سے زیادہ ہو۔

(۲)...... مختصر آیات والی سورت کا انتخاب کریں، جیسے آخری سپارے کی آخری سورتیں ہیں۔

(۳)...... پہلی آیت اپنی آواز میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور پھر بچے کو پیچھے پیچھے پڑھنے کا کہیں اور ریکارڈر میں آپ اپنی بھی اور بچے کی بھی آواز ریکارڈ کرتے جائیں۔

(۴)...... پھر اپنے بچے کو بتائیں کہ یہ تمہارا آج کا سبق ہے اور اس کو سمجھائیں کہ اس نے ریکارڈر کو استعمال کیسے کرنا ہے۔ پھر اس کو ریکارڈر پکڑا دیں اور اس کو سننے اور یاد کرنے کا کہیں اور اس کو بتائیں کہ شام کو میں آپ کا امتحان لوں گا۔

(۵)...... اگر روزانہ اس طرح ریکارڈنگ کرنا مشکل ہو تو کوشش کریں کہ ایک ہی دفعہ پورے ہفتہ کی ریکارڈنگ کر لیں اور ہفتے کے آخر میں تمام سورتوں کا امتحان لے لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶)...... یہ طریقہ نہایت ہی عمدہ اور تجربہ شدہ ہے۔ ہمارے شیخ سید لاشین ابو الفرح نے اپنے بیٹے کو جس کی عمر تقریباً 9 سال تھی؛ اسی انداز سے حفظ کروایا اور اسی طرح اُن کی چھوٹی بیٹی نے بھی حفظ کیا۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بچے اس عمر میں اپنی ہی آواز سن کر بہت خوش ہوتے ہیں اور پھر اس انداز سے وہ آیات کو دو مرتبہ سنتے ہیں، ایک مرتبہ اپنے والد کی آواز میں اور ایک مرتبہ اپنی آواز میں اور بغیر کسی پریشانی کے وہ سورت کو حفظ کر لیتے ہیں۔

اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بچے میں اپنے بارے میں ایک مستقل شخصیت کا احساس بیدار ہوتا ہے کیونکہ ریکارڈر کو سنتے وقت اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور بچہ جب اپنی قراءت کو اپنے والد کی قراءت سے ملائے گا تو اس وقت اس کو اپنی غلطیوں کے بارے میں بھی علم ہو گا اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ باپ سے مراد یہاں ایک اچھا قاری ہے، اگر والد قرآن کو احسن انداز سے نہیں پڑھ سکتا تو یہ کام کسی اچھے استاذ؛ جس کی آواز اچھی ہو، سے بھی لیا جا سکتا ہے۔

www.kitabosunnat.com

دوسری صورت:

یہ جدید طریقہ ان بچوں کے لیے ہے جن کی عمر تقریباً تین سال ہے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل امور اپنائے جائیں:

(۱)...... ایک اچھا قاری چھوٹی چھوٹی سورتیں ریکارڈ کرے اور اس کی ابتداء سورۃ الناس، سورۃ الفلق اور سورۃ الاخلاص سے کرے۔

(۲)...... ہر آیت کے بعد قاری خاموش ہو جائے اور پھر اس کے پیچھے اچھی آواز والے بچے چار مرتبہ اس کو دوہرائیں اور اس بات کا خصوصی خیال رکھا جائے کہ آواز صاف اور خوبصورت ہو۔

(۳)...... اس طریقے سے تینوں سورتوں کو پڑھنے کے بعد دوسری اور تیسری مرتبہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا تکرار کیا جائے۔

(۴)......دوسری مرتبہ پھر قاری اسی طرح اگلی تین سورتوں کا انتخاب کرے۔

(۵)......اس ریکارڈنگ کو بلند جگہ پر رکھیں جہاں بچوں کے ہاتھ نہ پہنچ سکیں اور بچوں کو کھیلنے دیں، تھوڑی ہی مدت کے بعد آپ دیکھیں گے کہ بچوں نے بغیر کسی دشواری کے حفظ کر لیا ہے، بلکہ وہ جب اپنے ہم عمر بچوں سے ملیں گے تو وہ انہیں وہ سورتیں بہ آسانی سنا سکیں گے، ان کا یہ عمل دیکھ کر دوسرے بچوں میں بھی حفظ کا شوق بیدار ہو سکتا ہے۔

(۶)......اگر کچن میں کام کرتی ہوئی والدہ بھی اس کا تجربہ کرے، یعنی وہ بھی توجہ دے تو اسے بھی بڑا فائدہ ہوگا اور وہ بھی حفظِ قرآن کی دولت کما سکتی ہے، اسی طرح اُن بچوں کو بھی فائدہ ہوگا جو گھر میں کسی بھی جگہ موجود ہوں۔ یہ ایسا دلچسپ عمل ہے کہ ممکن ہے دوسرے بچے بھی آپ سے مطالبہ کرنے لگیں کہ ہمیں بھی اس عمل میں شریک کیا جائے۔

(۷)...... اس طریقے کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ بچہ جب اس دوران اپنے جیسے دوسرے بچوں کی آواز میں قرآن سنے گا تو وہ بھی اسی طرح پڑھنے کی کوشش کرے گا۔ اس طرح وہ سورتیں حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ صحیح قراءت کے ساتھ اور خوب صورت آواز میں قرآن پڑھنا بھی سیکھ جائے گا۔

طریقہ 8 کتابت کے طریقے سے قرآن حفظ کروانا

کسی بھی چیز کو یاد کرنے کے مختلف انداز اپنائے جاتے ہیں، جس بندے کو جو انداز مناسب معلوم ہوتا ہے وہ اسی کو اختیار کر لیتا ہے۔ بعض لوگ کسی چیز کو دیکھ کر یاد کر لیتے ہیں، جیسا کہ کسی کتاب کو ایک مرتبہ پڑھ لیا تو اس میں موجود افکار و معلومات اس کے ذہن میں بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ جب کسی سے بات کرتا ہے تو بتاتا ہے کہ یہ بات فلاں کتاب میں موجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بعض لوگوں میں کسی بات، تقریر یا سبق کو سن کر یاد رکھنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے، ایسے بھی لوگ دیکھنے میں آتے ہیں کہ انہیں بیس سال پہلے کی سنی ہوئی بات بھی یاد ہوتی ہے اور وہ بتا رہے ہوتے ہیں کہ میں نے فلاں جگہ فلاں آدمی سے یہ بات سنی تھی۔

قصہ کوتاہ! میں سمجھتا ہوں کہ کتابت کے ذریعے حفظ کرنے کا طریقہ بہت عمدہ ہے۔ خاص طور پر جب دیکھ کر اور سن کر؛ دونوں طریقوں سے حفظ کیا جائے۔ کتابت کے طریقے کی مختلف صورتیں ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱)...... پہلے آپ پانچ آیات یاد کرلیں اور اپنی نظریں ان آیات پر اچھی طرح جما کر رکھیں اور ذہن میں ان کی شکل بنائیں، اس کے بعد اسے لکھنے کی کوشش کریں، پھر جو آپ نے لکھا ہے اس کو قرآن سے ملا کر دیکھیں اور جو غلطی نظر آئے اس کو درست کرلیں۔

(۲)...... دوسرا طریقہ یہ ہے کہ استاد مطلوبہ آیات کو بچوں کی کاپیوں پر لکھ دے یا تختہ سیاہ پر لکھ دے اور بچے استاد کے ساتھ ساتھ اپنی کاپیوں پر لکھتے رہیں، اس کے بعد ہر استاد ہر بچے کی لکھی ہوئی آیات چیک کرے اور اگر کوئی غلطی ہو تو اس کو درست کردے۔ پھر استاد بچوں کو وہ آیات حفظ کرنے کو کہے۔ جب وہ حفظ کرلیں تو استاد ان سے سنے۔ سننے کے بعد بچوں سے کہے کہ وہ اب دوبارہ ان آیات کو لکھیں۔ اس طریقے سے جو بچہ قرآن حفظ کرے گا، ان شاء اللہ اس کو کبھی نہیں بھولے گا، کیونکہ اس انداز سے یاد کیا ہوا صفحہ بہت اچھی طرح ذہن میں نقش ہو جاتا ہے۔

طریقہ 9 وائٹ بورڈ کے ذریعے بچوں کو حفظ کروانا

یہ طریقہ ان لوگوں کے لیے پیش کیا جا رہا ہے جو اس حوالے سے پریشان رہتے ہیں کہ شاید ان کے بچے حفظ نہیں کر پائیں گے، اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی آسان، جدید اور بہترین طریقے سے اپنے بچوں کو بہ آسانی قرآن حفظ کرائیں۔ اس طریقے کا بہت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ حفظ کرنے والوں کے علاوہ دوسرے مقاصد کے لیے بھی اس طریقے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، جیسا کہ بچوں کی لکھائی اچھی کرنے کے لیے یہی انداز اپنایا جا سکتا ہے۔

(۱)...... سب سے پہلے آپ اچھا سا وائٹ بورڈ خریدیں اور مختلف رنگ کی قلمیں بھی لے لیں۔

(۲)...... بورڈ کو اپنے بچوں کے کمرے میں لٹکا دیں یا گھر میں ایسی جگہ کسی دیوار پر لٹکا دیں جہاں سے بچے اس پر لکھا ہوا ہر لفظ بہ آسانی دیکھ سکیں۔

(۳)...... بچوں کے سامنے اچھے خط کے ساتھ مطلوبہ سورت؛ جسے آپ حفظ کرانا چاہتے ہیں؛ لکھیں۔ آیات کو سیاہ کلر سے لکھیں، آیات کی حرکات (زبر، زیر اور پیش وغیرہ) سرخ قلم سے لگائیں اور آیات کے فواصل کو سبز رنگ کے ساتھ واضح کریں۔ فواصل سے مراد دو آیات کے درمیان ایسا نشان جس سے واضح ہو کہ یہاں ایک آیت ختم اور دوسری شروع ہو رہی ہے۔ بورڈ پر دائیں جانب دن اور تاریخ لکھنا نہ بھولیں۔ اگر آپ کا خط اچھا نہیں ہے تو پھر ایسے آدمی سے مدد لے لیں جس کا خط اچھا ہو۔

(۴)...... پھر بچوں کو تلقین کریں کہ وہ اپنی کاپیوں میں ان آیات کو لکھیں، ان کے خط اور اغلاط کا خیال رکھیں اور ان کو ضروری تاکید کریں کہ آیات کو مکمل لکھنے سے پہلے بورڈ کو صاف نہیں کرنا۔

(۵)...... اس کے بعد بچوں سے کہیں کہ دن میں کسی بھی وقت؛ جب ان کا دِل چاہے، ان آیات کو زبانی یاد کریں۔

(٦)...... دوسرے دن استاد پہلے بچوں سے گزشتہ دن کی آیات سنے اور جب اسے یقین ہو جائے کہ بچوں نے پہلی آیات کو اچھی طرح یاد کر لیا ہے، تو پھر اگلی آیات لکھائے۔ اسی طرح جب بچے ہر روز ایک نیا سبق حاصل کریں گے جس سے ان کے اندر ایک عجیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوشی پیدا ہوگی اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔

(۷)......اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ سبق کو یاد کرنے کے بعد بچوں کو کچھ انعام دیا جائے اور شرط رکھی جائے کہ بورڈ پر جس بچے کی کتابت اچھی ہوگی وہ اس کا مستحق ہوگا اس سے بچے بہت خوش ہوں گے اور اس سے ان کے خط میں بہت بہتری آئے گی۔

نوٹ:......ایک بچے کے والد نے کہا کہ اس طریقے کے لیے ضروری ہے کہ باپ گھر میں بیٹھ رہے اور اپنے دن کے کام کاج کو ترک کر دے اور مکمل طور پر فارغ ہو کر اپنی اولاد کو پڑھائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف وہم ہے۔ اس طریقے کو اپنانے کے بعد آپ اسے باقی معاملات میں اوّلین ترجیح پر رکھیں اور یہ اس کا حق بھی ہے۔ آپ اس عظیم کام کو دن کے باقی کاموں کے پلان میں شامل کر لیں تو آپ دیکھیں گے کہ کتابت پر آپ کے صرف پندرہ منٹ صرف ہوں گے اور اس کے بعد بچوں کی اغلاط کی تصحیح میں اور سبق سننے میں صرف آدھا گھنٹہ صرف ہوگا۔ گویا چوبیس گھنٹوں میں سے صرف 45 منٹ آپ کو نکالنا ہوں گے، جو کہ بالکل بھی مشکل نہیں ہیں۔

آپ ذرا اس بات کا سچائی کے ساتھ جواب دیں کہ دن کا کتنا سارا وقت ہم ٹیلی ویژن دیکھنے میں ضائع کرتے ہیں اور اتنے انہماک سے دیکھتے ہیں کہ ذرا سی توجہ بھی منتشر نہیں ہونے دیتے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف والد ٹیک لگا کر بیٹھا ہوتا ہے اور دوسری جانب اس کی بیوی، بچے اور بچیاں سب فلم دیکھنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ اس وقت ہمیں اپنا وقت ضائع ہونے کی کوئی پروا نہیں ہوتی، خواہ کتنے گھنٹے ہی گذر جائیں۔ پھر اس کے بعد والدین اساتذہ کے پاس شکایت لے کر آجاتے ہیں کہ بچے پڑھائی میں بہت کمزور ہیں یا اُن کی قرآن حفظ کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ حالانکہ ایسی شکایت لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنے والوں کو اپنے بچوں کی عادات اور معمولات کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بلکہ ماں کو چاہیے کہ وہ باپ کی جگہ اس اہم کام کو سنبھالے اور یہ اس کے لیے بہت آسان ہے، کیونکہ بچوں کا باپ کی نسبت زیادہ وقت ماں کے ساتھ گزرتا ہے۔ لہٰذا جو وقت وہ اپنی سہیلیوں اور رشتے داروں سے فون پر بات کر کے، یا ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھ کر یا فضول باتوں اور بے فائدہ کاموں میں ضائع کرتی ہے، وہی وقت وہ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت پر صرف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں عزت عطا کرے گا اور آخرت میں بھی اجر عظیم سے نوازے گا۔ اگر کسی عذر کی بنا پر ماں یا باپ یہ کام انجام نہ دے سکیں تو بچوں کا بڑا بھائی یا بہن بھی اس ذِمہ داری کو ادا کر سکتے ہیں۔

(۸)......اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس طریقے سے بچوں کے خط میں، املاء میں اور رسم القرآن کے قواعد میں پختگی پیدا ہوگی۔ میں ایسے والدین کو جانتا ہوں کہ جنہوں نے اس طریقے کو اپنایا تو ان کے بچے بہترین خطاط بن گئے۔

نوٹ:...... جو بچے بالکل چھوٹے ہوں ان کے لیے یہ طریقہ بھی اپنایا جا سکتا ہے کہ ان کے لیے ایسے میز کے اردگرد کرسیاں لگا دی جائیں جو وائٹ بورڈ کے مانند ہوتا کہ اس پر بچے بہ آسانی لکھ سکیں۔ قلمیں بھی ایسی ہونی چاہئیں جن کو بچے سہولت سے پکڑ سکیں اور انہیں کسی قسم کی مشقت نہ ہو۔

طریقہ 10 تختی کے ذریعے قرآن کریم حفظ کرنا

لکڑی کی ایک تختی لے لی جائے، جس کی لمبائی 40 سینٹی میٹر ہوتی ہے اور چوڑائی 15 سینٹی میٹر ہوتی ہے اور اس کے اوپر اس کو پکڑنے کے لیے ایک دستہ لگا ہوتا ہے۔

یہ طریقہ بھی سابقہ طریقہ سے ملتا جلتا ہے لیکن میں نے اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو علیحدہ بیان کیا ہے، کیونکہ یہ آج کل ہمارے اکثر ممالک میں پایا جاتا ہے، جیسا کہ افریقی اور مشرقی ممالک وغیرہ۔

اس طریقہ تحفیظ کے لیے چند چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

(۱)...... پہلے مرحلے میں استاد بچے کو تختی پر وہ آیات لکھ کر دے جن کو اس نے حفظ کرنا ہوتا ہے۔ خط اچھا ہونا چاہیے اور عربی خط میں لکھے۔

(۲)...... پھر طالب علم کو حرف حرف کر کے پڑھائے اور بچے کو آیات لفظاً و خطاً یاد کرنے کو کہے۔

(۳)...... اس کے بعد طالب علم کو کہے کہ وہ لکھے ہوئے کو مٹا دے اور پھر دوبارہ اپنے حافظے سے اُن آیات کو لکھے۔ پھر استاد زبانی اس کی تصحیح کروائے۔

(۴)...... جب استاد کو یقین ہو جائے کہ طالب علم نے آیات کو اچھی طرح یاد کر لیا ہے تو پھر دوسرا اسبق شروع کر دے۔

(۵)...... اس طریقے سے جو حفظ کیا جاتا ہے، ناممکن ہے کہ وہ بھول جائے۔

میں افریقی ملک موریتانیا میں ایسے حفاظ کو ملا ہوں جنہوں نے اس طریقے کے مطابق قرآن حفظ کیا تھا اور یہ طریقہ آج تک مستقل چل رہا ہے، اگرچہ اسلامی ممالک میں مصاحف کثیر تعداد میں پھیل چکے ہیں۔

اس طریقے سے اضافی فوائد یہ حاصل ہوتے ہیں کہ خط میں مضبوطی آتی ہے اور املاء کے قواعد کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔

طریقہ 11 ترغیبات، انعامات اور مقابلے کے ذریعے قرآن حفظ کروانا

میرے خیال میں مقابلہ جات، مسابقات، ترغیبات اور انعامات کے ذریعے بچوں میں پڑھنے کا جو ذوق و شوق پیدا کیا جا سکتا ہے؛ اس کے لیے دلائل دینے کی ضرورت نہیں ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ سب پر عیاں ہے کہ اس انداز سے بچے واقعی تعلیم میں بہت رغبت اختیار کرتے ہیں۔اس کی کچھ نمایاں صورتیں میں بیان کرتا ہوں، تاکہ ان کے ذریعے بچوں میں ترغیب وتحریض پیدا کی جا سکے۔

مقابلہ ومسابقہ کی متعدد صورتیں ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

پہلی صورت:

کام کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ معاہدہ یا اتفاق

(۱)......کام کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ یا مدرسہ یا مکتب کے دوستوں کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرنا کہ تین دن کے دوران ہم نے فلاں سورت یاد کرنی ہے اور دیکھتے ہیں کہ پہلے نمبر پر کون آتا ہے۔

(۲)...... تین دن کے بعد سب دوست ایک جگہ جمع ہو جائیں۔

(۳)......ان میں سے ایک اپنے دوستوں کا امتحان لینے کے لیے کھڑا ہو جائے اور ہر دوست سے سوال کرے، پھر ان کے الگ الگ نمبر لگاتا جائے، یعنی جس کی جتنی غلطیاں ہوں اتنے نمبر کاٹ لے۔

(۴)......اور اُن میں سے جس کی سب سے کم غلطیاں ہوں اس کو پہلی پوزیشن دی جائے اور اس کے نام کے آگے سٹار (☆) بنا دیا جائے۔ پھر کہا جائے کہ دیکھتے ہیں پورے مہینے میں کون سب سے زیادہ سٹار حاصل کرتا ہے۔

دوسری صورت:

قرآنی مقابلہ کا اعلان کیا جائے

ادارہ یہ اعلان کرے کہ اس سال کے آخر میں پانچ سپاروں کے حفظ کا مقابلہ منعقد کیا جائے گا اور پوزیشن لینے والے طالب علموں کو انعامات دیے جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسابقہ کی ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ مختلف ممالک، مختلف شہروں، یا مختلف مدارس کے طلبہ کے درمیان مسابقات کا انعقاد کیا جائے، جیسا کہ مکہ مکرمہ میں مختلف ممالک کے درمیان مسابقے کا انعقاد بڑا معروف ہے۔

اسی طرح مسابقہ کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی سے طے کر لے کہ دیکھتے ہیں اس ماہ میں ہم دونوں میں سب سے زیادہ کون قرآن حفظ کرتا ہے۔

ہمت بڑھانے اور شوق پیدا کرنے کے کچھ طریقے

(۱)...... استاد اپنے شاگردوں کو فضائلِ قرآن پر مروی بعض احادیث سنائے، پھر قرآن حفظ کرنے کے فضائل بیان کرے اور پھر حفاظِ قرآن کے کچھ واقعات اور حکایات انہیں سنائے، تاکہ ان میں خوب شوق پیدا ہو سکے۔ طالب علموں کو دِلی طور پر تیار کرنے کے بعد کہے کہ کل ان شاء اللہ ہم اکٹھے ہو کر قرآن کی کوئی ایک سورت زبانی یاد کریں گے اور جو طالب علم بغیر کسی غلطی کے یہ سورت سنائے گا تو اس کا نام مدرسے کے بورڈ پر اعزازی طور پر لکھ دیا جائے گا۔

یہ فطری امر ہے کہ جب مدرسے کے بورڈ پر ایک بچے کا نام اعزاز کے ساتھ لکھا ہوگا اور سیکڑوں لوگ اسے بڑھ کر شاباش دیں گے تو دوسرے بچوں میں خود ہی جوش پیدا ہو جائے گا اور وہ ارادہ بنالیں گے کہ اگلی بار ہم نے کوشش کرنی ہے کہ اس بورڈ پر ہمارا نام لکھا ہو۔ اس طرح وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہوئے آسانی سے اور جلد ہی قرآن حفظ کرلیں گے۔

(۲)...... مدرسہ میں عام اعلان کروا دیا جائے کہ جو بھی مکمل قرآن کریم حفظ کرے گا اس کو اتنا نقد انعام دیا جائے گا۔

نوٹ:...... میں مدرسہ کا ذکر صرف اس لیے کر رہا ہوں کہ ہمارے ہاں عموماً حفظِ قرآن مدارس میں ہوتا ہے، ورنہ یہ طریقہ سکولز، کالجز، یونیورسٹیز کے مختلف ڈیپارٹمنٹس، مساجد، فیکٹریز اور دیگر ادارہ جات میں بھی اپنایا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳)...... جیلوں میں محصور قیدی سارا وقت فارغ گزارتے ہیں اور اکثریت اس وقت کو ضائع ہی کرتی ہے، تو یہ بڑا شاندار موقع ہے کہ ان کے وقت کو اس عظیم عمل میں صرف کروایا جائے۔ ہمارے اسلاف میں کئی ایسے اصحابِ سعادت کے تذکرے ملتے ہیں جنہوں نے قید میں رہتے ہوئے قرآن حفظ کیا۔ اس کی ایک صورت تو جیل انتظامیہ کی طرف سے ہوسکتی ہے کہ قیدیوں میں اعلان کروا دیا جائے کہ جو قیدی قرآن حفظ کرے گا اس کی اتنی سزا کم کر دی جائے گی یا اس کو آزاد کر دیا جائے گا اور ایسا الحمد للہ سعودیہ میں ہوتا ہے۔

یا پھر حفظِ قرآن کے ادارے یا رفاہی ادارے اس طرف توجہ دیں اور قیدیوں تک رسائی حاصل کر کے انہیں یہ ترغیب دی جائے کہ جو قیدی قرآن حفظ کرے گا؛ ہمارا ادارہ اس کو اتنی مالیت کے انعامات یا نقد رقم دے گا۔ اس کا بہت ہی اچھا نتیجہ برآمد ہوسکتا ہے۔

(۴)...... والد اپنے بچوں سے کہے کہ جس نے اس ماہ میں قرآن کا اتنا حصہ حفظ کیا تو میں اسے کپڑے خرید کر دوں گا، یا میں تمہیں اچھی سی دعوت کھلاؤں گا۔ اسی طرح چھوٹے بچے سے کہے کہ تمہیں سائیکل انعام دوں گا۔

حفظِ قرآن کے علاوہ مسجد میں نماز پڑھنے، باجماعت نماز کے اہتمام اور قرآن کلاس میں باقاعدہ حاضری جیسے امور پر بھی بچوں کو انعامات کے ذریعے ترغیب دی جائے۔

(۵)......ترغیب کا ایک بہت اچھا طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ کا اگر کوئی دوست حافظ قرآن ہے تو دوستوں سے عام ملاقات کے دوران اس دوست کی خاص تعظیم و تکریم کریں اور مجلس میں اسے اچھا مقام دیں، پھر سب لوگوں کے سامنے عظمتِ قرآن کو بیان کرتے ہوئے انہیں باور کروائیں کہ چونکہ یہ قرآنِ کریم کا حافظ ہے؛ اس لیے میں اس کو زیادہ عزت دیتا ہوں۔ اگر ممکن ہو تو اسے کوئی تحفہ بھی عنایت کر دیا جائے۔ اس طریقے سے حاضرینِ مجلس پر ایک رشک بھری کیفیت طاری ہو جائے گی اور ان میں بھی حفظِ قرآن کا شوق بیدار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے گا۔

اس طرح کی ترغیبات میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے، کیونکہ اس کا ثبوت تو ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ سے ملتا ہے، جیسا کہ غزوۂ بدر کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

((مَنْ قَاتَلَهُمُ الْيَوْمَ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) ⭘

''جو آج مشرکین سے ڈٹ کر مقابلہ کرے اور میدان چھوڑ کر نہ بھاگے؛ اس کے لیے جنت ہے۔''

(۶)...... آدمی اپنی بیوی کو ترغیب دے۔ اس کے مختلف انداز ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آدمی صبح کام پر جانے کے لیے جب گھر سے نکلنے لگے تو اپنی بیوی سے کہے کہ میرے گھر واپس آنے تک آپ نے فلاں سورت یاد کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر آپ نے وہ سورت یاد کر لی تو میں آپ کو ایک تحفہ دوں گا۔ پھر کوئی آسان سی سورت بیوی کے ذمے لگا کر چلے جائیں۔ شام کو جب آپ کام سے واپس آئیں تو اس سے وہ سورت سنیں۔ اگر وہ چند ایک غلطیاں بھی کر جاتی ہے تو پھر بھی اس کو تحفہ دیں، تاکہ اس میں مزید شوق پیدا ہو سکے۔ اور اس کو بتائیں کہ آپ کو یہ اعزاز قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے ملا ہے۔ ممکن ہے کہ بیوی کو اس بات کا ہوش آ جائے کہ قرآن کریم کا معاملہ کتنا اہم ہے اور اس چیز کا جوش وہ اپنی اولاد میں بھی پیدا کر دے، کیونکہ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ بچوں پر ماں کا اثر باپ کی نسبت زیادہ ہے، کیونکہ وہ اولاد کے ساتھ باپ کی نسبت زیادہ وقت گزارتی ہے اور ہر بچے کی نفسیات سے واقف ہوتی ہے اور بچوں کی پسند اور ناپسند کا اس کو بخوبی علم ہوتا ہے۔ چنانچہ جس بچے کو جو چیز پسند ہو اسے اسی چیز کے انعام کا کہہ کر اس کو کوئی چھوٹی سی سورت حفظ کرنے کا ٹاسک دے۔ عورت کو یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ خاص طور پر بچوں کو شروع عمر ہی سے اس طرف لگا دینا چاہیے، اس عمر میں بچہ چیز جلدی یاد کر لیتا ہے اور بھولتا نہیں ہے۔

⭘ سيرة ابن هشام: 1/ 68.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ 12 صفحے کے آخر سے حفظ کرنے کا طریقہ

(۱)......سب سے پہلے قرآن سے وہ صفحہ کھول لیں جو آپ نے یاد کرنا ہے۔

(۲)......صفحے کے شروع حصے سے یاد کرنے کی بجائے آپ صفحے کے آخری حصے سے یاد کرنا شروع کریں اور سب سے پہلے آخری آیت کو یاد کریں۔

(۳)...... پھر اس کے بعد جو اس سے پہلی آیت (یعنی جو سیکنڈ لاسٹ) ہو؛ اس کو یاد کریں۔اس کے بعد پھر اس سے پہلی، یہاں تک کہ صفحہ مکمل ہو جائے۔

یہ طریقہ اگرچہ شرعی اعتبار سے صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں معانی آگے پیچھے ہو جاتے ہیں، لیکن ایسا اس وقت ہوگا جب آخری آیت کو سابقہ آیت کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔اور اگر آیت کو علیحدہ علیحدہ کر کے یاد کریں تو پھر یہ مسئلہ درپیش نہ ہوگا۔

یہ طریقہ بڑا مفید ثابت ہوا ہے، وہ اس لیے کہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ شروع والی (یعنی قرآنِ کریم کے آخری پاروں والی) سورتوں اور صفحات کو ہمت اور جوش کے ساتھ اچھے طریقے سے یاد کرتا ہے اور جب آخر میں پہنچتا ہے تو اس وقت اس کی ہمت جواب دینے لگ جاتی ہے اور حفظ کرنے میں سستی کا شکار ہونے لگتا ہے۔اس لیے ہم اکثر بچوں کو یہ شکایت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ آخری (یعنی قرآن کے ابتدائی پاروں والی لمبی لمبی) سورتیں ہمیں اچھی طرح یاد نہیں ہیں۔میں نے اکثر نابینا بچوں کو اسی طرح سورۃ ابراہیم یاد کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بہ ہر حال میں اس طریقے کے بارے میں کسی کو نصیحت نہیں کرتا کہ صرف اسی پر اعتماد کیا جائے۔بسا اوقات انسان تنگی محسوس کرتا ہے اور حفظ کا کوئی نیا انداز تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ممکن ہے کہ یہ طریقہ اس کو پسند آئے لیکن اس میں جو شرط میں نے بیان کی ہے اس کو ضرور ملحوظ رکھا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ 13 ایک ایک سطر کے ذریعہ صفحے کو حفظ کرنا

(۱)...... مصحف کو سامنے رکھیں اور اس صفحے کو کھول لیں جسے آپ نے حفظ کرنا ہے۔

(۲)...... ایک خالی ورق لے لیں۔

(۳)...... خالی ورق سے قرآن کریم کا پورا صفحہ ڈھانپ لیں، سوائے پہلی سطر کے۔

(۴)...... اب جو سطر ظاہر نظر آ رہی ہے؛ اس کو بار بار پڑھیں اور جب تک آپ کو یقین نہ ہو جائے کہ وہ آپ کو یاد ہوگئی ہے تب تک پڑھتے رہیں۔

(۵)...... پھر دوسری سطر سے ورق کو ہٹا لیں اور اس کو یاد کریں۔

(۶)...... اس کے بعد پہلی سطر کو دوسری کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔

(۷)...... تدریجاً اسی طرح ورق صفحے سے ہٹاتے جائیں اور سطریں یاد کرتے جائیں، اس طرح آپ کو اچھا رزلٹ ملے گا۔ ان شاء اللہ

(۸)...... باقی صفحات بھی اسی طرح یاد کیجیے۔

ایک بھائی مجھے بتا رہے تھے کہ ان کے ایک دوست نے اسی انداز سے مکمل قرآن حفظ کیا ہے۔ الحمد للہ!

اس طریقے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب کمرۂ امتحان میں کسی کے پاس سوالیہ پرچہ آتا ہے تو اگر وہ سارے سوالوں کو ایک ہی مرتبہ پڑھ لے تو بعض دفعہ کچھ سوال مشکل نظر آتے ہیں تو انسان ان کو دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے، جس کا اثر دوسرے سوال حل کرنے پر بھی پڑتا ہے، کیونکہ انسان کا ذہن انہی مشکل سوالوں میں اٹک جاتا ہے اور وہ مسلسل پریشان رہتا ہے۔ لہٰذا اگر وہ اس طریقے کو اپنا کر سب سے پہلے صرف پہلا سوال دیکھے اور اسے حل کرے، پھر دوسرا، تیسرا اور باقی سوالات ایک ایک کر کے دیکھتا جائے اور انہیں حل کرتا جائے تو اس طرح کی پریشانی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ان شاء اللہ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ 14 قرآن کی ویڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے حفظ کرنا

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر ویڈیو ریکارڈنگ کا استعمال تعلیم کے لیے کیا جائے تو یہ بہت ہی بہتر ہے۔ اس کے استعمال کی کئی صورتیں ہیں، اُن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

پہلی صورت:

(۱)...... جس کا تلفظ اور آواز اچھی ہو وہ کیمرے کے سامنے بیٹھ کر اور مائیک لگا کر اچھے انداز میں مکمل قرآن کی ریکارڈنگ کروائے۔ میرے خیال میں اس کی تقریباً پندرہ سی ڈیز بنیں گی۔ اگر کوئی بچہ انہیں تین یا تین سے زیادہ مرتبہ سن لے گا وہ اللہ کے حکم سے بہت جلد قرآن حفظ کر لے گا۔

(۲)...... جس سکرین پر تصویر آ رہی ہوتی ہے، اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(الف)...... ایسی سکرین جس میں قاری کی تصویر اتنی واضح اور بڑی ہو کہ اس کے منہ کی حرکات بھی سمجھ آ رہی ہوں، تا کہ سننے والا بولنے کی کیفیت کو بھی اچھی طرح سمجھ سکے۔

(ب)...... دوسری قسم کی سکرین وہ ہے جس میں صرف لکھی ہوئی آیات سامنے آ رہی ہوں، وہ آیات جلی اور عمدہ خط میں لکھی ہوئی ہوں جسے بچہ بہت آسانی کے ساتھ پڑھ سکے۔

(۳)...... اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ عمل ایک ایسا ادارہ ہی کر سکتا ہے جو ایسی ویڈیوز بنانے کے اخراجات برداشت کر سکتا ہو، اس پر محنت کر سکتا ہو اور اس کو مشن سمجھ کر پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا ہو، تا کہ مطلوبہ ہدف حاصل ہو سکے۔

دوسری صورت:

دوسری صورت یہ ہے کہ:

(۱)...... ایک استاد جس کی قراءت اچھی ہو؛ وہ کھڑا ہو اور ایک آیت کی تلاوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے، اس کے ساتھ نوجوان چھوٹے بچے بھی کھڑے ہوں، وہ استاد کے پیچھے پیچھے اس آیت کو دوہرائیں۔ اس طرح سامع ان آیات کو مختلف آوازوں میں دو مرتبہ سن سکے گا اور اس کے ذہن میں قراءت کے ساتھ تصویر بھی یادگار کے طور پر بیٹھ جائے گی۔

(۲)......جن آیات کو طالب علم حفظ کرنا چاہتے ہیں وہ آیات سکرین پر ان کے سامنے کر دی جائیں۔ بہتر یہ ہے کہ وہ ڈیوائس یا ریکارڈر ذاتی ہو، تاکہ بچے خود بھی اس کو استعمال کر سکیں اور اس پر حفظ کی مشق کر سکیں۔

(۳)......بچوں سے کہیں کہ وہ قاری کو غور سے سنیں اور اس کے منہ کی حرکات کو نوٹ کرتے رہیں کہ وہ منہ کو کھولتا کیسے ہے، جوڑتا کیسے ہے اور منہ کو بند کیسے کرتا ہے۔

(۴)...... اگر آدھا صفحہ یاد کرنا ہے تو دو یا تین سے زیادہ مرتبہ سن لینا ہی کافی ہو گا، کیونکہ اس وقت اس کے مکمل حواس اس طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کان کے ساتھ نظر بھی شریک ہوتی ہے۔

تیسری صورت:

شروع سے لے کر آخر تک ریکارڈ کی ہوئی تلاوت گھر میں یا مدرسے میں بچوں کے سامنے چلا دیں۔ جب وہ اسے ایک سے زیادہ مرتبہ سن لیں گے تو وہ اسے اچھی طرح یاد کر لیں گے۔

چوتھی صورت:

یہ صورت اس وقت ممکن ہے جب آپ کے مالی وسائل بہتر ہوں۔ آپ کے پاس ایک بہترین کیمرے والا موبائل ہو اور اس سے آپ اپنی اور اپنے بچوں کی؛ قرآن پڑھتے ہوئے کی ویڈیو بنائیں اور پھر وہ ریکارڈنگ بچوں کو دکھائیں اور سنائیں، تاکہ وہ اسے سن کر اپنی اصلاح بھی کر سکیں، خوش بھی ہو سکیں اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی دکھا سکیں۔

ان تمام امور میں جس چیز پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ والدین یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استاذ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ بچے ان آلات کا غلط استعمال نہ شروع کر دیں۔

طریقہ 15 کمپیوٹر کی مدد سے حفظ کرنا

یہ طریقہ بھی تھوڑے سے فرق کے ساتھ گزشتہ طریقے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

اس کی کچھ صورتیں بنائی جا سکتی ہیں:

پہلی صورت:

کمپیوٹر پر کتابت کے ذریعے حفظ کرنا۔ اس کے لیے درج ذیل امور پر عمل کیا جائے:

(۱)...... سب سے پہلے آپ ایک عدد جدید کمپیوٹر لیں اور اس میں قرآن کریم سے متعلقہ سافٹ ویئر کر لیں۔

(۲)...... جس صفحے کو آپ نے یاد کرنا ہے اس کو اپنے سامنے کھول لیں اور یاد کرنا شروع کر دیں یا اس کو مصحف سے یاد کر لیں۔

(۳)...... پھر کمپیوٹر میں موجود ٹائپنگ کا سافٹ ویئر کھول لیں (یعنی ایم ایس ورڈ یا اِن پیج وغیرہ) تاکہ آپ اس میں آیات وکلماتِ قرآنیہ ٹائپ کر سکیں۔

(۴)...... اس کے بعد جو آپ نے یاد کیا ہے اس کو سکرین پر لکھنا شروع کر دیں۔ پھر جو آپ نے لکھا ہے اس کو مصحف (قرآنی نسخے) کے ساتھ ملائیں۔ اور اگر آپ سافٹ ویئر کے ذریعے ان کا تقابل کرنا چاہیں تو وہ بھی ٹھیک ہے، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اس سافٹ ویئر میں آپ وہ الفاظ لکھ دیں جن کی تصحیح مقصود ہے؛ تو وہ سافٹ ویئر ایک سیکنڈ میں ملا کر اس کی غلطیاں واضح کر دے گا۔

www.kitabosunnat.com

دوسری صورت:

آواز کے ذریعے قرآن کو حفظ کرنا۔ آج کل قرآن کریم کے ایسے سافٹ ویئر آچکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں جس میں تمام معروف قراء کی آوازیں ریکارڈ ہوتی ہیں۔آپ جس بھی قاری کی آواز میں تلاوت سننا چاہیں اس کو بہ آسانی سن سکتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ قاری کے ساتھ ساتھ آیات دوہراتے جائیں۔

تیسری صورت:

آواز اور تصویر کے ذریعے حفظ کرنا۔ یہ طریقہ ویڈیو والے طریقے کے مشابہ ہے، لیکن اس طریقے میں کچھ وسعت پائی جاتی ہے۔آواز والا ایک سافٹ ویئر ہوتا ہے جو کمپیوٹر میں ویڈیو کے ساتھ چلتا ہے۔اس میں آپ کوئی بھی آیت یا سورت اپنی آواز میں یا کسی اور کی آواز میں محفوظ کر سکتے ہیں اور کسی بھی وقت آپ اس کو دیکھ سکتے ہیں۔

میں نے سنا ہے کہ کوئی ادارہ لیزر شعاعوں کے ذریعے مصحف کی ریکارڈنگ کروا رہا ہے۔یقیناً اس سے ہمارے سامنے حفظ کرنے کے نئے طریقے منکشف ہوں گے۔اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ المانیہ میں ایک ادارہ خاص شعاعوں والا مصحف شائع کر رہا ہے جس کو اندھیرے میں بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

مجھے تو یہ بھی یقین ہے کہ ان شاء اللہ باصلاحیت اور گہرا علم و عقل رکھنے والے لوگ مصحفِ قرآنی کی ایسی صورت بھی نکالیں گے کہ مصحف کی سطریں منعکس ہو کر دیوار یا چھت پر بڑے بڑے حروف کے ساتھ نظر آئیں گی اور آدمی اسے بہ آسانی پڑھ سکے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر علم والے سے بڑھ کر صاحبِ علم پیدا کیے ہیں۔میں نے قرآن کریم کا ایسا سافٹ ویئر بھی دیکھا ہے کہ وہ آپ کے سامنے ایک آیت لکھے گا اور پھر آپ سے سوال کرے گا کہ یہ آیت کون سی سورت کی ہے؟ اگر آپ نے درست جواب دے دیا تو وہ ''صحیح'' لکھ دے گا اور پھر دوسرے سوال میں وہ آپ کے سامنے ایک نامکمل آیت لکھے گا اور آپ سے کہے گا کہ اس کو مکمل کر کے لکھیں، اگر آپ نے اپنے حافظے سے اس کو مکمل کر دیا تو وہ پھر ''صحیح'' لکھ دے گا اور اگر آپ نے غلطی کی تو وہ آپ کی غلطی کی نشاندہی کرتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی تصحیح بھی کرے گا۔

طریقہ 16 مخصوص اوقات کی مناسبت سے قرآن حفظ کرنا

اس کی صورت یہ ہے کہ آپ کسی خاص وقت میں اس سے متعلقہ آیات کو حفظ کریں، مثال کے طور پر رات کے وقت سورۃ الملک اور سورۃ الواقعہ حفظ کریں، جمعے کے دن سورۃ الکہف حفظ کریں، اسی طرح رمضان کی راتوں میں اس سے متعلقہ سورتیں حفظ کرلیں۔ اس طرح اوقات و مواقع کی شکل آپ کے ذہن میں بیٹھ جائے گی اور اس کے ساتھ جو کچھ بھی آپ نے حفظ کیا ہو گا وہ اس مناسبت سے یاد رہے گا۔ اس طرح آپ کے لیے دوہرائی کا عمل بھی آسان رہے گا اور حفظ میں پختگی پیدا ہو گی۔

ہمارے شیخ علامہ محمود عبدالدایم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے منطق کی کتاب "مَتْنُ السُّلَّم" کو چاند کی روشنی میں حفظ کیا۔

اسی طرح جب آپ پر کوئی خوشی یا غمی کا موقع آئے تو تب بھی بہ جائے فارغ بیٹھ رہنے کے فوری قرآن کھولیں اور کوئی سورت حفظ کرنے لگ جائیں، اس کی برکت سے ایک تو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے اپنی رحمت اور آسانیوں کے دروازے کھول دے گا اور دوسرا آپ جب بھی وہ سورت پڑھیں گے تو آپ کو اس موقع کی یاد آجائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کے تذکرے کے ساتھ خاص اوقات کو بیان فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴾ [بنی اسرائیل: 78]

"اور فجر کے وقت تلاوت کیجیے، یقیناً اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ﴾ [القدر: 1]

"بلاشبہ ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ 17 متاثر کن حوادث کے موقع پر حفظ کرنا

انسان کی زندگی میں بہت سارے حادثات ایسے رونما ہوتے ہیں جو زندگی بھر کے لیے اس کے ذہن پر اپنے نقش چھوڑ جاتے ہیں۔ انسان اگرچہ بوڑھا بھی ہو جائے تو وہ واقعات فراموش نہیں کر پاتا۔ اگر کوشش کی جائے تو ایسے حوادث کے ساتھ حفظِ قرآن جیسی سعادت کو ملا لینا چاہیے۔ یہ اگرچہ کچھ مشکل کام ہے کیونکہ ایسے مواقع پر انسان بہت متاثر ہوا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ذہنی انتشار ختم کرنا بہت گراں کام ہے۔ لیکن اگر اس مشقت آمیز صورت پر عمل کر لیا جائے تو یہ گارنٹی ہے کہ اس وقت یاد کی ہوئی کوئی بھی سورت زندگی بھر نہیں بھولے گی۔ کیونکہ جب بھی اسے وہ موقع یاد آئے گا تو ساتھ ہی یہ بات بھی یاد آ جائے گی کہ میں نے اس وقت فلاں سورت حفظ کی تھی، چنانچہ وہ اسے دوہراتا رہے گا، جس سے اس کا حفظ مضبوط رہے گا۔

اس کی بہت ساری مثالیں ہیں، چند ایک کی طرف میں اشارہ کرتا ہوں:

(۱)...... غارِ حراء کا وہ حادثہ جس میں جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو پہلی مرتبہ دبایا اور کہا: پڑھ۔ تو آپ نے جواب دیا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ جب جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو تین مرتبہ دبایا تو آپ ﷺ کا دِل پڑھنے کے لیے آمادہ ہو گیا۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے سورۃ العلق کی شروع والی آیات تلاوت کیں اور وہ آپ کے ذہن میں نقش ہو گئیں۔

(۲)...... اسی طرح سورۃ الانفال کے نزول کے وقت کا حادثہ اور بدر کے قیدیوں کے متعلق آیات۔

(۳)...... ایسے ہی جتنے بھی معرکے اور غزوات ہوئے اور ان مواقع پر جو قرآنی آیات نازل ہوئیں، جیسا کہ بدر، اُحد اور حنین کے مواقع پر۔

(۴)...... اسی طرح واقعہ اِفک ہے۔ اب کیا یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ سیدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ یہ جو الم ناک حادثہ پیش آیا اور اس موقع پر جو آیات نازل ہوئیں؛ وہ ان کو کبھی بھولی ہوں گی؟

اب میں چند مثالیں ایسے حوادث کی رقم کرتا ہوں جن کا میں نے خود مشاہدہ کیا ہے:

(۱)...... میں نے جیل میں بہت سارے قیدی ایسے دیکھے ہیں کہ جب وہ جیل سے نکلے تو ان کو مکمل قرآن حفظ تھا، انہوں نے بتایا کہ ہم نے دورانِ قید قرآن حفظ کیا ہے۔

(۲)......جس آدمی کو وقتی مرض لاحق ہو جائے، جیسا کہ کسی کا ہاتھ یا بازو ٹوٹ جائے یا کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جائے کہ جس کی وجہ سے اس کا گھر میں رہنا لازم ہو جائے، تو وہ اس فراغت کو خاموش لیٹے ہوئے نہ گزار دے بلکہ اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے قرآن حفظ کرنے کی کوشش شروع کرے۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو مسلسل بیمار رہنے کے باعث بستر پر پڑا رہا اور اس نے چار ماہ کے دوران ہی مکمل قرآن حفظ کر لیا تھا۔

(۳)...... اگر کسی آدمی کا بیٹا کھو جائے تو وہ ایسے وقت میں سورۃ یوسف یاد کر لے۔ اس سے ایک تو حضرت یعقوب علیہ السلام پر آنے والے اسی آزمائش کو یاد کر کے اس کو صبر اور حوصلہ ملے گا، اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ اس وقت کا حفظ بڑا پختہ ہوگا، کیوں کہ وہ اس وقت معانی کو سامنے رکھ کر سورت کو حفظ کرے گا۔ بیٹے کی جدائی کی وجہ سے یہ معانی اس کے سامنے ایسے ہی کھڑے ہوں گے جیسے کوئی مجسم چیز کھڑی ہو۔

طریقہ 18 محسوسات کے ساتھ آیات کا ربط بنا کر حفظ کرنا

اس سے مراد یہ ہے کہ آپ جو آیاتِ قرآنیہ حفظ کر رہے ہوں؛ ان کے جو الفاظ و کلمات آپ پڑھیں تو ان کے معانی کو ساتھ ساتھ محسوس کرتے جائیں اور اپنے ذہن میں ان کی تصویر لاتے جائیں۔ مثلاً آپ زمین کی تخلیق سے متعلقہ آیات پڑھ رہے ہیں تو اپنے ذہن میں زمین کا نقشہ اور تصویر لے آئیں، بلکہ زمین کو دیکھنے بھی لگ جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس انداز سے حفظ کرتے ہوئے کوشش کریں کہ آپ کا ذہن دیگر ہر قسم کے خیالات سے خالی ہو اور اپنے ذہن کو مکمل طور پر ان آیات پر مرکوز رکھیں اور جن چیزوں کا ان میں ذِکر ہے؛ انہیں مدنظر رکھیں۔ جیسا کہ آسمان، زمین، پہاڑ اور باقی تمام مخلوقات۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیں:

﴿ وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ ﴾ [النحل: 14]

''اور وہ ہی ذات ہے جس نے سمندر کو مسخر کیا ہے۔''

یہ پڑھتے ہوئے آپ اپنے ذہن میں سمندر کا نقشہ لے آئیں اور اس نقشے کو اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لیں۔ اس طرح ایک تو یہ آیت دِلچسپی سے یاد ہو جائے گی اور دوسرا آپ جب بھی سمندر دیکھیں گے یا اس کا تذکرہ سنیں گے تو ساتھ ہی آپ کو یہ آیت یاد آ جائے گی۔

اسی طرح جب آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیں:

﴿ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ... ﴾ [النحل: 79]

''کیا آپ نے پرندوں کی طرف نہیں دیکھا جو آسمان کی فضا میں تیر رہے ہیں۔''

تو فوراً آسمان کی فضا کی طرف دیکھیں، آپ کو آسمان پر پرندے نظر آئیں گے، اس منظر کو ذہن میں نقش کر لیں اور اس آیت کے ساتھ جوڑ لیں۔ اس طرح آپ جب بھی فضا میں پرندے اُڑتے دیکھیں گے تو آپ کو یہ آیت یاد آ جائے گی۔

ایسے ہی جب آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیں:

﴿ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴾ [الطور: 44]

''اگر یہ لوگ آسمان کے کسی ٹکڑے کو گرتا ہوا دیکھ لیں تب بھی کہہ دیں کہ یہ تہ بہ تہ بادل ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو فوراً بادلوں کی طرف نگاہ اُٹھائیں اور ان آیات کو اس منظر سے جوڑ کر ذہن نشین کر لیں۔

اسی طرح جب آپ اللہ کا یہ فرمان پڑھیں گے:

﴿بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝﴾ [القيامة : 4]

”بلکہ ہم تو ان کے پور پور تک درست کرنے پر قادر ہیں۔“

اس آیت کی تلاوت کے بعد آپ اپنی انگلیوں کو دیکھیں اور ذرا سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پوروں اور جوڑوں کو کیسے ملایا اور بنایا ہے؟ چنانچہ اس آیت کو بھی اس انداز سے ذہن نشین کر لیجیے۔

اور جب آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیں:

﴿فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝﴾ [الرحمٰن : 68]

”ان دونوں (جنتوں) میں میوے، کھجور اور انار ہوں گے۔“

تو آپ اپنے ذہن میں کھجور اور انار کے درختوں کو لائیں اور اس منظر کو ان آیات سے جوڑ لیں۔ اس طرح کی بے شمار آیات ہیں جنھیں ان میں بیان ہونے والے ہر منظر کے ساتھ ملا کر ذہن نشین کیا جا سکتا ہے۔

جب آپ حفظ کرتے وقت اس طرح کا اہتمام کریں گے تو اس کی دوہرائی کرنا بھی آپ کے لیے نہایت آسان ہو جائے گا۔ جب بھی آپ کوئی چیز یا منظر دیکھیں گے تو اس سے متعلقہ آیات خود بہ خود آپ کے ذہن میں آ جائیں گی۔ یا جب بھی آپ کو کوئی آیت بھولے گی تو وہ احساس آپ کو فوراً آیت یاد دلا دے گا جس کے ساتھ آپ نے اس کا ربط جوڑا ہو گا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي

”اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور سیدھے راستے پر چلا۔“

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد فرمایا: اے علی! ہدایت (کا نام لیتے ہوئے اس) سے صحیح راستے پر چلنے کو ذہن میں رکھو اور سیدھا رہنے سے تیر جیسی سدھائی مراد لو۔ ٥

یعنی آپ ﷺ نے بھی اس طریقے کو مؤثر سمجھا اور اسی کی نصیحت فرمائی کہ دعا کرتے ہوئے اس سے متعلقہ چیزیں ذہن میں نقش کرو۔

اس طرح آیات کے ساتھ چیزوں کو ملا ملا کر پڑھنے والے کا تخیل اس کے حفظ کی پختگی کا باعث بنے گا۔

اس انداز کے ساتھ وہ سورتیں بھی حفظ کی جاسکتی ہیں جو مختلف قصوں پر مشتمل ہیں، جیسا کہ سورۃ یوسف، سورۃ مریم اور سورۃ کہف وغیرہ۔

اس لیے جو میرے بھائی مایوس ہو چکے ہیں کہ وہ قرآن حفظ نہیں کر سکتے، انہیں خاص طور پر نصیحت ہے کہ وہ قصص و واقعات پر مشتمل سورتوں کو اسی طریقے سے یاد کرنے کی کوشش کریں۔ پھر دیکھیے گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کے سینے کھولتا ہے اور وہ بڑی دلچسپی کے ساتھ قرآن حفظ کرتے جائیں گے۔

طریقہ 19 قرآن کی تفسیر سامنے رکھتے ہوئے حفظ کرنا

حفظِ قرآن کے اس طریقے میں آیات کی تفسیر اور توضیح پر اعتماد کیا جاتا ہے یا سببِ نزول کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ یہ طریقہ بچوں کی بہ نسبت بڑوں کے لیے مفید ہے۔

اس طریقے کے مطابق حفظ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اصولوں کو مدنظر رکھا جائے:

(۱)...... مصحف کے ساتھ قرآن کے مشکل کلمات کی تفسیر یا کوئی عام اور آسان سی تفسیر ساتھ رکھ لیں۔

(۲)...... سورت کے جس ٹکڑے کو آپ نے حفظ کرنا ہے؛ اس کا انتخاب کر لیں۔

٥ صحيح مسلم: 2725.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳)......مشکل الفاظ پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اس ٹکڑے کو پڑھنا شروع کریں۔

(۴)......مشکل کلمات کے معانی کو سمجھنے کے لیے تفسیر کو کھولیں، تاکہ اجمالی طور پر آیات کا مفہوم آپ کی سمجھ میں آجائے اور اگر ممکن ہو سکے تو آیات کے سببِ نزول سے بھی آپ باخبر ہو جائیں۔

میں یہاں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ آیات کے معانی کو سمجھنے سے مراد صرف ان کے سرسری اور جزوی مطالب سمجھنا ہے، جن کی مدد سے صرف آیات کو یاد کیا جا سکے۔ اس کی پوری تفسیر سمجھنے اور گہرے مطالعے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ پوری سورت حفظ کرنے کے بعد اس کی مکمل تفسیر کو پڑھیں تو یہ اس لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوگا کہ ساری سورت ابتدا سے آخر تک ایک مربوط مفہوم کے ساتھ آپ کے ذہن میں نقش ہو جائے گی۔

(۵)...... پھر آیت کے جس ٹکڑے کے معانی کو آپ نے سمجھا ہے، اس پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے یاد کرنا شروع کر دیں۔

(۶)...... جب آپ کو اچھی طرح یہ ٹکڑا یاد ہو جائے اور سمجھ میں بھی آجائے تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب صرف ان آیات پر عمل کرنا ہی باقی رہ جائے گا، باقی حفظ کی حد تک وہ آپ کو اچھی طرح یاد ہو چکا ہوگا۔

یہ وہ طریقہ ہے جس پر ہمارے سلف صالحین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل کرتے رہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم قرآن مجید کی دس آیات کو یاد کرتے اور ساتھ ساتھ اس کا فہم حاصل کرتے اور پھر اس پر عمل کرتے۔ [1]

یہ طریقہ ان تمام لوگوں کے لیے مفید ہے جو مختلف قسم کے کاموں اور کاروبار میں مصروف رہتے ہیں اوران کو قرآن حفظ کرنے کے لیے وقت نہیں ملتا۔

[1] مسند أحمد: 410/5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر دو، تین، یا اس سے زائد لوگ ایک ہی جگہ کام کرتے ہیں اور وہ سب قرآن حفظ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو انہیں یوں کرنا چاہیے کہ کسی ایسے استاذ سے ایک دِن کا کوئی وقت طے کرلیں جو ان کو قرآن کا ناظرہ بھی اچھی طرح پڑھا دے اور متعلقہ آیات کی آسان اور مختصر تفسیر بھی سمجھا دے۔ اس کے بعد وہ سب لوگ آپس میں عہد کریں کہ وہ اس ہفتے میں ان آیات کو اچھی طرح حفظ کرلیں گے اور جب دوبارہ ملاقات ہوگی تو ہم ایک دوسرے کو یہ آیات زبانی سنائیں گے بھی اور ان کی تفسیر بھی بیان کریں گے۔ اس طریقۂ حفظ کے ذریعے جہاں قرآن حفظ ہوتا جائے گا وہاں اس کے معانی و مفاہیم بھی احسن انداز کے ساتھ ذہن نشین ہوتے جائیں گے۔

طریقہ 20 نابینا شخص کے لیے قرآن حفظ کرنے کا طریقہ

بینائی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن ہم اس کی قدر نہیں کرتے۔ میرے ایک شیخ نے مجھے ایک دن کہا کہ اگر تم آنکھوں کی قدر پہچاننا چاہتے ہو تو اپنی آنکھوں پر کچھ دیر کے لیے کوئی چیز باندھ لو، تھوڑی ہی دیر میں تمہیں معلوم پڑ جائے گا کہ بینائی کے بغیر زندگی گزارنا کس قدر مشکل ہے۔ لہٰذا اس عظیم نعمتِ خداوندی کا ہر دم احساس رہنا چاہیے اور ربِ کریم کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے، تاکہ یہ نعمت دائم سلامت رہے اور زوال سے محفوظ رہے۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بصارت کی نعمت سے محروم رکھا ہے انہیں اس کے بدلے میں بصیرت کی نعمت سے نوازا ہے۔ ان میں فہم و ادراک کی صلاحیت خوب ہوتی ہے اور وہ اپنی اس خوبی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسروں کی نسبت قرآن کو جلد یاد کرلیتے ہیں۔ ان کے لیے قرآن حفظ کرنے کے بہت سے طریقے ہیں لیکن ہم یہاں چند مشہور طریقے ذکر کرتے ہیں:

(۱)......سب سے پہلے نابینا بچے کو کسی قاری صاحب کی شاگردی میں دیا جائے کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفظ کرنے میں استاد کا ہونا ایک بنیادی رکن ہے۔ اگر ہو سکے تو اس کے لیے استاد بھی نابینا ہی تلاش کیا جائے، کیونکہ وہ بھی اسی حالت اور کیفیت میں ہوتا ہے، لہٰذا دونوں ایک دوسرے کے احساسات کو سمجھ سکیں گے اور یوں استاد کے لیے شاگرد کو سمجھانا اور شاگرد کا استاد سے سبق پڑھنا اور سمجھنا آسان ہوگا۔

(۲)...... اگر کوئی قاری صاحب نہ مل سکیں یا وہ زیادہ وقت دینے پر تیار نہ ہوں تو کوئی بھی ایسا آدمی کہ جس کی قراءت صحیح ہو؛ یہ کام سرانجام دے سکتا ہے اور اگر ایسا آدمی بھی میسر نہ ہو سکے تو پھر ریکارڈنگ ڈیوائس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۳)...... پڑھنے کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جائے جہاں شور وغل بالکل بھی نہ ہو۔

(۴)...... استاد نابینا بچے کو قرآن کی ایک ایک آیت یاد کروائے، اس کے سامنے پہلی آیت صحیح قراءت اور بلند آواز سے پڑھے، پھر بچے سے وہ اس آیت دو یا تین دفعہ پیچھے پیچھے دوہرانے کو کہے، جب تک وہ آیت اسے یاد نہ ہو جائے؛ یہ عمل جاری رکھے۔

(۶)...... اس کے بعد دوسری آیت شروع کرے اور صفحے کے آخر تک اسی طرح یاد کروائے۔ اگر کسی آیت کا اگلی یا پچھلی آیت کے ساتھ کوئی ربط ہو تو استاد وہ بھی بچے کو بتلائے، تاکہ اس انداز سے بھی بچے کے ذہن میں وہ آیات محفوظ رہ سکیں۔ جب پورا صفحہ اسے یاد ہو جائے تو استاد اس سے سارا سنے اور جو جو غلطی ہو اس کی اچھے انداز میں نشاندہی کرے۔

(۷)...... نابینا کی صلاحیت کے مطابق ہی اس کو حفظ کروانا چاہیے، یعنی اس پہ زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے کہ جو اس کی قوتِ حافظہ سے بڑھ کر ہو۔ بصارت سے محروم ایسا بچہ جتنا زیادہ وقت اپنے استاد کے پاس گزارے گا اتنا ہی زیادہ فائدہ حاصل کر پائے گا۔

(۸)...... ابھی ایک بڑا کام باقی ہے، جسے نابینا بچے نے خود ہی حل کرنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دن میں جو کچھ اس نے حفظ کیا ہے اس کو دوہرائے۔ دوہرائی کے دوران اگر وہ کسی لفظ یا کلمے پر رک جائے اور اس کا پتہ نہ چل رہا ہو اور کوئی بتانے والا بھی موجود نہ ہو تو کوئی بات نہیں، وہ اسے چھوڑ کر آگے پڑھنا شروع کر دے اور دوسرے دن استاد سے اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق پوچھ لے، اس طرح وہ لفظ اس کے ذہن میں اچھی طرح بیٹھ جائے گا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس دورِ جدید میں ریکارڈنگ ڈیوائس خاص طور پر نابینا افراد کے لیے بہت مفید اور اہم چیز ہے، لہٰذا استاد کی عدم موجودگی کی صورت میں اس سے مدد لی جاسکتی ہے۔ میں نے بہت سے نابینا حفاظ ایسے بھی دیکھے ہیں جن کا حفظ بینائی والے حفاظ سے بھی زیادہ پختہ ہوتا ہے اور ان میں سے اکثر نے بتلایا کہ انہوں نے آڈیو تلاوتیں سن سن کر اپنی منزل پختہ کی ہے۔

میں نے ایک بار دیکھا کہ ایک نابینا حافظ دوسرے نابینا حافظ کے ساتھ بیٹھا ہے اور اس سے کہہ رہا ہے کہ اس آیت ﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا . . .﴾ سے پڑھنا شروع کرو اور جتنی آیات اس سے شروع ہوتی ہیں؛ وہ سب بھی سناؤ۔

دوسرا نابینا حافظ پڑھنا شروع کرتا ہے اور ایسی تمام آیات کو پڑھ جاتا ہے۔ پھر دوسرا پہلے سے کہتا ہے کہ تم یہ آیت تلاوت کرو: ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا . . .﴾ چنانچہ وہ اس آیت کو پڑھتا ہے اور پھر ایسی تمام آیات پڑھ کر سناتا ہے جن کے شروع میں یہ کلمات ہیں۔ یقیناً اس عجیب اور مؤثر انداز سے کی جانے والی دوہرائی حفظِ قرآن کو نہایت پختہ کر دیتی ہے اور بہت ہی کم لوگ ایسے ہوں گے جن کو اس انداز سے قرآن یاد ہوگا۔

ایک پُرلطف اور عجیب بات یہ بھی ہے کہ بعض نابینا حفاظ آیات کے نمبروں کے ذریعے قرآن یاد کرتے ہیں۔ اس کا اضافی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ قرآن حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سورت کی آیات کی تعداد بھی معلوم رہتی ہے اور ہر آیت کا نمبر بھی ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

طریقہ 21 مساجد میں کلاس لگا کر قرآن کریم حفظ کرانا

بہت سے اسلامی ممالک میں یہ طریقہ مروّج ہے کہ مساجد میں حفظ کی کلاس لگائی جاتی ہے، جس میں مقامی و بیرونی طلبہ قرآنِ کریم حفظ کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان آخری چند سالوں میں مملکت سعودی عرب میں ہر بستی اور شہر کی مساجد میں یہ طریقہ بڑی تیزی سے پھیل چکا ہے اور لاکھوں مساجد سے تجاوز کر چکا ہے۔ الحمد للہ۔ یہ سب صرف اللہ کے فضل سے اور قرآن کی خدمت کرنے والوں کی کاوشوں سے ہے۔ یہ طریقہ ایجاد کرنے میں پاکستانی شیخ محمد یوسف سیٹھی کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے اس کام کو شروع کیا تھا اور یہ سن 1962 عیسوی کی بات ہے جب انہوں نے پاکستان میں ایک قرآنی مدرسہ کی بنیاد رکھی اور اس پر کافی پیسہ خرچ کیا۔ اب ان کو قرآن کریم کی تدریس کے لیے قراء کرام کی ضرورت تھی تو انہوں نے سوچا کہ میں اس عظیم تعلیم کے لیے مکہ مکرمہ سے معلمین لاؤں گا، کیونکہ قرآنِ کریم کی پہلی وحی وہیں نازل ہوئی تھی۔ جب وہ اس مقصد کے لیے مکہ پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ یہاں تو قراء کی تعداد بہت کم ہے۔ چنانچہ انہوں نے پھر یہ ارادہ کیا کہ پہلے میں اس عمل کو یہاں مکہ میں شروع کروں گا۔ سو انہوں نے بن لادن کی مسجد میں تحفیظِ قرآن کی پہلی کلاس شروع کی۔ پھر مسجد الحرام میں ایسی ہی کلاس لگائی اور پھر یہ سلسلہ سعودیہ کے دیگر شہروں میں پھیل گیا، بلکہ اس کے بعد یورپ تک جا پہنچا۔

اس طریقے کی صورت یہ ہے:

(۱)...... اس کا آغاز اس انداز سے ہوتا ہے کہ علاقے کی مسجد میں حفظ قرآن کی کلاس کا باقاعدہ افتتاح کیا جاتا ہے اور بچوں کے داخلے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر مختلف عمروں کے طالب علم اس کلاس کے لیے مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں۔

(۲)...... قاری صاحب بچوں کو پہلے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھاتے ہیں۔ سب سے پہلے ان سورتوں کا ناظرہ پڑھایا جاتا ہے اور بچے اپنے استاد کے پیچھے پیچھے پڑھتے ہیں۔

(۳)...... پھر زبانی یاد کرنے کے لیے مناسب سا سبق دے دیا جاتا ہے جسے بچہ ایک دن میں آسانی سے یاد کر سکتا ہو۔ پھر اگلے دن طالب علم اپنا وہ سبق قاری صاحب کو سناتا ہے۔

(۴)...... ان بچوں کے حفظ کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ کلاس میں بیٹھا ہوا ہر طالب علم اپنے مصحف کو کھولتا ہے اور استاد کا دیا ہوا سبق یاد کرنا شروع کر دیتا ہے، پھر وہ بار بار اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو دوہراتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ سبق اس کو اچھی طرح یاد ہو جاتا ہے۔ وقت ختم ہونے سے پہلے وہ یہ سبق اپنے استاد کو جا کر سنا دیتا ہے اور آگے دوسرا سبق لے لیتا ہے۔

(۵)...... ہمارے مشاہدے میں یہ بات بھی آئی ہے کہ ایک ہی کلاس میں موجود طالب علموں کے سبق کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔

(۶)...... استاد پر چونکہ بہت سے بچوں کی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، لہٰذا وہ بھرپور محنت کرتا ہے اور بچوں کا سبق، سبقی اور منزل سنتا ہے۔

(۷)...... طالب علموں کی حالتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ بعض طالب علم مستقل مزاجی سے لگے رہتے ہیں اور مکمل قرآن حفظ کر لیتے ہیں اور بعض ذرا سستی یا بے توجہی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس میں خاصا وقت لگا دیتے ہیں، جبکہ بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو قرآن مکمل کیے بغیر ہی بھاگ جاتے ہیں۔ بہرحال صحیح فائدہ تو وہی حاصل کر پاتا ہے جو مستقل مزاجی سے لگا رہتا ہے۔

(۸)...... حفظ کے طلباء کا ریکارڈ محفوظ رکھنے کے لیے ایک رجسٹر بنایا جاتا ہے جس میں طالب علموں کے نام، ایڈریس، عمر اور حفظ کی مقدار (یعنی کتنے سپارے یا سورتیں حفظ کر چکا ہے) وغیرہ لکھی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ روزانہ کی رپورٹ بھی مرتب کی جاتی ہے کہ آج کس طالب علم نے کتنا سبق یاد کر کے سنایا اور کتنا حصہ سبقی اور منزل کا سنایا۔

(۹)...... جو بچے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کو حسبِ پوزیشن انعامات دِیے جاتے ہیں۔ اس انعامی تقریب میں بچوں کے والدین بھی شامل ہوتے ہیں۔

(۱۰)...... اسی طرح سالانہ محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں طلباء کے والدین مدعو ہوتے ہیں اور بعض دفعہ مختلف علماء اور مدرسین کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ ایسی محافل میں وہ طلباء جو حفظ قرآن کے امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں اور جو نمایاں پوزیشن لیتے ہیں؛ ان کو بہ دستِ مہمان خصوصی انعامات دِیے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نـــوٹ:......حفظ کے جن طلباء کی آواز پیاری ہو یا جن کی حفظ میں پختگی ہو انہیں نمازوں کی امامت کی ذِمہ داری بھی سونپ دی جاتی ہے، جس سے ان طلباء میں اعتماد اور وثوق پیدا ہونے اور صلاحیت نکھرنے کے ساتھ ساتھ دیگر طلباء میں بھی ترغیب پیدا ہوتی ہے اور وہ بھی اس اعزاز کو پانے کے لیے خوب محنت اور ذوق وشوق کے ساتھ پڑھائی کرنے لگتے ہیں۔

طریقہ 22 دائرے کی شکل میں حفظ کرنے کا طریقہ

یہ طریقہ میں نے سوڈان میں دیکھا تھا۔ نام ذرا عجیب سا ہے لیکن طریقہ بہت عمدہ ہے۔ اس میں ایک نئی شکل پائی جاتی ہے۔ میں نے یہ مناسب سمجھا کہ یہ طریقہ قارئین کے سامنے رکھوں تاکہ انہیں بھی اس کی اطلاع اور پہچان ہو سکے۔ اس کو اپنانا ضروری نہیں ہے، البتہ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ بہت سے بچوں نے اس طریقے کے مطابق قرآن حفظ کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ ہمیں یہ طریقہ بہت ہی عمدہ لگا ہے۔ اس کا انداز کچھ اس طرح ہے کہ:

(۱)......استاد اپنے اردگرد حلقے کی صورت میں کچھ طلبہ کو کھڑا کرتا ہے، ہر طالب علم نے ہاتھ میں قرآن پکڑا ہوتا ہے جس پر وہ سبق پڑھتا ہے۔ سبق کا چوتھائی حصہ استاد پڑھاتا ہے اور قراءت کی تصحیح کرتا ہے، تاکہ حفظ کرنے سے پہلے ہی ہر طالب علم کی تلفظ کی اغلاط دُور ہو جائیں۔

(۲)......شیخ حلقے کے درمیان میں بیٹھا ہوتا ہے تاکہ سب طلبہ پر نظر رکھ سکے۔ ایک طالب علم استاد کے پاس آتا ہے اور اپنے سبق کی تصحیح کروا کے واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر دوسرا طالب علم آ جاتا ہے۔ اسی طرح تمام طلاب باری باری آتے ہیں اور جو سبق یاد کرنا ہوتا ہے اس کی اغلاط دُور کروا کر حفظ سے پہلے اپنا تلفظ ٹھیک کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳)...... دو گھنٹے تک یہی سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ اس دوران کچھ طالب عالم اپنا اپنا سبق یاد بھی کرتے رہتے ہیں۔

(۴)...... اس کے بعد استاد کے حکم پر طلبہ دائرے کی شکل میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور گھومنے کی صورت میں آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیتے ہیں، استاد ان کے درمیان میں کھڑا ہو جاتا ہے، تاکہ سب طلبہ پر نظر رہے اور کوئی نظم کی خلاف ورزی نہ کر سکے۔

(۵)...... اس دوران استاد سب طلبہ کو کہتا ہے کہ جس جس کو سبق یاد ہوتا جائے وہ بیٹھتا جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے اور جو طالب علم سبق یاد کر لیتا ہے وہ بیٹھ جاتا ہے، باقی اسی انداز میں گھومتے اور چلتے ہوئے سبق یاد کرتے رہتے ہیں۔

(۶)...... اس انداز میں اگر طالب علم اونچی آواز میں بھی پڑھنے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس سے طالب علم میں چستی پیدا ہوتی ہے اور ہمت بھی بڑھتی ہے۔

(۷)...... اس عمل کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد استاد تمام بچوں کو بیٹھنے کا کہہ دیتا ہے۔ پھر سب بچے باری باری استاد کے پاس آنے لگتے ہیں اور اپنا اپنا سبق سنانا شروع کرتے ہیں۔

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ استاد ایسے طلبہ کہ جنہوں نے سبق سنا لیا ہوتا ہے اور ان کا تلفظ وسماع بھی اچھا ہوتا ہے، کی ذِمہ داری لگا دیتا ہے کہ تم فلاں فلاں طالب علم کا سبق سن لو۔

افریقہ میں اس طریقے کو ''رمی'' کہا جاتا ہے اور میرے خیال کے مطابق یہ طریقہ ایجاد بھی افریقی قراء نے ہی کیا ہے۔

اس طریقے کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک فائدہ تو یہ ہے کہ طالب علم کا خون گردش میں رہتا ہے اور جسمانی اعضاء چست رہتے ہیں۔ مسلسل بیٹھے رہنے کی وجہ سے جسم میں قدرے سستی پیدا ہو جاتی ہے، جس سے پڑھائی کا عمل بھی کمزور پڑ جاتا ہے، لیکن یہ طریقہ اپنانے پر سستی بھی ختم ہو جاتی ہے اور پڑھائی بھی دِل جمعی سے ہونے لگتی ہے۔ بچے چونکہ اُچھلنا کودنا اور حرکت کرتے رہنا پسند کرتے ہیں اور اگر آپ بچوں کو مسلسل باندھے رکھیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی ایک ہی جگہ پر پابند کر کے بٹھائیں رکھیں تو وہ اس سے تنگی محسوس کرنے لگیں گے، جس کے اچھے نتائج برآمد نہیں ہوتے، اسی لیے یہ طریقہ وضع کیا گیا ہے۔

اس طریقے کو اپناتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ دائرہ تھوڑا بڑا ہونا چاہیے، کیونکہ چھوٹے دائرے میں چکر کاٹنے سے طلبہ کو چکر آ سکتے ہیں اور سر درد ہونا شروع ہو سکتا ہے، جس سے فائدے کی بجائے اُلٹا نقصان ہو جائے گا، لیکن اگر دائرہ کسی کھلی جگہ میں ہو اور بڑا ہو، جس سے نہ تو ایک دوسرے سے اُلجھ رہے ہوں اور نہ ہی انہیں چکر وغیرہ آ سکے، تو تب ہی اس کے فوائد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

طریقہ 23 حفظِ قرآن کا اُزبک طریقہ

یہ طریقہ بعض ان جمہوری اسلامی ممالک میں رائج ہے جو کمیونزم کے جانے کے بعد خود مختار ہو گئے تھے، جیسا کہ قیرغیزستان، کازخستان، داغستان اور وہ تمام علاقے جن کی اکثریت اُزبکستان سے ہی متعلق ہے۔ اسی لیے میں نے اس طریقے کا نام ''اُزبک طریقہ'' رکھا ہے۔ اب میں اس طریقے کی تفصیل پیش کرتا ہوں:

(۱)...... طالب علم نے جو سورت یا سپارہ حفظ کرنا شروع کرنا ہو، اس کا پہلا صفحہ استاد کو ناظرہ سنائے، تاکہ استاد حفظ سے پہلے اس کے تلفظ کی غلطیاں دُور کر دے۔

(۲)...... استاد طالب علم کا ناظرہ بالکل درست کرنے کے بعد اسے کہے کہ تم یہ صفحہ مسلسل 300 مرتبہ ناظرہ پڑھو۔

(۳)...... جب طالب علم اس صفحے کو تین سو مرتبہ پڑھ لے تو اس کے بعد وہ صفحہ اسے بہت ہی اچھی طرح زبانی یاد ہو جائے گا، چنانچہ وہ استاد کو سنا دے۔

(۴)...... اس کے بعد استاد کو اگلے صفحے کا ناظرہ سنایا جائے اور اس کا تلفظ درست کروایا جائے، پھر اسے بھی اسی طرز پر پڑھنا شروع کر دے۔ یوں مکمل قرآن اسی طریقے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفظ کر لے۔

(۵)...... جب طالب علم ایک سورت یا ایک سپارہ اسی طریقے کے مطابق حفظ کر لے، تو پھر استاد اسے کہے کہ اب تم یہ پوری سورت یا سپارہ 150 مرتبہ پڑھو۔ یوں اس کی اچھی طرح دوہرائی ہو جائے گی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سبق کو اتنی زیادہ تعداد میں تکرار اور تسلسل کے ساتھ پڑھا جائے تو وہ بہ آسانی ذہن میں بیٹھ جاتا ہے۔ اس طریقے کو ہم یوں سمجھیں کہ جو شخص روزانہ سوتے وقت سورۃ الملک پڑھنے کی پابندی کرے تو اسے وہ کچھ عرصے بعد زبانی یاد ہو جائے گی۔ حالانکہ وہ صرف ایک دن میں ایک ہی بار پڑھتا ہے۔ اسی طرح جو شخص سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتا رہتا ہو تو وہ بھی اسے بہ آسانی یاد ہو جاتی ہے۔ نیز جب ہم ہر جمعے کے روز سورۃ الکہف کی تلاوت کرتے ہیں اور کسی جمعے میں ناغہ نہیں کرتے، تو تھوڑے ہی عرصے بعد اس کی اکثر آیات جانی پہچانی سی لگنے لگتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ بہت سی تو زبانی یاد ہو جاتی ہیں۔ تو جو سورت ہفتے میں ایک بار پڑھنے سے اس قدر ذہن میں بیٹھ سکتی ہے تو سوچیں ایک ہی وقت میں ایک صفحہ 300 بار پڑھنے سے اور ایک سورت یا سپارہ 150 بار پڑھنے سے کیسے نہیں یاد ہو سکتا؟

www.kitabosunnat.com

طریقہ 24 حفظِ قرآن کا ترکی طریقہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ مملکتِ ترکی نے خدمتِ قرآن کے میدان میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہمیں ان کے طریقۂ حفظ سے بھی واقفیت ہونی چاہیے، کیوں کہ یہ ایک مخصوص طریقہ ہے۔

اس طریقے کے مطابق حفظ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل مراحل پر عمل کیا جائے:

(۱)...... اس طریقے میں طویل مدت تک طالب علم کو قرآن کی قراءت کے متعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تربیت دی جاتی ہے۔ طالب علم کو بنیادی قواعد (جیسا کہ ہمارے ہاں نورانی قاعدہ وغیرہ ہے) سے وہ ابتداء کرتے ہیں اور جب تک قرآن کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے میں پختگی نہ آجائے اور تب تک یہ مشق چلتی رہتی ہے۔ اس کا دورانیہ تقریباً ایک سال ہوتا ہے۔ اس کے بعد بچے کو حفظ کے مرحلے میں داخل کرتے ہیں۔

(۲)...... جس مصحف سے طلبہ حفظ کرتے ہیں وہ تیس الگ الگ اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے، ہر جزو میں 20 صفحات ہوتے ہیں اور ہر صفحہ 15 سطروں پر مشتمل ہوتا ہے۔

(۳)...... طالب علم پہلے جزو کے آخری صفحے سے شروع کرتا ہے، دوسرے دن وہ دوسرے جزو کے آخری صفحے کو یاد کرتا ہے۔ اسی طرح طالب علم کو روزانہ ہر جزو کا آخری آخری صفحہ یاد کروایا جاتا ہے، یوں وہ ایک ماہ میں 30 اجزاء کے 30 صفحات یاد کر لیتا ہے۔

(۹)...... دوسرے ماہ کے شروع میں وہ پہلے جزو کے آخری صفحے سے پہلے صفحے (Second Last) کو یاد کرنا شروع کر دیتا ہے اور دوسرے دن وہ دوسرے جزو کے سیکنڈ لاسٹ صفحے کو یاد کرتا ہے۔ پھر اُسی پہلے مرحلے کی طرح اس مرحلے کو مکمل کیا جاتا ہے اور مہینے کے آخر تک طالب علم کو 30 اجزاء کے مزید 30 صفحات حفظ ہو چکے ہوتے ہیں۔

(۱۰)...... قرآن کے آخر تک وہ اسی انداز سے چلتا رہتا ہے، جب بھی کوئی صفحہ یاد کرتا ہے اسے اپنے استاد کو سناتا ہے اور ساتھ ہی سابقہ جتنے صفحات حفظ کر چکا ہوتا ہے وہ بھی سناتا ہے، تاکہ آگے حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ پچھلی منزل بھی پختہ رہے۔

اس طریقے کے مناسب یا نامناسب ہونے کے متعلق اہلِ علم کی مختلف آراء ہیں۔ میں نے استنبول کے کبار مشائخ سے اس طریقے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: یہ طریقہ ہم نے اپنے شیوخ سے وِرثے میں حاصل کیا ہے، وہ سب کے سب اسی طریقے کو حفظ قرآن کے لیے بہترین طریقہ قرار دیتے تھے۔ حتیٰ کہ بہت سارے ترکیوں کا یہ نظریہ ہے کہ اس طریقے سے ہٹ کر حفظ کرنا ممکن ہی نہیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ یہ طریقہ بہت سارے ان ممالک کہ جن کو عثمانیوں نے فتح کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا؛ میں رائج ہے، جیسا کہ بوسنیا اور ہرسک (Hercegovina) وغیرہ میں پھیلا ہوا ہے۔ ان ممالک میں ہمیشہ سے اسی ترکی طریقۂ حفظ کے مطابق ہی لوگ قرآن کریم حفظ کرتے آرہے ہیں۔

حقیقت بات یہ ہے کہ اگرچہ اس طریقے کو بعض لوگ مفید اور مناسب نہیں سمجھتے لیکن اس میں بہت سارے فوائد بھی پائے جاتے ہیں۔ خاص طور پر عجمیوں کے لیے جو عربی کو نہیں جانتے۔ جب اس طریقے سے قرآن کو مکمل حفظ کرلیا جاتا ہے تو پھر صفحات کے نمبروں کے مطابق قرآن کا کوئی حصہ یادرکھنا اور اجزاء کے نمبرز کے ذریعے کسی سورت اور سپارے کو یادرکھنا؛ یقیناً اس طریقے سے حاصل ہونے والا بہت بڑا فائدہ ہے۔

البتہ اس طریقے کا ایک نقصان یہ ہے کہ جب کوئی طالب علم کسی بھی وجہ سے حفظ کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اسے ترتیب کے ساتھ کوئی سورت یا سپارہ مکمل یاد نہیں ہوتا بلکہ مختلف مقامات سے ٹکڑوں کی شکل میں ہی یاد ہوتا ہے، جس کا آپس میں کوئی ربط ہی نہیں ہوتا۔ اگر اس سے کوئی سورت مکمل سننا چاہیں گے تو وہ سنا نہیں سکے گا اور پھر اس کے لیے نئے طریقے سے حفظ کرنا بھی بہت مشکل ہوگا۔

طریقہ 25 قرآنی آیات کو حقیقی مناظر سے جوڑ کر حفظ کرنا

یہ طریقہ چھوٹے بچوں کے لیے بہترین ہے اور اس کے لیے کسی معلم یا معلّمہ کی خدمات لی جائیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ بچے کے سامنے کوئی ایک سورت تلاوت کی جائے، پھر اس سورت سے متعلقہ کوئی حقیقی قصہ بیان کر دیا جائے، اگر معلم یا معلّمہ کو اس کا سببِ نزول معلوم ہو اور وہ بچوں کی سمجھ میں آسکتا ہو تو اسے بھی بیان کر دیا جائے۔ قصہ جتنا ممکن ہو سکے تفصیل سے بیان کیا جائے، کیونکہ بچہ کسی بھی قصے کہانی کو بڑی آسانی سے اور جلدی یاد کر لیتا ہے، چنانچہ جب اس قصے کو کسی سورت سے منسلک کر کے سنائیں گے تو وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دِلچسپی کے ساتھ اس سورت کو بھی جلد ہی یاد کر لے گا اور یوں اس میں روزانہ نیا قصہ سننے اور نئی سورت حفظ کرنے کا شوق پیدا ہو جائے گا۔

مثال کے طور پر:

(الف)......سورۃ لہب کو لیجیے، اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے چچا ابولہب کا قصہ بیان کیا جائے۔ بچے کے ذہن میں تصور پیدا کیا جائے کہ اس کی بیوی کیسے لکڑیاں اور کانٹے جمع کرتی تھی، تاکہ نبی ﷺ کے راستے میں انہیں پھینکے۔ تو آپ کو واضح طور پر اندازہ ہوگا کہ بچہ دوسری سورتوں کی نسبت کہ جن کے ساتھ کوئی واقعہ نہ ہو، یہ سورت بڑی تیزی سے یاد کر لے گا۔

(ب)...... اسی طرح سورۃ اخلاص ہے۔ اس کے ساتھ بچوں کے سامنے بتوں کی حکایت کو بیان کیا جائے کہ لوگ کس طرح بتوں کو اپنے ہاتھ سے گھڑتے تھے اور پھر ان کی عبادت کرنے لگ جاتے تھے۔

(ج)...... اس طرح سورۃ الکوثر ہے، اس کے متعلق بچوں کے سامنے حوضِ کوثر کا تذکرہ کیا جائے کہ جس شخص کو روزِ قیامت اس سے پانی کا ایک پیالہ نصیب ہو گیا اس کو دوبارہ کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

(د)......سورۃ الفیل پڑھانے سے پہلے ابرہہ کی طرف سے بیت اللہ پر ہاتھیوں کے ذریعے حملہ کرنے اور پھر اللہ کی طرف سے ابابیلوں کے ذریعے ان ہاتھیوں کی موت کا دِلچسپ واقعہ سنایا جائے، جس کے بعد بچے بڑی آسانی اور شوق سے اس سورت کو یاد کرلیں گے۔

(ھ)......سورۃ العلق پڑھاتے وقت بچوں کے سامنے نبی ﷺ پر پہلی وحی کے نزول کا قصہ بیان کیا جائے اور اس میں جو مکالمہ آپ ﷺ کا جبرائیل علیہ السلام سے ہوا، وہ بھی بیان کیا جاسکتا ہے، اسی طرح سورۃ مدثر اور سورۃ مزمل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(و)...... سورۃ نوح، ھود، یوسف، یونس اور ابراہیم پڑھانے سے پہلے بھی بچوں میں شوق اور جذبہ پیدا کرنے کے لیے ان انبیاء کرام علیہم السلام کے قصے بیان کیے جا سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر ایک سورت لمبی ہے تو اس کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور ہر حصے میں بیان ہونے والا کوئی واقعہ یا اس کا خاص پہلو ذِکر کیا جا سکتا ہے۔

(ز)...... جب کبھی کوئی ایسی سورت آجائے جس کے بارے میں کوئی قصہ یا منظر موجود نہ ہو تو استاد میں یہ مہارت ہونی چاہیے کہ وہ کوئی نہ کوئی دلچسپی پیدا کر کے خوبصورت انداز میں اس کو طالب علم کے سامنے بیان کر سکتا ہے، اگر کسی سورۃ میں کوئی واضح قصہ موجود نہیں ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کے سبب نزول میں کوئی دلچسپ بات موجود ہو جو بچے میں ذوق و شوق پیدا کر سکے۔

باقی رہی بڑوں کی بات تو یہ طریقہ ایک لحاظ سے ان کے لیے بھی مناسب ہو سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ وہ تفسیر کی کتابوں میں اس سورت کی تفسیر کو پڑھیں، پھر اس کے بعد وہ اس سے متعلقہ آیات کو دِلچسپی کے ساتھ حفظ کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

اس کی مثال اگر ہم بیان کرنا چاہیں تو اصحابِ کہف کا قصہ، موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا قصہ، یوسف علیہ السلام کا دِلچسپ قصہ، یونس علیہ السلام کا مچھلی والا قصہ اور ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنے جیسے خوبصورت قصے موجود ہیں۔

اور ایسے مناظر جن کی تصویر کشی کی گئی ہو:

اکثر ایسی آیات کا حفظ کرنا آسانی سے ممکن ہو جاتا ہے کہ جن کے مناظر کے بارے میں پتہ چل جاتا ہے، جیسا کہ کچھ کتبِ تفاسیر میں بعض قرآنی آیات کی ایسی منظر کشی کی گئی ہے کہ جیسے وہ مناظر ہمارے سامنے ہوں۔ اس سلسلے میں سید قطب کی تفسیر ''فی ظلال القرآن'' بڑی معروف ہے۔

اس فصل کے اختتام میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ حفظ کرنے کے اور بھی بہت سارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقے دنیا کے مختلف ممالک میں پائے جاتے ہیں، میں نے ان کو اس لیے بیان نہیں کیا کہ طول بیانی قاریٔ کتاب کی طبع پر گراں نہ گزرے۔ اس لیے میں نے موجودہ ان ہی طریقوں پر اکتفا کیا ہے جو آسان بھی ہیں اور بہت مفید بھی۔

تکملہ:

حفظ کے عمل میں مفید اشیائے خوردنی

میں اس بحث کو مکمل کرتے ہوئے آخر میں یہ بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جو ذہانت میں اضافے، جسم کی چستی، دماغ کی مضبوطی، حفظ کی عمدگی اور پختگی کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں بعض اہلِ علم کی آراء پیش کرنا چاہوں گا:

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شہد کھانا اپنے آپ پر لازم کر لو، بلاشبہ یہ حافظے کی مضبوطی کے لیے انتہائی مفید ہے۔ [1]

شہد کا ایک عظیم فائدہ قرآن میں یہ بیان ہوا ہے کہ یہ باعثِ شفا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ﴾

[النحل: 69]

”ان (شہد کی مکھیوں) کے پیٹ سے رنگا رنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔“

شہد کو کسی بھی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے، ویسے بھی کھائیں تو نہایت لذیذ لگتا ہے، ٹھنڈے مشروب میں چینی کی جگہ شہد کو استعمال کر سکتے ہیں، اسی طرح گرم مشروب یعنی دودھ اور چائے وغیرہ میں بھی چینی کی بجائے شہد ڈال کر پیا جائے تو مزے دار ہونے کے ساتھ ساتھ فائدہ مند بھی ثابت ہو گا۔

[1] الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع: 2/217.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض اہلِ علم نے حفظ کے لیے ایک اور مجرب چیز بیان کی ہے کہ چائے میں کلونجی کے تیل کے چند قطرے ڈالیں اور اس کے ساتھ شہد کا ایک بڑا چمچ ملا لیں، اور صبح کے وقت اس کو پئیں تو پورا دن یادداشت تیز رہے گی، جسم میں چستی پیدا ہوگی اور سستی ختم ہو جائے گی۔ ❶

آواز کو خوبصورت بنانے کے لیے کلونجی کے تیل میں شہد ملا کر استعمال کرنا بہت ہی مفید ہے اور اس سے بلغم کا بھی خاتمہ ہوتا ہے۔

ہاشمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حدیث کو یاد کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ خشک انگور (منقی) کھایا کرے۔ ❷

الشیخ نایف العباس رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ وہ روزانہ صبح کے وقت 12 عدد صاف ستھرے خشک انگور (یعنی منقی) کھایا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کا حافظہ اللہ کا ایک خاص انعام تھا۔ وہ ہمیں بھی یہ کھانے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔

میرے والد عبد الرزاق بن ابراہیم الغوثانی رحمہ اللہ مجھے کہا کرتے تھے کہ خشک میوہ کھانے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔

ایک آدمی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کمزوریٔ حافظہ کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے نسیان کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گائے کا دُودھ پیا کرو، یہ دِل کو تندرست رکھتا ہے اور نسیان کو ختم کرتا ہے۔ ❸

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ انار کھایا کرو، اس سے معدے کی اصلاح ہوتی ہے۔ ❹

طبِ نبوی میں بیان ہونے والی بہت زیادہ مفید ادویات میں سے ایک زم زم کا پانی

---

❶ معجزة الإستشفاء بالعسل للدكتور حسان شمسي باشا، ص:215.

❷ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع: 2/ 217.

❸ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع: 2/ 217.

❹ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع: 2/ 218.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے، جس کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ)) ❶

''زم زم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے، پورا ہو جاتا ہے۔''

سلف صالحین میں سے اکثر نے مختلف نیتوں کے ساتھ زم زم کا پانی پیا تو اللہ نے ان کی نیت کو پورا کر دیا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آبِ زم زم پیتے وقت یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو علمِ حدیث میں امام ذہبی رحمہ اللہ کی مانند بنا دے۔

اسی طرح امام سیوطی رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے آبِ زم زم اس نیت سے پیا کہ اللہ تعالیٰ ان کو فقہ میں سراج الدین البلقینی رحمہ اللہ کے مرتبے تک پہنچا دے اور حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ جیسا مقام عطا فرما دے۔ ❷

امام ابن جزری رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی بیان کرتے ہوئے امام سخاوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ابن جزری کے والد تاجر تھے اور چالیس سال تک ان کے گھر اولاد نہ ہوئی۔ پھر انہوں نے حج کیا اور آبِ زم زم پیتے ہوئے یہ دعا کی اے اللہ! مجھے ایسا بیٹا عطا فرما جو عالم بنے۔ چنانچہ نو ماہ بعد ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح کے بعد امام جزری کی ولادت ہوئی۔ ❸

امام ابن جزری رحمہ اللہ وہ ہیں کہ جن کا علم اور حافظہ بہت مضبوط تھا اور خاص طور پر علمِ قراءت کے ماہر تھے۔

پیارے بھیا! اگر آپ بھی حافظے کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو خالص نیت کے ساتھ پیارے پیغمبر ﷺ کی بتلائی ہوئی یہ دوا استعمال کریں۔ اس سے بہت سارے لوگوں نے فائدہ حاصل کیا ہے اور انہوں نے جو مانگا اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔

---

❶ سنن ابن ماجه: 3062۔ مسند أحمد: 14849.

❷ انظر مقدمة "تدريب الراوي": 12.

❸ الضوء اللامع: 9/255.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھانے کے لحاظ سے مفید چیزوں میں ایک تازہ مچھلی ہے۔ مجھے ڈاکٹر خان شمسی پاشا نے بتایا کہ مچھلی میں ایسے وٹامنز ہوتے ہیں جو دماغ کو طاقت دیتے ہیں۔

عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ زیادہ کھانا کھانے سے یادداشت کمزور ہو جاتی ہے اور غور وفکر میں سستی واقع ہوتی ہے، لہٰذا جو شخص یادداشت کو مضبوط کرنا چاہتا ہے اور حافظہ قوی کرنا چاہتا ہے، اسے بس اتنا ہی کھانا چاہیے جس سے گزارہ ہو سکے۔

ایک بزرگ کا قول ہے:

اَلبِطْنَةُ تُذْهِبُ الفِطْنَةَ . ❶

''پیٹ بھر کر کھانا ذہانت کا خاتمہ کر دیتا ہے۔''

اور اس سلسلے میں سب سے پیاری بات ہمارے نبی کریم ﷺ کی ہے اور ہمیں اسی پر ہی عمل کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ لُقَيْمَاتٍ يُقِمْنَ صُلْبَهُ ، فَإِنْ كَانَ لَابُدَّ فَثُلُثٌ طَعَامٌ ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ ، وَثُلُثٌ نَفَسٌ)) ❷

''آدمی اپنے پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں بھرتا، حالانکہ ابن آدم کو تو چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں، لیکن اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو ایک تہائی کھانا ہو، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے چھوڑ دے۔''

ضرورت سے زیادہ کھانا اوّلاً تو صحت کی خرابی کا باعث بنتا ہے، کیونکہ وہ ہضم نہیں ہو پاتا اور بغیر کوئی فائدہ پہنچائے جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لیے اسی قدر کھانا چاہیے جو نفع رساں ہو سکے۔ ثانیاً یہ غفلت کا بھی باعث بنتا ہے، کیونکہ گنجائش سے زیادہ کھا کر انسان پر غنودگی اور سستی کا غلبہ ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ اپنے واجبات تک کو ادا کرنے سے

❶ الحث على حفظ الحديث، ص:148.

❷ سنن الترمذي:2380۔ سنن ابن ماجه:3349.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قاصر رہتا ہے۔ لہٰذا ان دونوں نقصانوں سے بچنے کے لیے نبی مکرم ﷺ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے بس بقدرِ کفایت ہی کھانا چاہیے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حفظ کے لیے بھوکا ہونا مجھے سیر ہونے سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔ حفظ کرنے والا بھوک کے وقت اپنے نفس کا خود ہی معائنہ کرے اور اپنی طبیعت کے مطابق عمل کرے، کیونکہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو سخت بھوک کے وقت کوئی بھی چیز یاد نہیں کر سکتے، تو وہ اپنی بھوک مٹانے کے لیے کوئی ہلکی سی چیز استعمال کریں، جیسا کہ انار یا اس کے مشابہ کوئی چیز وغیرہ، لیکن خوب پیٹ بھر کر کھانے سے پرہیز کریں۔

ابن الجماعۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زیادہ کھانے سے انسان کو پیاس بھی زیادہ لگتی ہے اور زیادہ پانی پینے سے نیند زیادہ آنے لگتی ہے، جس سے بندے کا ذہن کمزور ہو جاتا ہے اور طبیعت میں سستی و کاہلی آ جاتی ہے، اسی وجہ سے شریعت نے زیادہ کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ [1]

[1] تذكرة السامع، ص: 74.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الرابع

جائزہ، دوہرائی اور منزل کی پختگی

دوہرائی کے مختلف طریقے اور اسالیب

① انفرادی دوہرائی

② مل کر دوہرائی

جائزے کی کچھ اجنبی اور عجیب صورتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الرابع:

جائزہ، دوہرائی اور منزل کی پختگی

ربِ کریم کی توفیق سے جب آپ قرآنِ کریم حفظ کرلیں تو پھر اللہ کی اس عظیم نعمت اور اس کے بے پایاں احسان کی قدر دانی اس صورت میں کیجیے کہ اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کے ساتھ ساتھ اس کو ہمیشہ یاد بھی رکھیے اور بھولنے مت دیجیے۔ روزانہ کی بنیاد پر اپنے حفظ کا جائزہ لیجیے اور ایک خاص مقدار متعین کر کے بلاناغہ اس کی تلاوت کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی بار بار دوہرائی کیجیے۔ کیونکہ اب آپ ایسے مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں کہ جس میں آپ کی ذِمہ داری پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔ اس لیے کہ پہلے آپ پر ایک استاد مقرر تھا، جو باقاعدہ اپنی نگرانی میں آپ کو حفظ کروا رہا تھا اور منزل یاد رکھنے میں کردار ادا کر رہا تھا، لیکن اب آپ نے اپنی کوشش و محنت اور اپنے ہی شوق اور دِلچسپی سے قرآن یاد رکھنے کی ذِمہ داری نبھانی ہے۔ اگر آپ اس ذِمہ داری کو اچھے انداز سے اور مکمل دِلچسپی سے نبھاتے رہیں گے تو ہی قرآن کو یاد رکھ سکیں گے، ورنہ آپ اس دولت سے محروم ہو سکتے ہیں۔

نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا)) ❶

"قرآنِ کریم ہمیشہ پڑھتے رہو اور اس کا دَور کرتے رہو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً یہ قرآن اُونٹ کے اپنی رَسّی تڑوا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔"

امام جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دِل مٹی کی مانند ہے، علم اس کا درخت ہے اور

❶ صحیح البخاری: 5033.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوہرائی اس کا پانی ہے۔ جب مٹی کو پانی ملنا رُک جائے تو درخت خشک ہو جائے گا۔ ❶

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حافظ قرآن کو چاہیے کہ وہ اپنے حفظ کی حفاظت کرے، جب بھی تھوڑی سی مدت گزرے تو قرآن کا جائزہ لیتا رہے اور اس سے غافل بالکل نہ ہو۔ علماء جب بھی کسی کو کوئی مسئلہ سمجھاتے اور پھر کچھ عرصے کے بعد اس کے بارے میں سوال کرتے تو سامع نے اگر اس مسئلے کو یاد کیا ہوتا تو وہ فوراً انہیں بتا دیتا، ورنہ وہ مسئلہ اسے بھول چکا ہوتا تھا۔ ❷

ہمارے اسلاف بھی قرآنِ کریم کے حفظ کا اہتمام کرتے تھے اور ہر کام سے پہلے اس کی منزل یاد رکھنے کو ترجیح دیتے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے ایک عجیب واقعہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا کہ جب ہم امام اوزاعی رحمہ اللہ کی مجلس میں بیٹھتے تو وہ ہم میں سے جو کم عمر لڑکا دیکھتے، اس سے پوچھتے: بچے! تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اگر وہ کہتا کہ جی ہاں پڑھا ہے، تو پھر اس کا جائزہ لینے کے لیے فرماتے: ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ﴾ سے پڑھنا شروع کرو اور اگر وہ کہتا کہ میں نے قرآن نہیں پڑھا، تو فوراً کہتے کہ یہاں سے اُٹھ جاؤ اور پہلے قرآن کی تعلیم حاصل کر کے آؤ، پھر کچھ اور پڑھنا۔ ❸

دوہرائی کے مختلف طریقے اور اسالیب

لوگوں کے احوال و طبائع مختلف ہونے کی وجہ سے دوہرائی کے طریقے بھی مختلف ہیں، میں اختصار کے ساتھ ان میں سے چند ایک بیان کیے دیتا ہوں۔

دوہرائی کرنے والا یا تو اکیلا ہو گا یا دو افراد ہوں گے۔ پہلے ہم انفرادی دوہرائی اور اس

---

❶ الحث على حفظ الحديث، ص:200.

❷ الحث على حفظ الحديث، ص:202.

❸ الحث على حفظ الحديث، ص:70.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی صورتیں بیان کرتے ہیں۔

1: انفرادی دوہرائی

اس کی شکل یہ ہے کہ حافظ خود اپنے آپ ہی دوہرائی کرے اور اپنے روز مرہ کی مصروفیت اور فراغت کا وقت مدنظر رکھتے ہوئے اس کا پروگرام تشکیل دے۔ اس کی کئی ایک صورتیں ہیں:

پہلی صورت: قرآن کریم کا چھٹا حصہ

حافظ ایک دن میں پانچ سپارے دوہرائے اور چھ دِنوں میں قرآن مکمل کرے۔ اگرچہ یہ صورت لمبی ہے لیکن جو اس طریقے کو اپنا لے گا وہ ان شاء اللہ قرآن کبھی نہیں بھولے گا۔

دوسری صورت: قرآن کریم کا ساتواں حصہ

قرآن کو سات حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور یہ طریقہ ہمارے سلف رحمہم اللہ کے ہاں بڑا معروف رہا ہے۔

ابن الجماعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن کریم کو سات دنوں میں پڑھنا بہترین وِرد ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اسی پر عمل کیا کرتے تھے۔[1]

قرآن مجید کو اگر ہفتے کے دنوں پر تقسیم کیا جائے تو ہر جمعے کے دن قرآن ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس تقسیم کی صورت یہ ہے:

بروز	حصے	از......تا	صفحات	عدد
ہفتہ	اول	سورۃ البقرہ سے لے کر مائدہ تک	1 تا 106	106
اتوار	ثانی	سورۃ مائدہ سے سورۃ یونس تک	106 تا 207	101

[1] تذكرة السامع والمتكلم، ص: 22.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوموار	ثالث	سورۃ یونس سے سورۃ اسراء تک	208 تا 281	73
منگل	رابع	سورۃ اسراء سے سورۃ شعراء تک	282 تا 366	84
بدھ	خامس	سورۃ شعراء سے سورۃ صافات تک	367 تا 445	78
جمعرات	سادس	سورۃ صافات سے سورۃ ق تک	446 تا 517	71
جمعہ	سابع	سورۃ ق سے سورۃ الناس تک	518 تا 604	66

میں اپنے حفاظ بھائیوں کو نصیحت کروں گا کہ وہ اسی طریقے کو اپنائیں اور اس پر مستقل مزاجی سے عمل کریں، آپ کو چھے ماہ بعد ہی بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ آپ کی منزل کس قدر مضبوط ہو چکی ہے، کیونکہ اس طرح آپ چھے ماہ میں 24 مرتبہ قرآن کو دوہرا چکے ہوں گے۔

تیسری صورت: دس دنوں میں قرآن کی تکمیل

اس کی صورت یہ ہے کہ روزانہ تین سپارے دوہرائے جائیں اور دس دن میں قرآن مکمل کر لیا جائے۔ اس طرح ایک ماہ میں تین مرتبہ قرآن ختم ہوگا اور سال میں 36 مرتبہ۔

چوتھی صورت: مخصوص مقدار کی بار بار دوہرائی

اس کی صورت یہ ہے کہ ہر ہفتے کے لیے تین سپارے مخصوص کر لیے جائیں اور پورا ہفتہ ان کو بار بار دوہرایا جائے۔ ہفتے کے دن شروع کیا جائے اور جمعے کے دن اس کا اختتام کر دیا جائے۔ اس طرح ہفتے میں ان تین سپاروں کی سات مرتبہ دوہرائی ہو جائے گی۔ اس کے بعد پھر اس سے آگے والے تین سپارے شروع کر دیے جائیں۔ اس طرح آپ دس ہفتوں میں قرآن کو مکمل کر لیں گے۔

پانچویں صورت: دو اختتاموں کے ساتھ دوہرائی

یہ صورت تیسری اور چوتھی صورت کا مرکب ہے۔ اس کی شکل اس طرح ہے کہ اکٹھے دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختتاموں کے ساتھ دوہرائی شروع کی جائے۔

پہلا اختتام:...... روزانہ دو سپاروں کی دوہرائی کی جائے اور پورا ہفتہ ان کو دوہرایا جائے، پھر دوسرے ہفتے اس سے اگلے دو سپارے دوہرانا شروع کر دیے جائیں۔

دوسرا اختتام:...... روزانہ ایک نیا سپارہ پڑھا جائے۔ یوں ایک دن میں اس کے تین سپارے ہو جائیں گے اور ایک ماہ میں پورا قرآن ختم ہو جائے گا۔

اس صورت کو اپنانے کا میں ان لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں جو بڑے لمبے عرصے سے قرآن کی منزل نہیں نکال سکا اور اب اس کے دِل میں منزل یاد کرنے کا شوق بیدار ہوا ہے۔

چھٹی صورت: پورے ماہ میں ایک مرتبہ قرآن کی تکمیل

اس کی شکل یہ ہے کہ دن میں ایک سپارے کی دوہرائی کی جائے۔ اس طرح ایک ماہ میں قرآن مجید کی مکمل دوہرائی ہو جائے گی اور کسی بھی حافظِ قرآن کے لیے اس سے کم مقدار اپنانا قطعاً مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کم ترین مقدار ہے اور یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو پڑھنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتے۔

ساتویں صورت: نماز میں قرآن کی دوہرائی

اس کی بہت سی شکلیں ہو سکتی ہیں، جن میں سے تین یہ ہیں:

1...... ان میں سب سے مفید اور مجرب یہ ہے کہ رات کے قیام میں قرآن پڑھا جائے۔ رات کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کے لیے وقف کریں اور نمازِ تہجد میں جتنا زیادہ ہو سکے قرآن پڑھیں۔

www.kitabosunnat.com

شیخ عبد الفتاح المرصفی رحمہ اللہ ایک دن میں گیارہ رکعات وِتر پڑھتے اور ان میں تین سپاروں کی تلاوت کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح الشیخ فتح محمد پانی پتی جن کا شمار پاکستان کے اساتذۂ قراءت میں ہوتا ہے، تہجد کی نماز میں روزانہ دس سپارے تلاوت کیا کرتے تھے۔

2...... رمضان المبارک کے ایام کو غنیمت جانتے ہوئے نمازِ تراویح میں قرآن سنایا جائے۔ یقیناً یہ حفاظ کے لیے نہایت مشکل کام ہوتا ہے کہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد کے آگے کھڑے ہو کر روزانہ ایک یا ایک سے زائد سپارہ سنانا ہوتا ہے، جو کہ خاصا محنت طلب اور بڑی ذِمہ داری کا کام ہوتا ہے، لیکن یہی ذِمہ داری قرآن کی اچھے انداز میں دوہرائی کروانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ جس نے پہلی مرتبہ قرآن سنانا ہو اس کے لیے دن میں کم از کم پانچ مرتبہ سپارے کی دوہرائی کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح ذِمہ داری کے احساس سے پڑھنا منزل کی پختگی کا بہترین ذریعہ بن جاتا ہے۔

3...... نوافل اور سنتوں میں قرآن پڑھنا۔ زیادہ تر ہم نوافل اور سنتوں میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہیں لیکن ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہم دن میں تقریباً 16 رکعات سنتیں ادا کرتے ہیں۔ تو اگر ہم ان کی ہر رکعت میں آدھا صفحہ بھی پڑھیں تو ایک دن میں تقریباً آدھے سپارے کی تلاوت ہو سکتی ہے۔

آٹھویں صورت: آڈیو تلاوت سن کر دوہرائی

مشہور قرائے کرام میں سے اپنے پسندیدہ قاری کی آواز میں حدر کی صورت میں مکمل قرآن کریم کی ریکارڈنگ حاصل کریں اور اسے اپنے موبائل میں محفوظ کر لیں۔ پھر ایک جانب سے سننا شروع کر دیں۔ جب بھی وقت میسر ہو ایک سپارے کو دن میں بار بار سنا جائے، خاص طور پر صبح کے وقت اور رات کو سوتے وقت اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

نویں صورت: جدید طریقے سے حفظ کو بحال کرنے کا طریقہ

اس کی شکل یہ ہے کہ انسان قرآن کو اس طرح دوہرانا شروع کرے کہ گویا وہ نئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرے سے قرآن حفظ کر رہا ہے، کیونکہ جو سورتیں لمبی ہیں یا خاص طور پر جو حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں؛ وہ بکثرت نہ پڑھی جانے کی وجہ سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ جیسے بھول ہی چکی ہوں۔ لہٰذا ایسے حافظوں کے لیے یہ طریقہ نہایت مفید اور مجرب ہے کہ وہ منزل کو اسی طرح یاد کرنا شروع کریں جس طرح حفظ کے اسباق یاد کیا کرتے تھے۔ جب طالب علم اس طریقے پر دوہرائی شروع کرتا ہے تو اس کے دِل میں نئے حفظ جیسا شوق بیدار ہو جاتا ہے اور پھر بڑی پختگی کے ساتھ منزل یاد ہوتی ہے۔

2 مل کر دوہرائی

یہ طریقہ ہر حال میں بہترین ہے کہ آپ کے ساتھ ایک اور آدمی ہو جو آپ کی منزل سنے۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ اپنے استاد کو منزل سنائیں لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کوئی دوست یا گھر کا فرد بھی یہ کام کر سکتا ہے۔ اس طریقے کے مطابق دوہرائی کرنے کی متعدد صورتیں ہیں، جن میں سے کچھ ذِکر کیے دیتے ہیں۔

پہلی صورت: طالب علم استاد کو مکمل قرآن سنائے

یہ طریقہ ان بچوں کے لیے ہے جو ابھی حفظ کر رہے ہوں۔ حفظ کا سبق سنانے کے ساتھ ساتھ پیچھے سے وہ سارا حصہ سنانے کا خاص اہتمام کیا جائے جو حفظ ہو چکا ہے۔ اس کا تعین استاد کرے گا کہ حفظ کیے ہوئے میں سے کتنا حصہ روزانہ بطورِ منزل سنانا ہے۔ جب استاد دیکھے گا کہ سابقہ حفظ پختہ ہو گیا ہے، پھر وہ اس کو اگلے سپارے کی دوہرائی کا کہے گا، ورنہ دوسرے دن پھر وہ ہی سابقہ منزل ہی سنائے گا اور استاد اس وقت تک طالب علم کے سپارے کو قبول نہیں کرے گا جب تک وہ اسے اچھی طرح بغیر کسی غلطی کے یاد کر کے سنا نہ دے۔

دوسری صورت: باہم مل کر پڑھنا اور تکرار کرنا

اپنے ساتھی، دوست یا بھائی کے ساتھ مل کر قرآن کی دوہرائی کی جائے۔ اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت یہ ہے کہ روزانہ ایک ہی سورت کو دوہرایا جائے لیکن دوسرے دن سورت کا پہلا صفحہ چھوڑ دیا جائے اور آگے دوسری سورت کا نیا صفحہ شامل کر لیا جائے۔ اس طرح آپ روزانہ ایک نیا صفحہ شامل کرتے رہیں گے اور سابقہ میں سے ترتیب سے دوہرایا ہوا صفحہ چھوڑتے رہیں گے۔ یوں ایک ہی صفحہ جب کئی کئی دِن پڑھا جاتا رہے گا تو اِن شاء اللہ منزل بہت پختہ ہو جائے گی۔

تیسری صورت: جبرائیل علیہ السلام کی نبی ﷺ کے ساتھ دوہرائی

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بہ اندازِ راز بتلایا کہ:

((إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي)) ❶

”جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ ہر سال قرآن کا ایک مرتبہ دَور کرتے تھے، البتہ اس سال دو مرتبہ دَور کیا ہے۔ میرے خیال کے مطابق میری رحلت کا وقت قریب آچکا ہے۔“

اس حدیث میں بہت سے فوائد موجود ہیں لیکن یہاں ان سب کو احاطۂ تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔ اس میں ہمارے لیے جو اہم ترین چیز ہے وہ یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے ساتھ ہر سال قرآن کا دَور کیا کرتے تھے۔ اب چونکہ دین کے احکامات مکمل ہو چکے تھے، اس لیے جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے آخری سال دو مرتبہ قرآن کا دَور کیا، تاکہ جو احکام ثابت اور باقی رکھنے ہیں وہ باقی رہ جائیں اور جنہیں باقی نہیں رکھنا وہ منسوخ کر دِیے جائیں، نیز جو قرآن حفظ ہے وہ پختہ اور مضبوط ہو جائے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔ ❷

---

❶ صحيح البخاري: 3624.

❷ فضائل القرآن لابن كثير، ص: 74.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی روشنی میں میری رائے کے مطابق حفاظِ قرآن کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ مندرجہ ذیل اقدامات پر عمل کریں:

(۱)...... اپنے کسی حافظ دوست کے ساتھ مل کر قرآن کریم کی دوہرائی کا ارادہ بنائیں اور آپس میں وقت کا تعین کر لیں۔ وقت کی یہ تعیین موسمی بھی ہوسکتا ہے، ماہ وار، ہفتہ وار یا روزانہ کے حساب سے بھی ہوسکتا ہے۔ میرے نزدیک روزانہ کی دوہرائی افضل ہے۔ سب سے پہلے سورۃ بقرہ سے آغاز کریں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دونوں میں سے ایک پہلے سپارے کا چوتھا حصہ پڑھے اور دوسرا قرآن مجید پر دیکھ کر اس کی منزل سنے اور ساتھ ساتھ خود بھی پڑھتا جائے۔ پھر دوسرا دوسرے چوتھائی حصے کی تلاوت کرے۔ یہ دَور اسی طرح چلتا رہے، یہاں تک کہ پہلا سپارہ ختم ہو جائے۔

(۲)...... پھر معاملے کو اُلٹ کر دیا جائے، یعنی دوسرا ساتھی سپارے کے پہلے چوتھائی حصے کو پڑھے اور دوسرا اس کو قرآن پر دیکھتے ہوئے سنے اور ساتھ ساتھ خود بھی پڑھتا جائے۔ پھر وہی ساتھی دوسرا چوتھائی حصہ پڑھے اور پہلا اسی طرح اس کو سنے۔

(۳)...... پھر آخر میں دونوں ایک دوسرے کا جائزہ لیں، یعنی ایک دوسرے سے اسی سپارے میں سے مختلف سوالات کریں۔ بہتر یہ ہے کہ ہر چوتھائی حصے کے آخری صفحے کی آیات کے بارے میں سوال کیا جائے۔ اس طرح یہ چار سوال بنیں گے، یعنی ہر رُبع (چوتھائی حصے) میں سے ایک سوال۔

(۴)...... اسی طرح پھر دوسرا ساتھی سوال کرے اور پہلا جواب دے۔ جب دونوں ساتھی اس طریقے پر پابندی سے عمل پیرا رہیں گے اور انقطاع پیدا نہیں ہونے دیں گے تو ان کی منزل بہت اچھی طرح سے پختہ ہو جائے گی۔

حفظ کی دوہرائی کی اس صورت کا نام ہم نے مدارسة رکھا ہے اور ہمارے تجربے سے یہ بات گزری ہے کہ یہ نہایت عمدہ طریقہ ہے، کیونکہ اس میں بہت سے اسلوب پائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں۔ جس میں سے ایک یہ ہے کہ استاد اپنے اچھے شاگردوں کی ڈیوٹی لگائے کہ انہوں نے دوسرے طلباء کی دوہرائی کروانی ہے اور رجسٹر میں اپنے ہر ہر طالب علم کا نام، اس کا سپارہ اور غلطیوں کی تعداد کی نشاندہی کرنی ہے۔

دوسرا اسلوب یہ ہے کہ اُستاد خود طالب علموں کو اجتماعی شکل میں دوہرائی کروائے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ ہر طالب عالم سپارے کا رُبع (یعنی چوتھائی حصہ) پڑھ کر سنائے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ ہر طالب علم کو علیحدہ علیحدہ دوہرائی کروائی جائے، خاص طور پر وہ طالب علم جو مکمل قرآن کے حافظ ہیں، اس میں ہر بچے کا علیحدہ علیحدہ وقت مخصوص ہونا چاہیے۔ بلاشبہ یہ نہایت مفید طریقہ ہے۔

تنبیہ:...... بہت سے طالب علموں کا یہ ذہن ہوتا ہے کہ دوہرائی کا عمل بعد میں شروع ہوگا یعنی جب ہم قرآن مجید مکمل حفظ کرلیں گے تو اس کے بعد دوہرائی کو الگ سے وقت دیں گے۔ ایسی سوچ رکھنا بالکل بھی درست نہیں ہے اور یہ سوچ بہت غلط ہے۔ کیونکہ دوہرائی تو پہلے سبق سے ہی شروع ہو جاتی ہے اور حفظ کے اختتام تک جاری رہتی ہے۔ دوسرا نقصان اس سوچ کا یہ ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی وجہ سے بعد میں وقت اور فرصت نہ ملے، یا ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ چاہتے ہوئے بھی منزل نہ نکالی جا سکے تو پھر اس کا قرآن ایسا ہی رہ جائے گا کہ جیسے حفظ کیا ہی نہیں۔ لہٰذا اس پر پہلے دِن سے ہی مکمل توجہ دینی چاہیے اور سبق کے ساتھ ساتھ منزل کو بھی اتنی ہی اہمیت دی جائے۔

جائزے کی کچھ اجنبی اور عجیب صورتیں

میں نے جب قرآنِ کریم کے جائزے کے طریقے جاننا شروع کیے تو مجھے مختلف ممالک میں رائج مختلف طریقے معلوم ہوئے۔ جن میں سے کچھ نہایت اجنبی اور عجیب معلوم ہوئے، جن پر عمل کرنا تو ضروری نہیں ہے البتہ آپ کی معلومات میں اضافے کے لیے انہیں پیش کر دیتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراکش میں دوہرائی کا طریقہ

مراکش کے ایک استاد نے مجھے بتایا کہ ہمارے ہاں کچھ علاقوں میں قرآنِ کریم کے جائزے کا یہ طریقہ اپنایا جاتا ہے کہ استاد ایک ہی وقت میں تین سورتوں کا جائزہ لیتا ہے۔ ہر سورت سے ایک آیت پڑھتا ہے اور پھر ان آیات کو ایک دوسرے سے خلط ملط کر دیتا ہے، جیسا کہ:

عَمَّ يَتَسَآءَ لُوْنَ وَالنَّازِعَاتِ غَرْقاً عَبَسَ وَتَوَلّٰی عَنِ النَّبَاءِ الْعَظِيمِ وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا أَنْ جَآءَ هُ الْأَعْمٰى.

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس انداز سے جائزہ دینے کے لیے زبردست قوتِ حافظہ کی ضرورت ہے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ غیر شرعی طریقہ ہے۔

سرکل کی صورت میں جائزہ

اس طریقے کے متعلق مجھے ایک صومالی شیخ نے بتلایا کہ یہ طریقہ آج تک ہمارے ہاں موجود ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ حفاظ دائرے کی شکل میں بیٹھ جاتے ہیں اور پھر ان میں سے ایک طالب علم کسی بھی سورت کی ایک آیت زبانی پڑھتا ہے، اس کے بعد دوسرا طالب علم دوسری آیت اور پھر تیسرا طالب علم تیسری آیت پڑھتا ہے۔ اسی طرح تمام طلبہ ایک ایک آیت کر کے پڑھتے جاتے ہیں اور باقی طلبہ نہایت غور سے سنتے اور دوہراتے جاتے ہیں۔ اس طریقے سے ماخوذ کچھ فوائد پیش خدمت ہیں:

(۱)...... اس میں تمام طالب علم خاموشی سے سورت کو دوہراتے رہتے ہیں، جب جس کی باری آتی ہے وہ بلند آواز سے آیت پڑھتا ہے، اس طرح قراءت منقطع نہیں ہوتی بلکہ تسلسل کے ساتھ پوری سورت یا سپارہ مکمل ہوتا ہے۔

(۲)...... اس میں ایک عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ تمام طلبہ کو اس سورۃ کی دوہرائی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے دماغ کو حاضر رکھنا پڑتا ہے اور اپنے حصے کی آیت پڑھنے کے لیے بھی تیار رہنا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے طالب علم کی مستعدی اور منزل کی پختگی نسبتاً بڑھ جاتی ہے۔ میں نے بوسنیا اور ہرسک (Hercegovina) وغیرہ میں بھی ایسے قرآنی حلقات دیکھے ہیں۔

جیل کے قیدیوں کا جائزہ

میں نے ایک بار جیل میں قید حفاظ کے متعلق بہت ہی عجیب بات سنی کہ وہ قرآن کی دوہرائی اپنی انگلیوں کی پوروں پر کرتے ہیں۔ یعنی وہ پوروں پر آیات کے نمبروں کو شمار کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورۂ ملک کی تیس آیات ہیں تو وہ ان کو دو ہاتھوں پر یاد کریں گے کہ ایک ہاتھ کی انگلیوں میں 15 پوریں ہوتی ہیں تو دونوں ہاتھوں کی 30 پوریں ہو جاتی ہیں، اور اس سورۃ کی آیات بھی تیس ہیں، لہٰذا وہ ہر پور پر ایک آیت پڑھتے جاتے ہیں اور یوں مکمل سورت کی دوہرائی کر لیتے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے پورے قرآن کی سورتوں کو تیار کر رکھا ہے۔

میں نے یہ بھی سنا ہے کہ بعض ایسے قیدی تھے کہ جنہیں قرآن دستیاب نہ ہو سکا تو انہوں نے مکمل قرآن ایک دوسرے سے سن کر یاد کیا، یعنی اگر ایک حصہ ایک کو یاد تھا تو اس نے دوسرے کو سنا کر یاد کروا دیا اور دوسرے کو اگر کوئی اور حصہ یاد تھا تو اس نے پہلے کو سنا کر یاد کروا دیا۔ جب انہوں نے پورا قرآن یاد کر لیا تو سورہ انفال کا آخری صفحہ بچ گیا، وہ صفحہ ان میں سے کسی کو بھی یاد نہ تھا، اس مسئلے نے انہیں بہت پریشان کر دیا۔ چنانچہ سب نے اپنے اپنے تئیں تگ و دو شروع کر دی۔ ان ہی دِنوں میں ایک قیدی کی عدالت میں پیشی تھی۔ جب وہ کورٹ میں گیا تو اس نے لوگوں میں سے ایک حافظ کو ڈھونڈ نکالا اور جلدی سے اس حافظ سے وہ صفحہ سن کر یاد کر لیا۔ پھر یہ عظیم تحفہ لے کر اپنے قیدی بھائیوں کے پاس آیا اور سب کو وہ صفحہ یاد کروا دِیا۔ سبحان اللہ!

ایک ہی وقت میں متعدد طلبہ سے استاد کا سماع

اس کی شکل یہ ہے کہ استاد ایک ہی وقت میں تین یا چار طالب علموں کا اکٹھا جائزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے۔ وہ سارے استاد کے سامنے بیٹھ کر برابر مل کر پڑھتے جائیں اور استاد ان سب کی منزل سنتا جائے۔ البتہ ان میں سے ہر ایک کی منزل والی سورت اور سپارہ دوسرے سے مختلف ہونا چاہیے تاکہ استاد کو التباس نہ ہو۔ استاد ہر ایک کا سبق ایک ہی وقت میں سن رہا ہوگا اور سب کی اغلاط کی تصحیح بھی کرے گا۔ یہ اس وقت ہوگا جب استاد کی اپنی منزل نہایت مضبوط ہو اور طالب علموں کے احوال کی بھی اسے خبر ہو۔ اس میں مشکل مقامات پر غلطی کا وقوع بھی ممکن ہے، اس لیے ان سب کی منزل کامل توجہ سے سننا استاد کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہ طریقہ پاکستان میں عام رائج ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الخامس

وصیتیں اور ملفوظات

المبحث الأول:

حفاظ کے لیے خصوصی وصیتیں اور ملفوظات

المبحث الثانی:

اہل قرآن، طلبہ اور نوجوانوں کے لیے عام وصیتیں اور ملفوظات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الخامس:

وصیتیں اور ملحوظات

اس میں دو قسم کی مباحث ہیں:

(۱)......حفاظ کے لیے خصوصی وصیتیں اور ملحوظات

(۲)...... طالب علم، اہل قرآن اور ان کے علاوہ نوجوانوں کے لیے عام وصیتیں اور ملحوظات

المبحث الأول:

حفاظ کے لیے خصوصی وصیتیں اور ملحوظات

حفاظ کرام کو حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے کے بعد اب آئندہ بیان ہونے والی وصیتوں پر عمل کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ ان میں سے چند ایسی ہیں جو گزشتہ ابحاث میں گزر چکی ہیں، لیکن میں انہیں دوبارہ فائدے کی غرض سے نکات کی شکل میں اجمالاً بیان کرنا چاہتا ہوں۔

(۱)......سب سے پہلے ایک تجربہ کار استاد کو تلاش کریں جس کے پاس اجازۃ ہو اور رسول اللہ ﷺ تک قرآنِ کریم کی عالی سند موجود ہو، تاکہ آپ تجوید و اتقان کے ساتھ اول تا آخر قرآن کریم بروایت حفص عن عاصم اس استاد کو سنائیں۔ اپنے ذاتی حفظ پر ہی اکتفا نہ کریں اور نہ ہی مدرسے میں کیے ہوئے حفظ پر اکتفا کریں۔ بلاشبہ جس حافظِ قرآن نے کسی ایسے استاد کو زبانی قرآن نہ سنایا ہو کہ جو متقن ہو، مجاز ہو اور عالی سند کا حامل ہو، تو اس کا حفظ ناقص ہے جو غلطی سے پاک نہیں ہو سکتا۔

یہاں کچھ اصطلاحات کی وضاحت ضروری ہے، جنہیں مختصراً رقم کرتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متقن سے کیا مراد ہے؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا استاد جو تجوید کے احکام، حروف کے مخارج اور صفات کا بخوبی علم رکھتا ہو۔

مجاز سے کیا مراد ہے؟

مجاز سے مراد ہے کہ جس کے پاس اجازہ ہو۔ اجازہ استاد کی طرف سے ایک اجازت نامہ ہوتا ہے، جو اس حافظ کو ملتا ہے جس نے اپنے استاد کو مکمل قرآن سنایا ہو۔

سند سے کیا مراد ہے؟

سند سے مراد مشائخ اور قراء کا وہ سلسلہ ہے کہ جس طریق سے قرآن کریم ہم تک پہنچا ہے اور ان کا یہ سلسلہ رسول اللہ ﷺ سے لے کر آج تک آپس میں جڑا ہوا ہے۔ الحمد للہ

عالی سند کیا ہوتی ہے؟

اس سے مراد یہ ہے کہ سند میں رُواۃ کی تعداد کم سے کم ہو، اس کو سلسلة قصيرة کہتے ہیں اور ایسی سند کو عالی سند کہتے ہیں۔

سب سے اعلیٰ سند کون سی ہے؟

ہمارے علم کے مطابق وہ سند دنیا کی سب سے اعلیٰ سند ہے جس میں استاد سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک راویوں کی کم سے کم تعداد 26 یا 27 ہے۔

(۲) ...... استاد کے سامنے مکمل قرآن کی تلاوت اور اس سے اجازہ لینے کے بعد بھی اگر آپ ایک اور عالی سند والے استاد کو تلاش کر کے اسے قرآن سنا لیں تو آپ کو حفظِ قرآن میں مہارت حاصل ہو جائے گی، علم میں پختگی پیدا ہو گی اور فہم میں وسعت آ جائے گی۔

(۳) ...... تجوید کی کوئی مختصر سی کتاب یاد کر لیجیے۔ اس سے آپ قواعدِ تجوید جان لیں گے اور اپنے تلفظ کو عمدہ کرنے کے ساتھ ساتھ تجویدی غلطی سے محفوظ رہیں گے، جو کہ بہت ضروری ہے، کیونکہ ایک حرف کی درست ادائیگی نہ ہونے سے پورا معنیٰ و مفہوم ہی بدل جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴)...... کثرت کے ساتھ قرآنِ کریم کی دوہرائی کرتے رہیں، خاص طور پر ختم قرآن کے پہلے مرحلے میں۔ دوہرائی کے طریقے گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکے ہیں۔

(۵)...... نماز میں قرآنِ کریم کی دوہرائی کے لیے قیام اللیل کی ساعات کو غنیمت جانیں، کیونکہ یہ انتہائی نفع بخش لحات ہوتے ہیں۔

(۶)...... اسی طرح نمازِ تراویح کے موقع سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیے۔

(۷)...... قرآنِ کریم کی دوہرائی کے دوران معانی کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ہر دوہرائی میں آپ کے علم میں کسی نہ کسی تفسیری نکتے کا اضافہ ہونا چاہیے۔

(۸)...... قرآن کریم کا چھوٹا جیبی نسخہ سفر و حضر میں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔ قرآن کا ایک ہی نسخہ اپنے پاس رکھیں اور اسے کبھی بھی تبدیل نہ کریں۔ حافظ کی تو قرآن سے ایسی دوستی اور دِل لگی ہونی چاہیے کہ لحہ بھر کے لیے بھی اس کی جدائی برداشت نہ کرے۔

(۹)...... اساتذہ کو قرآن سناتے وقت ایک رجسٹر یا کاپی اپنے پاس رکھیں، تاکہ اساتذہ جو بھی علمی فوائد بتلائیں انہیں فوراً لکھ کر محفوظ کیا جا سکے۔ کوشش کریں کہ کوئی بھی فائدہ ایسا نہ ہو جو لکھنے سے رہ جائے۔ بہت سی قیمتی معلومات صرف اس وجہ سے ضائع ہو جاتی ہیں کہ ہم انہیں لکھ نہیں پاتے۔ کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ہم سنتے وقت یہ سوچ کر نہیں لکھتے کہ یہ ہمیں کبھی نہیں بھولے گی، لیکن مصروفیت کی وجہ سے یا لمبا عرصہ گزر جانے کی بنا پر وہ فراموش ہو جاتی ہیں۔

(۱۰)...... اپنے رجسٹر یا کاپی پر اس دِن کی تاریخ درج کیجیے جس دن سے آپ نے استاد کو قرآن سنانا شروع کیا ہو۔ نیز اس میں کلاس میں اپنی حاضری کی رپورٹ بھی تحریر کریں، جس مقام پر آپ نے کلاس لی وہ جگہ لکھیں، آپ کے ساتھ کلاس میں جو جو طالب علم شریک ہوئے ان کا نام لکھیں اور جس دن آپ کی قراءت کا اختتام ہوا اس دن کی تاریخ اور وقت لکھیں، نیز اختتامی تقریب میں شریک ہونے والے شیوخ و احباب کے اسمائے گرامی بھی احاطہ تحریر میں لائیں۔ اگر استاد کے لیے زحمت نہ ہو تو ان سے اس پر کچھ نصیحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھوالیں اور ساتھ ہی یادگار کے طور پر ان کے دستخط بھی لے لیں۔

یہ ساری باتیں فضول نہیں ہیں، اس کی اہمیت آپ کو کچھ سالوں کے بعد پتہ چلے گی یا استاد کی وفات کے بعد آپ کو اس کا احساس ہوگا۔ یہ رجسٹر آپ کی قیمتی وراثت اور سنہری یادوں کا حصہ بن جائے گا اور اس پر درج استاد کے دستخط آپ کے لیے قابل قدر سرٹیفکیٹ ثابت ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المبحث الثانی:

اہل قرآن، طلبہ اور نوجوانوں کے لیے عام وصیتیں اور ملحوظات

(۱)...... ہر عمل سے پہلے اپنی نیت کو خالص کیجیے۔ آپ کے ہر نیک عمل میں فقط رضائے الٰہی کے حصول کا جذبہ ہی کارفرما ہونا چاہیے، اس کے علاوہ کسی قسم کی دنیوی غرض اور مفاد شامل نہیں ہونا چاہیے۔ اخلاص اللہ کی طرف سے مخفی فتح اور توفیقِ عمل کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔ جب آپ خلوص کے ساتھ کوئی بھی عمل کریں گے تو وہ اللہ کے ہاں قبولیت کا اعزاز پائے گا لیکن اگر نیت میں کچھ اور پنہاں ہوا تو نہ صرف آپ کا عمل رد کر دیا جائے گا بلکہ موجبِ سزا بھی بن جائے گا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى)) [1]

"بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کو صرف وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔"

لہٰذا اگر اس نے رضائے الٰہی کے حصول کی نیت کی ہوگی تو یقیناً اسے پالے گا اور اگر اس نے کسی عارضی و دُنیوی فائدے کے حصول کی نیت رکھی تو اسے بس وہی فائدہ مل جائے گا اور وہ اجر و ثواب سے محروم ہی رہے گا۔

(۲)...... ہر قسم کے گناہ سے بچنے کی کوشش کریں، خصوصاً سننے اور دیکھنے سے متعلقہ گناہوں سے۔ یہ دونوں انتہائی خطرناک گناہ ہیں۔ آپ یہ تصور کریں کہ دل ایک حوض کی مانند ہے، جس کے اوپر تین سوراخ ہیں۔ جب بھی آپ کسی ایک سوراخ میں صاف پانی ڈالتے ہیں تو حوض اس صاف پانی سے بھر جاتا ہے۔ اسی طرح دل ہے کہ جب آپ سماعت کے ذریعے اس میں اچھی چیز ڈالیں گے تو یہ اچھائی سے بھر جائے گا اور جب آپ اس میں

[1] صحیح البخاری: 1، 54، 2529، 3898۔ صحیح مسلم: 1907۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بری چیز ڈالیں گے تو یہ بری چیز سے بھر جائے گا۔ اس بارے میں بہت سی قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ بھی وارد ہوئی ہیں۔

(۳)...... مومن بندے کو دوست بناؤ، جو اللہ سے ڈرتا ہو، جس میں علم کی جستجو ہو اور حفظِ قرآن میں آپ کا معاون بن سکے۔ اگر آپ کو اس میں کوئی کوتاہی یا سستی نظر آئے تو آپ اس کو تنبیہ کریں۔ اگر وہ بدستور اپنی اسی حالت پر قائم رہتا ہے تو پھر اسے چھوڑ دیں تاکہ سستی کی بیماری کہیں آپ میں منتقل نہ ہو جائے، البتہ اس کی ہدایت واصلاح کے لیے دعا اور عملی کوشش کرتے رہیں۔ لیکن اسے چھوڑ کر اپنے لیے کوئی ایسا دوست تلاش کر لیں جو بلند ہمت ہو، خوب محنتی ہو، جسے علم سے لگاؤ اور علمی مجالس میں شرکت کا شوق ہو۔

(۴)...... ٹی وی دیکھنے سے کامل اجتناب کریں، خصوصاً فلمیں دیکھنا اور مسلسل برائی کا ارتکاب کرنا۔ ان اعمالِ قبیحہ کی وجہ سے آپ دولتِ قرآن سے محروم ہو سکتے ہیں۔ آپ کے دِل سے قرآن مٹ جائے گا اور اس کی جگہ پر خواہشات کی محبت آ جائے گی، پھر کچھ ہی مدت میں آپ کا دِل سیاہ اور سخت ہو جائے گا۔ پھر نہ تو اس پر کسی نصیحت کا اثر ہوگا اور نہ ہی اللہ کی آیات اس پر اثر انداز ہوں گی۔ اس کی سوچ پر شہوت کا غلبہ ہوگا اور آپ کو شیطانی وساوس میں جکڑنے کے لیے چڑھ دوڑے گا۔ نماز میں خشیت ختم ہو جائے گی، دِل مسجد کی طرف جانے کو نہیں کرے گا، آپ کے اندر خفت بڑھتی جائے گی اور برے دوستوں کا اضافہ ہوتا جائے گا جن سے خیر کی اُمید نہیں ہوسکتی بلکہ وہ آپ کے لیے آزمائش کا ہی باعث بنیں گے۔

(۵)...... اسی طرح فحش تصاویر والے مجلّات اور ویب سائٹس کے قریب بھی مت جائیں، جو اخلاق وکردار کو برباد کر دیتے ہیں اور جوانی کے لیے تباہی کا باعث ہیں۔ ایسے بے ہودہ کام آپ کے مقام کے بالکل بھی لائق نہیں ہیں۔ آپ کی مصروفیت بس یہ ہونی چاہیے کہ جوں ہی فراغت میسر آئے قرآن کھول کر بیٹھ جائیں اور منزل پڑھنا شروع کر دیں، یا پھر ایسی کتابوں کا مطالعہ کریں جو علم قراءت میں آپ کے لیے مفید ہیں۔

(۶)...... ہمیشہ عظیم کاموں کے متعلق سوچیں اور فضول کاموں اور بے فائدہ شوق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورے کرنے میں وقت ضائع نہ کریں، مثلاً کرکٹ کھیلنا، میچ دیکھنا، ڈاک ٹکٹ جمع کرنا، جانوروں کے مقابلے دیکھنا، فائلوں میں تصاویر جمع کرنا وغیرہ۔

(۷)...... ہاں اگر آپ روزانہ کوئی ایسا کھیل کھیل سکتے ہیں جس میں جسم کو طاقت ملتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ یہ مفید چیز ہے، جیسا کہ ورزش، وزن اُٹھانا، اُچھل کود کر لینا، دوڑ کا مقابلہ کرنا، اسی طرح شرعی شروط کو مدنظر رکھتے ہوئے سوئمنگ کرنا وغیرہ، لیکن اس میں وقت کا لازماً خیال رہے کہ کہیں ان کاموں میں بھی ضرورت سے زیادہ وقت نہ صرف ہونے لگ جائے۔

(۸)...... اگر آپ کھیل کے کلبوں میں جاتے ہیں تو اس بات کی تحقیق کر لیں کہ آیا وہ ذِمہ دار لوگ ہیں؟ وہ کوئی متنازع نظریات رکھنے والے تو نہیں؟ اخلاقیات اور اسلامی آداب سے واقف ہیں؟ لہٰذا اس معاملے میں آپ کو سمجھداری اور ہوشیاری سے کام لینا ہوگا۔

(۹)...... اسی طرح فضول کھیل جیسا کہ شطرنج، تاش، سنوکر، ویڈیو گیمز اور ان جیسے دیگر کھیلوں سے بچیں، کیونکہ آپ قرآن کے حافظ ہیں اور یہ کھیل آپ کے شایانِ شان نہیں۔

(۱۰)...... اپنے اوقات میں ایک ایک لمحے کا خیال رکھیں اور احتساب کرتے رہیں کہ وقت کہاں، کس کام میں، کس کے ساتھ اور کیسے صرف کر رہا ہوں۔ مومن کا وقت سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہوتا ہے، کیونکہ اس نے اپنی زندگی کو جنت کے بدلے میں فروخت کر دِیا ہوتا ہے، لہٰذا اس کو زیب نہیں دیتا کہ اتنا قیمتی وقت عبث اور بے فائدہ کاموں میں ضائع کر دے۔

(۱۱)...... مفید کتابوں کے مطالعے کے لیے اہل علم سے ضرور مشورہ کریں۔ عشقیہ ناولوں، جاسوسی کہانیوں اور من گھڑت قصوں پر مشتمل کتابوں کے مطالعے سے بچیں۔ اسی طرح بے ہودہ ادب کی کتابیں کہ جن میں فرضی رومانوی داستانیں بیان ہوتی ہیں یا مسخ شدہ تاریخ ذِکر کی گئی ہوتی ہے، ان سے گریز کریں۔

(۱۲)...... ہر وہ شخص جو حفظ کرنے کا خواہش مند ہے اس کو چاہیے کہ اپنی پوری طاقت حفظِ قرآن پر صرف کر دے اور جب حفظ مکمل کر لے تو پھر علومِ شرعیہ کے حصول میں اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توانائیاں صرف کر دے۔

(۱۳)...... والدین کی نافرمانی سے بچیں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے ان کی دعائیں لیجیے، کیونکہ اولاد کے لیے والدین کی دعا بڑی خیر کا باعث ہوتی ہے۔

(۱۴)...... فارغ مت بیٹھیں، کوئی نہ کوئی مشغولیت ضرور اپنائے رکھیں، اس سے آپ کو دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہوگی۔ آپ پر لازم ہے کہ اپنے وقت کو منظم کریں، اسے فراغت میں صرف کرنے کی بجائے کسی مفید اور مثبت کام میں کھپائیں۔ اگر کوئی بھی کام کرنے کو جی نہ چاہ رہا ہو تو وہ وقت کسی استاد یا سینئر نیک ساتھی کی صحبت میں گزاریں، یقیناً ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا بھی فائدے سے خالی نہیں ہوتا۔

(۱۵)...... جب آپ کمرے میں اکیلے ہوں تو تنہائی میں شیطان کو اپنے آپ پر حاوی نہ ہونے دیں بلکہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں، اس سے آپ کے نامہ اعمال میں حسنات کا اضافہ ہوگا اور شیطان کے تمام تر برے ارادے خاک میں مل جائیں گے۔ اس بات کو ہر دم اپنے ذہن میں رکھیں کہ اللہ نے جو جو نعمت عطا کی ہے وہ اسی کی خوشنودی کے حصول میں صرف کرنی ہے۔ مثلاً اللہ نے ہاتھ دِیے ہیں تو ان سے وہی اعمال کیے جائیں جن سے اللہ راضی ہو، ان سے اپنی انگلیوں کی پوروں پر اذکار کیے جائیں، ان سے کسی کی مدد کر دی جائے، کسی برائی کو ختم کر دیا جائے، اسی طرح اللہ نے پاؤں دِیے ہیں تو ان سے چل کر مسجد میں جائیں یا کسی کی خدمت کرنے کے لیے جائیں، اور ان کے ذریعے ایسا کوئی بھی کام عمل میں نہ لایا جائے جو اللہ کی ناراضی کا باعث بن سکتا ہو، کیونکہ روزِ قیامت یہی ہاتھ بول کر سب کچھ بتا دیں گے کہ آپ نے ان کے ساتھ کیا کیا گناہ کیے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۶۵﴾ [یٰسٓ: 65]

”آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے ان کے ہاتھ کلام کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے جو کچھ وہ کماتے رہے۔“

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۶)...... دنیا داروں کی مجالس میں بیٹھنے سے احتراز کریں، کیونکہ عام طور پر دِین و قرآن کی طرف مائل نہ ہونے کی وجہ سے ان کا دل سخت ہو چکا ہوتا ہے اور خوفِ خدا سے خالی ہوتا ہے، اسی لیے ان کی گفتگو کا محور شہوت پرستی اور لذت والی باتیں ہوتا ہے۔

(۱۷)...... جب آپ اپنے دوستوں کے ہمراہ ہوں تو اپنی نیت اور دِل کا جائزہ لیجیے کہ کہیں یہ بہک تو نہیں گئے؟ یعنی بزمِ دوستاں میں محو ہو کر کہیں خدا فراموشی کے مرتکب تو نہیں ہو گئے؟ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے دوست ہی ایسے منتخب کیجیے جو اللہ والے ہوں، اور جب آپ کو لگے کہ کسی دوست کے ساتھ آپ کے تعلق کی بنیاد رضائے الٰہی نہیں ہے تو اس تعلق کو اللہ کے لیے بنانے کی بھرپور کوشش کریں، ورنہ اس سے کنارہ کشی اختیار کر لیں، کہ یہی آپ کی فوز و فلاح کے لیے مفید ہے۔

(۱۸)...... روزانہ رات کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کریں کہ آج میں نے اسلام کے لیے کیا کیا ہے؟ اور آئندہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

(۱۹)...... ایک خاص نوٹ بک آپ کے پاس ہونی چاہیے جو سونے سے پہلے آپ کے سرہانے پڑی ہو، اس میں آپ روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے خاص خاص واقعات تحریر کرتے جائیں، نیز اگر کوئی اچھی سوچ، عمدہ بات اور مفید خیال ذہن میں آتا ہے تو اسے بھی زینتِ قرطاس کر دیں۔

(۲۰)...... وہ مفید کتب کہ جن کی طرف اساتذہ کرام راہنمائی فرمائیں؛ ان کا مطالعہ روزمرہ کا معمول بنا لیں اور کبھی بھی رات کو اس وقت تک نہ سوئیں جب تک کسی کتاب کے کم از کم پچاس صفحات پڑھ نہ لیں۔

(۲۱)...... کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا کریں، خاص طور پر کلمہ توحید کا وِرد اور نبی ﷺ پر کثرت سے درُود پڑھنا اپنی عادت بنا لیں، نیز کثرت سے استغفار بھی کیا کریں، بلاشبہ یہ گناہوں کی مغفرت کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی مصیبت و پریشانی اور رِزق کی فراوانی کا باعث عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

میں تکملہ کے طور پر آخر میں کچھ باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ:

(۱)...... یہ ساری کتاب درحقیقت ایک سوال کا جواب ہے جو بہت سے لوگ مجھ سے پوچھا کرتے تھے کہ ہم قرآنِ کریم کیسے حفظ کریں؟ اس موضوع پر قابلِ تشفی جواب دینے کے لیے لائبریریوں میں ایک خلا موجود تھا، جسے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب پُر کر دے گی۔ ان شاء اللہ

(۲)...... اس موضوع پر میرے مطالعے نے حفظ کے میدان میں بہت حد تک اصول و ضوابط وضع کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی طرح حفظ کے لیے سائنسی نظریاتی قواعد کو وضع کیا۔ یہ نظریاتی اور عملی پہلوؤں کے درمیان ایک مکمل جامعیت پیدا کرتا ہے۔

(۳)...... حفظِ قرآن کی خواہش رکھنے والے مختلف پیشوں سے منسلک اور مختلف طبقات کے لوگوں کے سامنے قرآن حفظ کرنے کے لیے پچیس مختلف علمی طریقے بیان کر کے ان کو ایک وسیع میدان دے دیا ہے جس میں وہ آسانی سے اپنا گول (مقصد) حاصل کر سکتے ہیں۔

(۴)...... اس کتاب میں حفظ کے طریقوں کے علاوہ قرآن کا جائزہ لینے اور منزل میں پختگی پیدا کرنے کے طریقے بھی بیان کر دیے گئے ہیں، کیونکہ حفظ کے بعد جائزے کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔

(۵)...... اس کتاب کے مطالعے سے آپ پر یہ بات واضح ہو گی کہ قرآن کی تعلیم ماہرینِ فن سے حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ نیز متقن، اجازۃ اور عالی سند کے حامل اساتذہ سے پڑھنے کی اہمیت واضح ہو گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٦)......اسی طرح اس کتاب کا اختتام بعض وصیتوں اور ملحوظات پر ہوتا ہے جو حفاظ کرام کے لیے انتہائی قیمتی ہیں۔

میں ان تمام فضلاء، اساتذہ اور علماء ومشائخ کا شکرگذار ہوں جنہوں نے اس کتاب کو پڑھ کر میری حوصلہ افزائی فرمائی اور اس پر تقاریظ لکھیں اور ان بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے مفید مشوروں سے نوازا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری اس کاوش کو خالص اپنی ذات کے لیے قبول فرمالے اور ہر قسم کے شائبہ سے یا نفس کی غلطی سے پاک کر دے۔ آمین

وآخر دعوانا أن الحمد للہ ربّ العالمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقاریظ

اس کتاب کی اشاعت کے بعد مجھے مختلف بلاد وممالک سے بہت سے خطوط موصول ہوئے، جس میں لوگوں نے اپنے اپنے انداز میں محبت اور پسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے خطوط میں خوشی کی یہ بات بتلائی تھی کہ انہوں نے اس کتاب میں ذِکر کیے جانے والے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے مکمل قرآن حفظ کرلیا ہے۔ ان سب خطوط کو شاملِ کتاب کرنا تو ممکن نہیں ہے البتہ میرے دو نہایت ہی قابل قدر شیوخ کی آراء میں آپ کے سامنے پیش کررہا ہوں۔

الحمد لله الذي هدانا للإسلام وجعلنا من أمة محمد عليه الصلاة والسلام، وأنزل علينا كتابًا لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه، وأفضل الصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد:

میں نے عزیز برخوردار الشیخ یحیٰ بن عبدالرزاق غوثانی کی تالیف کردہ اس کتاب کا مطالعہ کیا تو مجھے یہ بڑی بیش قدر کتاب محسوس ہوئی، کیونکہ اس میں حفظِ قرآن کے تمام ہی طریقے جمع کردیے گئے ہیں۔

ہم سے اکثر لوگ پوچھتے تھے کہ کوئی ایسا طریقہ بتلائیے جس سے ہم آسانی سے قرآن حفظ کرسکیں۔ تو حضرتِ مؤلف کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی اور انہوں نے حفظِ قرآن کے تمام طریقوں کو کتابی صورت میں جمع فرمادیا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو ان تمام احباب کے لیے نفع مند بنادے جو اپنے سینوں کو اس کی کتابِ مقدس سے شرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاب کرنا چاہتے ہیں۔ نیز وہ اسے قبولیتِ عامہ سے نوازتے ہوئے اس کے مؤلف کو اپنی جناب سے بہترین جزا عطا فرمائے۔

اس کتاب کے مؤلف الشیخ یحییٰ حفظہ اللہ مکہ مکرمہ اور جدہ میں میری صحبت میں رہے اور مکمل قرآنِ کریم قراءاتِ عشرہ میں شاطبیہ اور دُرّہ کے طریق سے مجھے سنایا اور میں نے انہیں ہر زمان و مکان میں آگے پڑھانے کی اجازت دی۔ تب سے موصوف میرے ساتھ جمیع قراء کی قراءات میں قرآن پڑھانے میں مشغول و مصروف ہیں۔ اس سعادت پر ربِ کریم کا بے پناہ شکر گزار ہوں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

خادم القرآن

عبد الغفار الدروبی

(استاذ القراءات اُم القریٰ یونیورسٹی، مکہ مکرمہ)

الحمد لله الذي ورّث فضله لمن شاء، ويصطفيه لمعرفة كتابه العزيز، والصلاة والسلام على من أمره الله بأن يزداد من هذا العلم الجمّ حتى يُقضٰى وحيه، وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد:

میں نے شیخ یحییٰ بن عبد الرزاق الغوثانی کی اس کتاب کا جب مطالعہ کیا تو مجھے یہ علم کا ایسا چشمۂ صافی معلوم ہوئی کہ جس سے بندہ ایک بار پانی پی لے تو پھر اس کی مٹھاس اور لذت کی وجہ سے پیتا ہی چلا جاتا ہے۔ ان کے اسلوبِ تحریر نے اسلاف کی یاد تازہ کر دی، کیونکہ انہوں نے ہر بات بیان کرنے کے لیے مراجع و مآخذ کی طرف رجوع کیا ہے اور اندازِ تحریر بھی اس قدر سہل اپنایا ہے کہ پڑھنے والے کی خوب تشفی بھی ہوتی ہے اور بہت سے فوائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی حاصل ہوتے ہیں۔

پہلی سطر پڑھتے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب کثیر فوائد کی حامل ہے۔ اسی طرح ہر سطر اپنے اندر معلومات لیے ہوئے ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے والے ہر شخص کو میری نصیحت ہے کہ اس کو مکمل پڑھ کر ہی دم لے اور خوب غور وخوض اور انہماک کے ساتھ پڑھے، تاکہ کوئی بھی قیمتی فائدہ اس کے احاطہ علم میں آنے سے رہ نہ جائے۔ اس لیے کہ مؤلفِ کتاب نے اس میں ان تمام فوائد و معلومات کو یکجا کر دیا ہے جو بہت سی کتابوں میں بکھری ہوئی تھیں اور ہمیں صرف ایک یہ کتاب مہیا کر کے انہوں نے کئی کتابوں کے مطالعے سے ہمیں مستغنی کر دیا ہے۔

میں ان کی خدمت میں یہ کلماتِ تشکر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ایسی قیمتی تالیفات کا سلسلہ جاری رکھیں تاکہ ان کے علم و فضل سے ہر بندہ فیضیاب ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

پروفیسر حسن احمد حامد

پرنسپل کلیۃ الشریعہ، جامعۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

(اُم درمان) ۱۴۱۵/۵/۱۹ھ

الحمد لله الذي تكفَّل بحفظ كتابه، فهيّأ له في كل عصر ثلّة من أحبابه، وجعلهم يُقبِلون على حفظه واستيعابه، يضبطون كلَّ حرفٍ منه، حتى حركات إعرابه، والصلاة والسلام على سيّد قرّاء الدنيا والآخرة نبيّنا محمد صاحب المزايا الفاخرة، وعلى آله وصحبه النجوم الزاهرة، أما بعد:

میں نے اپنے پیارے بھائی الشیخ یحییٰ بن عبدالرزاق غوثانی حفظہ اللہ کی تالیف کردہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمدہ اور جدید طرز کی کتاب کا مطالعہ کیا تو مجھے حفظِ قرآن کے تمام مشہور طریقے پڑھنے کو ملے بلکہ جدید عصری طریقوں کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ اس میں بعض جدید آلات اور ٹیکنالوجی کی مدد سے قرآن یاد کرنے کا طریقہ بھی بتلایا گیا ہے۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ حفظ کے مختلف طریقے اپنانے سے طبیعت میں بشاشت بھی آتی ہے۔

بہت سے لوگوں نے کئی بار مجھ سے سوال کیا کہ قرآن حفظ کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ تو یہ کتاب ایسے لوگوں کے لیے بہترین جواب ہے۔ وہ اس کے مطالعے سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس کتاب کی ایک بہترین خاصیت یہ ہے کہ اس سے نوجوان بھی مستفید ہو سکتا ہے اور معمر شخص بھی۔

میں اللہ عزوجل سے دعا گو ہوں کہ جو بھی اس کتاب کا مطالعہ کرے؛ اسے فائدے سے ہمکنار کرے، اس کے مؤلف کو برکت سے نوازے، اہلِ قرآن کو بالخصوص اور باقی تمام مسلمانوں کو بالعموم زیادہ سے زیادہ نفع بخشے۔

وصلى الله على سيّدنا ونبينا محمد، وعلى آله وصحبه وسلم، والحمد لله رب العالمين.

خادم القرآن الکریم

أيمن رشدي سُويد

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

الوقف القرآنی الخیری

کلیۃ القرآن الکریم و التربیۃ الاسلامیۃ ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان

البدر (بونگہ بلوچاں) نزد پھول نگر قصور

Phone: 049-4513116 Mob: 0333-4358421, 0333-4296679
Fax: 049-4513115 Mob: 0333-4084583, 0300-4306893

www.quraancollege.com Email.quraancollege@hotmail.com